

شجرہ قادریہ رضویہ عطار یہ کی اہمیت و افادیت، مختصر وضاحت اور مدنی بہاروں پر مشتمل مدنی گلدستہ



شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطار یہ

عطار یوں کی 47 مدنی بہاریں



پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)
شعبہ اصلاحی کتب

فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرائی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی
فون: 4126999-93/4921389 فیکس: 4125858
مکتبۃ المدینہ SC1286

شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ کی اہمیت و افادیت، مختصر وضاحت اور
مدنی بہاروں پر مشتمل مدنی گلدستہ

شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ

مع

عطاریوں کی 47 مدنی بہاریں

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

(شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ

نام کتاب:

شعبہ اصلاحی کتب (الْمَدِينَةُ الْعِلْمِيَّة)

پیش کش:

۸ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ، ۱۵ اپریل ۲۰۰۸ء

سن طباعت:

مکتبہ المدینہ باب المدینہ (کراچی)

ناشر:

تصدیق نامہ

حوالہ: ۱۵۴

تاریخ: ۸ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى اله واصحابه اجمعين

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

”شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ“

(مطبوعہ مکتبہ المدینہ) پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش

کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیش کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

15 - 04 - 2008

E.mail:ilmia26@yahoo.com

www.dawateislami.net Ph:4921389-90-91 Ext:1268

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
36	رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	6	اس کتاب کو پڑھنے کی 25 نیتیں
40	مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے	9	دُرود شریف کی فضیلت
41	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	9	انمول نعمت
43	بخشش ہوگی	11	بڑے خاتم سے امان
45	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	12	ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ
49	کنویں کا پانی اُبل پڑا	13	حکم قرآنی
50	سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے	14	بیعت کی 4 شرائط
51	امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	14	فیضان امیر الہدایت
54	اوٹنی سُدھ رگنی	16	سلسلہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ
54	امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	17	مدنی مشورہ
56	غضب ناک شیر	18	شجرہ عالیہ کے اشعار کس نے لکھے؟
57	صدق صادق کا تہدُّق صادق الاسلام کر	19	دعاۓ اشعار کی ایک خوبی
58	امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	21	وسیلہ ڈھونڈو
60	خلیفہ پردہ بہ طاری ہو گیا	21	میں آئی واپس آگئی
61	امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	22	بارش کی دُعا
62	شیر کی تصویر کو زندہ فرما دیا	23	شجرہ عالیہ پڑھنے کی برکتیں
63	امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	24	دعا مؤمن کا ہتھیار ہے
64	تیز ہوائے تعظیم پیش کی	24	دُعا نفع بلا ہے
66	بیر معروف و سری معروف دے بے دُور سری	24	دُعا کے تین فائدے
67	حضرت معروف کرخی علیہ رحمۃ القوی	25	شجرہ پڑھنے کے بعد ایصالِ ثواب کا طریقہ
69	چہرے کا نشان	26	دروغوشیہ
70	حضرت سری سقطی علیہ رحمۃ القوی	26	شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھنے کے 4 فوائد
71	شرابی کو نمازی بنادیا	30	شجرہ قادریہ کی بارگاہ رسالت میں مقبولیت
		32	شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ
		34	یا الہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
96	بہر ابرہیم مجھ پر ناعلم گلزار کر	72	حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
97	حضرت ابراہیم امیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	73	کامل مرید
98	حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	75	بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
99	خانہ دل کو ضیاء دے روئے ایمان کو جمال	76	حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
100	حضرت قاضی ضیاء الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	77	عیسائی طیب مسلمان ہو گیا
101	حضرت شیخ جمال الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	78	حضرت عبدالواحد تہمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
101	دے محمد کے لئے روزی کراحمہ کے لئے	78	بُوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح، دے حسن وسعد
102	حضرت شیخ فتح محمد کاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	80	حضرت شیخ محمد یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
103	بدکار کو نیکو کار بنادیا	80	حضرت علی بن احمد ہکاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
104	حضرت سید احمد کاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	81	حضرت مبارک مخزومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
106	حضرت سید فضل اللہ کاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	82	قادی کر، قادری رکھ، قادیوں میں اٹھا
107	دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے	83	غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
108	حضرت برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	86	عذاب قبر دور ہو گیا
109	حُب اہل بیت دے آل محمد کے لئے	87	عصا مبارک چراغ کی طرح روشن ہو گیا
111	حضرت آل محمد مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	88	اَحْسَنَ اللّٰهُ لَہُمْ رِزْقًا سے دے رِزقِ حَسَن
111	حضرت شاہ حمزہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	89	حضرت عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
113	دل کو اچھا، تن کو تھرا، جان کو پُر نور کر	89	نصرابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
114	حضرت اچھے میاں مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	91	حضرت عبدالنصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
114	برص زدہ اچھا ہو گیا	92	حضرت محمد بن صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
115	تین بیٹوں کی بشارت	92	طو و عرفان و علو و حمد و حسنی و بہا
116	دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ کر	93	حضرت شیخ علی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
116	حضرت آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	94	حضرت میر سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
118	کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے	95	حضرت شیخ حسن بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
119	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	95	حضرت احمد جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
129	پڑ ضیاء کر میرا چہرہ خیر میں اے کبریا	96	حضرت بہاؤ الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
179	ہڈی ٹوٹنے سے محفوظ رہی	130	حضرت ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
180	مالی طور پر خوشحال ہو گئے	134	اَحْبَبْنَا فِي الدِّينِ وَالْ دُّنْيَا سَلَامًا بِالسَّلَام
181	کتے بھاگ گئے	136	عشق احمد میں عطا کر چشم تر سوز جگر
182	پوشیدہ بیماری دور ہو گئی	135	امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ
182	طویل پریشانی سے نجات مل گئی	142	امیر اہلسنت کا تاریخی کارنامہ
184	سبقت یاد ہو جاتا ہے	149	پیدائشی نابینا کی آنکھیں روشن ہو گئیں
184	مدنی ماحول میں استقامت مل گئی	153	سبز عمامے والے بزرگ
186	لاکھوں کا کاروبار واپس مل گیا	155	صدقہ ان اعیان کا دے چھین، عز و علم و عمل
186	ذہنی پریشانی سے نجات مل گئی		عطار یوں کی مدنی بھاریں
188	تنخواہ بڑھ گئی	156	سرکار ﷺ کی آمد مرحبا
189	کھوئی ہوئی چابی مل گئی	158	نزع کی سختیاں آسان ہو گئیں
191	دل نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا	159	قبر میں راتیں نصیب ہوئیں
191	دل سترہا ہو گیا	160	بغیر آپریشن پتھری سے نجات مل گئی
192	گھر یلو مسائل حل ہو گئے	161	کھوئی ہوئی رقم واپس مل گئی
193	مدنی مٹی صحت یاب ہو گئی	162	سرکار درد جاتا رہا
195	خوفناک بلا	163	گھر یلو جھگڑے ختم ہو گئے
198	ہوش میں آ گئیں	164	مقدمہ بازی سے جان چھوٹ گئی
199	گھر یلو پریشانیاں دور ہو گئیں	165	شادی کی تیاریاں مکمل ہو گئیں
200	سینے کی تکلیف دور ہو گئی	166	مکان مل گیا
201	اثرات ختم ہو گئے	167	مسجد دوبارہ آباد ہو گئی
201	خوفناک خواب	168	جن بھاگ کھڑا ہوا
202	پراسرار بیچی	169	صحت یابی مل گئی
203	ڈرنا چھوڑ دیا	170	دم توڑتے مریض کو شفا
204	مدنی منے نے رونا چھوڑ دیا	172	اجتماع میں شریک ہو گئے
205	T.V خریدنے سے باز آ گئے	173	گردے کا درد جاتا رہا
206	ڈر سے نجات مل گئی	175	ویزے مل گئے
207	سکون کی نیند سویا	176	بھائی کی شادی ہو گئی
211	میں فزکار تھا	177	چڑیلوں سے جان چھوٹ گئی
214	روزانہ فکر مدینہ کرنے کا انعام	178	مسئلہ حل ہو گیا
216	تواریخ اعراس و مدفن شریف		

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر“ کے پچیس مقدس
حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”25 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ ۝ مسلمان کی نیت اس

کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دومدنی پھول: ﴿۱﴾ غیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوذ و ﴿۴﴾ تسمیہ سے آغاز

کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل

ہو جائے گا)۔ ﴿۵﴾ رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں

گا۔ ﴿۶﴾ حتیٰ التَّوَشُّعِ اس کا باؤضو اور ﴿۷﴾ قبلہ رُو مطالعہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی

آیات اور ﴿۹﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”اللہ“

کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے

گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۱۲﴾ شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار پڑھنے

کا معمول بناؤں گا۔ ﴿۱۳﴾ اس روایت ”عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ“ یعنی نیک

لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء، حدیث ۵۰، ج ۷،

ص ۳۵) پر عمل کرتے ہوئے ذکرِ صالحین کی برکتیں لوٹوں گا ﴿۱۵﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِنْدَ الصَّرِّ رت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔ ﴿۱۶﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔ ﴿۱۷﴾ کتاب مکمل پڑھنے کیلئے روزانہ چند صفحات پڑھ کر علمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا۔ ﴿۱۸﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ﴿۱۹، ۲۰﴾ اس حدیثِ پاک ”نَهَادُوا تَحَابُّوا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔“ ﴿مَوْطِا مام مالک، ج ۲، ص ۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱﴾ پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔ ﴿۲۱﴾ اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری اُمت کو ایصال کروں گا ﴿۲۲﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مَطَّلَع کروں گا (ناشرین و مصنف وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ﴿۲۳﴾ ہر سال ایک بار یہ کتاب پوری پڑھا کروں گا۔ ﴿۲۴﴾ جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا۔ ﴿۲۵﴾ مشائخِ کرامِ فُدَیْسِ سِرُّہُم کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اچھی اچھی نیتوں سے متعلق رہنمائی کیلئے، امیرِ اہلسنّت و اہل کائِمِ العالیہ کا سنتوں بھر بیان ”نیت کا پھل“ اور نیتوں سے متعلق آپ کے مَرْتَبِ کردہ کارڈ اور پمفلٹ مکتبہ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ حاصل فرمائیں۔

پہلے اسے پڑھ لیجئے

الحمد لله عزوجل تبليغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ

اسلامی کے ادارے ”المدينة العلمية“ کی تادم تحریر تقریباً 119 کتب (بشمول

مختصر رسائل) مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر علماء و عوام سے دادِ تحسین پا چکی

ہیں۔ طویل عرصے سے دامنِ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے وابستہ عطاری اسلامی

بھائیوں کی طرف سے اصرار تھا کہ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کی شرح و فوائد پر مشتمل کوئی

کتاب شائع کی جائے۔ چنانچہ اسی موضوع پر ایک کتاب بنام ”شرح شجرہ قادریہ رضویہ

عطاریہ“ شائع کی جا رہی ہے۔ یہ کتاب 3 ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں شجرہ

عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کی اہمیت و افادیت کا بیان ہے، دوسرے باب میں شجرہ

شریف کے دعائیہ اشعار کی مختصر وضاحت اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے

مشائخ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے، تیسرے باب میں شجرہ

عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھنے کی 47 منتخب بہاریں (حکایات) درج کی گئی ہیں۔

اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو پڑھنے کی

ترغیب دے کر ثواب جاریہ کے مستحق بنئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ”اپنی اور

ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور

مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام

محاسن بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی

عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿پہلا باب﴾

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانا، غُیُوب، مُزَرَّعُ غُیُوب، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تَقَرُّبِ نشان ہے: ”جس نے مجھ پر سورتِ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔

(مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۲۵۳، حدیث ۱۷۲۹۸، دار الفکر بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انمول نعمت

یٹھے یٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑ ہا کروڑ احسان کہ اس نے ہمیں ایمان جیسی انمول نعمت عطا فرمائی۔ ہم اپنی قیمتی دنیاوی اشیاء کو عموماً بڑی حفاظت سے رکھتے ہیں کہ کوئی اسے چُرانہ لے تو اس انمول نعمت (یعنی ایمان) کی حفاظت کی فکر تو ہمیں دنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہونی چاہیے۔ حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: ”خدا کی قسم! کوئی شخص اس بات سے مطمئن نہیں ہو سکتا کہ مرتے وقت اس کا اسلام باقی رہے گا یا نہیں!“

(کیمائے سعادت ج ۲ ص ۸۲۵ انتشارات گنجینہ تہران)

امام اہلسنت، عظیم البرکت، مجددِ دین و ملت اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا ارشاد ہے: علمائے کرام فرماتے ہیں جس کو (زندگی میں) سلبِ ایمان کا خوف نہیں ہوتا، نزع کے وقت اُس کا ایمان سلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔

(الملفوظ حصہ ۴، ص ۳۹۰، مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزّوجلّ بے نیاز ہے اُس کی خفیہ تدبیر کو
کوئی نہیں جانتا، کسی کو بھی اپنے علم یا عبادت پر ناز نہیں کرنا چاہئے۔ شیطان نے ہزاروں سال عبادت کی، اپنی ریاضت اور علمیت کے سبب مُعَلِّمُ الْمَلَكُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد بن گیا تھا لیکن اس بد بخت کو تکبر لے ڈوبا اور وہ کافر ہو گیا۔ اب بندوں کو بہکانے کیلئے وہ پورا زور لگاتا ہے، زندگی بھر تو وسوسے ڈالتا ہی رہتا ہے مگر مرتے وقت پوری طاقت صرف کر دیتا ہے کہ کسی طرح بندے کا مُدا خاتمہ ہو جائے۔ چنانچہ روح البیان جلد 10 صفحہ 315 میں ہے: ایک بار مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دربار میں شیطان مگّا روپ بدل کر ہاتھ میں پانی کی بوتل لئے حاضر ہوا اور عرض کی: میں لوگوں کو نزع کے وقت یہ بوتل ایمان کے بدلے فروخت کیا کرتا ہوں۔ یہ سن کر آقائے نامدار، شفیعِ روزِ شمار، اُمّت کے غمخوار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اتار روئے کہ اہلبیت اطہار بھی رونے لگے۔ اللہ عزّوجلّ نے وحی بھیجی، اے میرے محبوب! آپ غم مت کیجئے! میں بحالتِ نزع اپنے

بندوں کو شیطان کے مکر سے بچاتا ہوں۔ (روح البیان ج ۱۰ ص ۳۱۵ کوئٹہ)

ہر امتی کی فکر میں آقا ہیں مُضْطَرِب

غنحوار والدین سے بڑھ کر حضور ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارا کیا بنے گا؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حال زار پر کرم فرمائے، نزع کے وقت نہ جانے ہمارا کیا

بنے گا! آہ! ہم نے بہت گناہ کر رکھے ہیں، نیکیاں نام کو نہیں ہیں، ہم دُعاء کرتے ہیں

اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ نزع کے وقت ہمارے پاس شیاطین نہ آئیں بلکہ رَحْمۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کرم فرمائیں۔

نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا

تیرا کیا جائے گا میں شاد مروت گویا رب

برے خاتمے سے آمان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ

رحمۃ اللہ الوالی کا فرمانِ عالی ہے: بُرے خاتمے سے اَمْن چاہتے ہو تو اپنی ساری زندگی

اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں بسر کرو اور ہر گناہ سے بچو، ضروری ہے

کہ تم پر عارفین جیسا خوف غالب رہے حتیٰ کہ اس کے سبب تمہارا رونا دھونا طویل ہو

جائے اور تم ہمیشہ غمگین رہو۔ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: تمہیں اچھے خاتمے کی

تیاری میں مشغول رہنا چاہئے۔ ہمیشہ ذکر اللہ میں لگے رہو، دل سے دنیا کی مَحَبَّت

نکال دو، گناہوں سے اپنے اعضاء بلکہ دل کی بھی حفاظت کرو، جس قدر ممکن ہو۔
لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اس سے بھی دل پر اثر پڑتا ہے اور تمہارا ذہن اُس طرف
مائل ہو سکتا ہے۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۱۹-۲۲۱ مُلخصاً دار صادر بیروت)

مسلمان ہے عطار تیری عطا سے

ہو ایمان پر خاتمہ یا الہی

(ماخوذ از رسالہ ”برے خاتمے کے اسباب“)

مدینہ: ایمان کی حفاظت کا مزید جذبہ پانے کے لئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت
علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے رسالہ ”برے خاتمے کے اسباب“
مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ کیجئے اور آپ دامت برکاتہم العالیہ ہی کا VCD بیان ”ایمان کی
سلامتی“ دیکھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اعمال پر استقامت کے ساتھ ساتھ
ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی ”مرشدِ کامل“ سے بیعت ہو جانا بھی ہے۔ امام
فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کی نزاع کا جب وقت قریب آیا تو شیطان آیا اور ان
کا ایمان سلب کرنے کی بھرپور کوشش کی (کیونکہ شیطان اس وقت ہر مسلمان کا ایمان برباد
کرنے کی کوشش کرتا ہے)۔ اُس نے پوچھا: اے رازی! تم نے ساری عمر مناظروں میں
گزارِی ذرا یہ تو بتاؤ تمہارے پاس خدا کے ایک ہونے پر کیا دلیل ہے؟ آپ نے
ایک دلیل دی۔ وہ خبیث چونکہ مُعَلِّمُ الْمَلٰکُوْت رہ چکا تھا۔ اس نے وہ دلیل اپنے علم

باطل کے زور سے (اپنے زُعمِ فاسد میں) توڑ دی۔ آپ نے دوسری دلیل دی، اس نے وہ بھی (اپنے زُعمِ فاسد میں) توڑ دی، یہاں تک کہ آپ نے 360 دلیلیں قائم کیں اور اس نے وہ سب (اپنے زُعمِ فاسد میں) توڑ دیں۔ اب آپ سخت پریشان ہوئے۔ شیطان نے کہا، اب بول خدا کو کیسے مانتا ہے؟ آپ کے پیر حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے میلوں دور کسی مقام پر وضو فرماتے ہوئے چشمِ باطن سے یہ مناظرہ ملاحظہ فرما رہے تھے۔ آپ نے وہیں سے آواز دی: رازی! کہہ کیوں نہیں دیتے کہ میں نے خدا کو بغیر دلیل کے ایک مانا۔ امام رازی نے یہ کہا اور کلمہ طیبہ پڑھ کر جان! جان آفرین کے سپرد کر دی۔ (المفلوہ طاحصہ چہارم صفحہ ۳۸۹)

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَیْ اَنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور اَنْ کَے صدقہ ہمارى مغفرت هُو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
حکم قرآنی

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ نَدْعُوْکُلَّ اُنَاسٍ بِاَمَانِهِمْ ؕ ترجمہ کنز الایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۱) اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

تفسیر نور العرفان میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ اغنی اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: ”اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیئے شریعت میں ”تقلید“ کر کے، اور طریقت میں ”بیعت“ کر کے، تاکہ خُشرا چھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطان ہوگا۔ اس آیت میں تقلید، بیعت اور مُریدی سب کا ثبوت ہے۔“

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیعت کی 4 شرائط

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ کسی کو اپنا پیرو بنانے کے لئے 4 شرائط کا

محاذ انتہائی ضروری ہے۔ چنانچہ امام اہلسنت، مجدد دین و ملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 603 پر پیر کی شرائط کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں:

(۱) صحیح العقیدہ سنی ہو۔ (۲) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل

کتابوں سے نکال سکے۔ (۳) فاسق مُعلن نہ ہو (ایک بار گناہ کبیرہ کرنے والا یا گناہ صغیرہ پر

اصرار کرنے والا فاسق ہوتا ہے اور اگر علی الاعلان کرے تو فاسق مُعلن ہے۔) (۴) اس کا سلسلہ

بیعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تک متصل (یعنی ملا ہوا) ہو۔

مدینہ: بیعت اور طریقت کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے المدینۃ العلمیہ کی پیش کردہ

کتاب ”آداب مُرشدِ کامل“ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فیضانِ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے ہر دور میں امتِ محبوب علی صاحبہ

الصلوٰۃ والسلام کو ایسی نابغہ روزگار ہستیاں عطا فرمائیں جنہوں نے نہ صرف خود اُمّ

بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَی عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنے) کا مقدس فریضہ

بطریق احسن انجام دیا بلکہ مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی

کوشش کرنے کا ذہن دیا۔ اُنہی میں ایک ہستی **شیخ طریقت**، امیرِ اہلسنت حضرت

علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دامت برکاتہم العالیہ بھی ہیں جنہوں

نے آج سے تقریباً پچیس سال قبل ۱۴۰۱ھ بمطابق 1981ء میں باب المدینہ کراچی میں تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی کام کا آغاز اپنے چند رفقاء کے ساتھ کیا۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اس مدنی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے ذریعے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوان اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا، کئی بگڑے ہوئے نوجوان توبہ کر کے راہِ راست پر آ گئے، بے نمازی نہ صرف نمازی بلکہ نمازیں پڑھانے والے (یعنی امام مسجد) بن گئے، ماں باپ سے نازیبا رویہ اختیار کرنے والے باادب ہو گئے، کفر کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو نورِ اسلام نصیب ہوا، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواہش مند کعبۃ المشرّفہ و گنبدِ خضریٰ کی زیارت کے لئے بے قرار رہنے لگے، فکرِ آخرت کی مدنی سوچ کے حامل بن گئے، فحش رسائل و ڈائجسٹ کے شائقین علمائے اہلسنت دامت فیوضہم کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرنے لگے، تفریح کی خاطر سفر کے عادی عاشقانِ رسول کے ہمراہ راہِ خدا عزّوجلّ میں سفر کرنے والے بن گئے اور ”کھاؤ، پیو اور جان بناؤ“ کے نعرے کو مقصدِ حیات سمجھنے والوں نے اس مدنی مقصد کو اپنا لیا کہ (ان شاء اللہ عزّوجلّ) ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کلمہ فی پیغام (تادم تحریر) دنیا کے کم و بیش 66 ممالک میں پہنچ چکا ہے۔

اس عظیم الشان تحریک کے بانی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار

قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ خوفِ خدا عزّوجلّ و عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم،

جذبہ اتباعِ قرآن و سنت، جذبہ احیاءِ سنت، زہد و تقویٰ، عفو و درگزر، صبر و شکر، عاجزی و انکساری، سادگی، اخلاص، حسن اخلاق، جو دو سخا، دنیا سے بے رغبتی، حفاظتِ ایمان کی فکر، فروغِ علم دین، خیر خواہی مسلمان جیسی صفات میں یادگار اسلاف ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ

الحمد للہ عزَّوَجَلَّ شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت

علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ میں مُرید کرتے ہیں اور قادری سلسلے کی عظمت کے تو کیا کہنے کہ اس کے عظیم پیشوا حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قیامت تک کے لئے (بفضل خدا عزَّوَجَلَّ) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔

(بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۱، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے قطبِ مدینہ خلیفہ اعلیٰ حضرت

حضرت سیدنا ضیاء الدین مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی سے بیعت کی اور آپ علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے ہی خلیفہ حضرت مولانا عبدالسلام قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی سے امیر اہلسنت دامت برکاتہم

العالیہ کو خلافت حاصل ہے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کو دنیا کے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علماء و مشائخ دامت فیوہم سے خلافت حاصل ہے، مثلاً شارحِ بخاری، فقیہ اعظم ہند مفتی

شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ الولی، مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی وقار الدین

قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی اور جانشین سیدی قطب مدینہ حضرت مولانا فضل الرحمن

صاحب اشرفی علیہ رحمۃ اللہ الولی نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ آسانید و اجازات سے نوازا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی مشورہ

جو کسی کام پر بندہ ہو اسکی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے کہ اس زمانے کے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے عظیم بزرگ شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ کے وجودِ مسعود کو غنیمت جانتے ہوئے بلا تاخیر ان کام پر بندہ ہو جائے۔ یقیناً مُرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشائخِ کرام کا یہ دستور رہا ہے کہ اپنے مُریدین و طالبین کو ایک شجرہ شریف بھی عطا فرماتے ہیں جس میں دیگر اوراد و وظائف کے ساتھ دعائیہ اشعار پر مشتمل شجرہ عالیہ بھی ہوتا ہے۔ ان اشعار میں سلسلہ عالیہ کے تمام مشائخ کے نام اس ترتیب سے لکھے ہوتے ہیں کہ سلسلہ نبی کریم رُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ نے بھی ایک بہت ہی پیارا رسالہ ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ مرتب فرمایا ہے۔ جس کے شروع میں شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ منظوم اشعار کی صورت میں موجود ہے (یہ

رسالہ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ حاصل کیا جاسکتا ہے)۔ اسی رسالے میں گناہوں سے بچنے کیلئے، کام اٹک جائے تو اس وقت، اور روزی میں برکت کیلئے کیا کیا پڑھنا چاہئے، نیز جادوؤں سے حفاظت کیلئے کیا کرنا چاہئے، اسی طرح کم و بیش 52 ”اوراد و وظائف“ لکھے ہیں۔ اس کو صرف وہ ہی پڑھ سکتے ہیں، جو امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے قادری رضوی عطاری سلسلے میں مرید یا طالب ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کسی اور کو پڑھنے کی اجازت نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شجرہ عالیہ کے اشعار کس نے لکھے؟

شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کل 23 اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کے ابتدائی 18 اشعار اور مقطع (یعنی آخری شعر) امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت علامہ مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا کلام ہے۔ ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری علیہ رحمۃ اللہ الباری حیات اعلیٰ حضرت جلد 3 صفحہ 54 پر لکھتے ہیں: ”ہم لوگ متوسلین بارگاہ رضویہ، اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی حیات میں تو اسی طرح پڑھا کرتے تھے جیسے اعلیٰ حضرت نے نظم فرمایا اور اس کتاب (یعنی حیات اعلیٰ حضرت) میں درج ہے اور مقطع (یعنی آخری شعر) کا یہ مطلب لیتے تھے کہ خداوند (یعنی اے خدا عزوجل) ببرکت پیرومُرشِد برحق حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب ہم لوگوں کو چھ عین، عز، علم، عمل، غفو، عرفاں، عافیت عطا فرما۔ جب ۲۵ صفر روز جمعہ مبارکہ ۱۳۴۰ھ میں اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا وصال ہوا اور حضرت حجۃ الاسلام

مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب خلف اکبر (یعنی بڑے بیٹے) اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے جانشین ہوئے تو ایک شعر (یعنی انیسواں) انہوں نے اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے نام نامی کا اضافہ فرمایا:

کر عطا احمد رضا ئے احمد مُرسل مجھے

میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

اور مقطع میں بجائے ”احمد رضا“، ”اس بے نوا“ بنادیا اور اس کو اس طرح پڑھنے لگے:

صَدَقَہٗ اِنْ اَعْمٰیاں کَا دے چھ عین، عَزَّ، عِلْمٌ وَعَمَلٌ

عَفْوٌ وَعِرْفَاں، عَافِیۃ، اِس بے نوا کے واسطے

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج سوم، ص ۵۴ تا ۵۶)

(مدینہ: یہاں لفظ ”واسطے“، ”کے لئے“ کے معنی میں ہے)

جبکہ یہ اشعار (یعنی ۲۰ واں اور ۲۱ واں) عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت

امیرِ اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ کے ہیں:

پُر ضیاء کر میرا چہرہ کُشتر میں اے کبریا (عَزَّوَجَلَّ)

شہِ ضیاء الدین پیرِ با صفا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اور.....

عشقِ احمد میں عطا کر چشمِ تَرسوزِ جگر

یا خُدا اِلیاس کو احمد رضا کے واسطے

۲۱واں شعر ”أَحِينَا فِي الدِّينِ وَالْدُنْيَا لُح“ کے بارے میں حتمی طور پر معلوم نہ ہو سکا کہ کس کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعائیہ اشعار کی ایک خوبی

اِنْ دَعَائِیَہ اشعار کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ مصرع میں جہاں کسی بُرُک کے نام مبارک یا ان کے مشہور وصف کو ذکر کرتے ہوئے وسیلہ بنا کر بارگاہ الہی میں دعا مانگی گئی ہے وہیں اس نام کے الفاظ کی مناسبت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نعت طلب کی گئی ہے اور کہیں نام مبارک کے معنی کے اعتبار سے مراد مانگی گئی ہے جیسے مشکلیں حل کر ”شہ مشکل کُشا“ کے واسطے۔ اس مصرع میں مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مشہور و معروف وصف ”مُشکل کُشا“ کو ذکر کر کے اللہ تعالیٰ سے مشکلیں آسان ہونے کی دعا کی گئی اور ساتھ ساتھ ”مُشکل کُشا“ اور ”مشکلیں“ کے الفاظ میں استعمال ہونے والے حُرُوف (ش، ک، ل) میں یہ مناسبت ہے کہ ان کے معنی ایک ہیں اور کبھی صرف الفاظ کے لحاظ سے مناسبت یوں پائی گئی جیسے ”کر بلائیں رَدّ“، ”شہید کر بلا کے واسطے“ اس مصرعہ میں ”کر بلائیں رَدّ“ کا معنی کچھ، اور ”کر بلا“ کا کچھ اور ہے، یہاں شہید کر بلا کا واسطہ دے کر بلاؤں سے حفاظت طلب کرنے میں معنوی مناسبت نہیں بلکہ لفظی مناسبت اس لطیف انداز میں ہے کہ دونوں کلموں میں ”کر بلا“ کی شکل بن گئی ہے حالانکہ دونوں کے معنی مختلف ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وسیلہ ڈھونڈو

شجرہ عالیہ کے ہر شعر میں کسی نہ کسی بزرگ کا وسیلہ پیش کیا گیا ہے اور وسیلہ اختیار کرنے کا حکم خود ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے چنانچہ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 35 میں ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ تَرَجِمَهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ (پ ۶، المائدہ: ۳۵)

مُتَعَدِّدٌ واحادیثِ مبارکہ میں اس بات کا واضح ثبوت موجود ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں انبیاء اولیاء کا وسیلہ پیش کرنا دعاؤں کی قبولیت کا آسان ذریعہ ہے۔

بینائی واپس آگئی

حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنی نابینائی کی شکایت عرض کی، آپ نے ارشاد فرمایا: ”صبر کرو۔“ عرض کی: ”مجھے ہاتھ پکڑ کر چلانے والا کوئی نہیں ہے، جس کی وجہ سے مجھے مشقت کا سامنا ہے۔“ ارشاد فرمایا: ”جا کر وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فَتُقْضَى لِي حَاجَتِي

یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اپنے نبی رحمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے۔

راوی (یعنی سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی قسم! ہم وہاں سے اٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ وہی صاحب دوبارہ وہاں آئے تو اُن کی بینائی اس طرح بحال ہو چکی تھی کہ گویا وہ کبھی ناپید نہ تھے۔

(المعجم الكبير للطبرانی، ج ۹، ص ۳۰، الحديث ۸۳۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے بارش کی دُعا

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کے زمانہ خلافت میں) لوگ قحط میں مبتلا ہوئے تو حضرت

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے بارش کے لیے یوں دعا کی: ”اَللّٰهُمَّ اِنَّا

كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِنَا، وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا

(ترجمہ:) اے ہمارے اللہ! ہم تجھ سے اپنے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے وسیلے سے دعا

مانگتے تھے تو تُو ہمیں بارش عطا فرماتا تھا، اب ہم اپنے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے چچا

(حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں ہمیں بارش عطا فرمادے۔“ راوی

فرماتے ہیں: پھر اس دعا کی بَرکت سے انہیں بارش دی جاتی۔

(صحيح البخاری، كتاب الاستسقاء، الحديث (۱۰۱۰)، ج ۱/ص ۳۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کا وسیلہ

اپنے زمانے میں حنابلہ (یعنی فقہ حنبلی کے پیروکاروں) کے شیخ امام خلال رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے مزار پر حاضر ہو کر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری مشکل کو آسان کر کے میری مراد مجھے عطا فرمادیتا ہے۔

(تاریخ بغداد، باب ماذکر فی مقابر بغداد الخصوصة بالعلماء والزهاد، ج ۱ ص ۱۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شجرہ عالیہ پڑھنے کی برکتیں

الحمد للہ عزَّوَجَلَّ اس شجرہ عالیہ کو پڑھنے کی بڑی برکتیں ہیں۔ جیسا کہ ابھی گزرا کہ یہ شجرہ عالیہ دراصل اپنے بزرگوں کے وسیلے سے مانگی جانے والی منظوم دُعا ہے اور دُعا مانگنا بڑی پیاری نعمت، عمدہ دولت اور بہت بڑی سعادت ہے۔ اپنے رب عزَّوَجَلَّ کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں پانے اور دنیوی و آخروی مصائب و مشکلات کے حل کے لئے اس سے بڑھ کر موثر ذریعہ کوئی نہیں۔ قرآن و احادیثِ مبارکہ میں جگہ جگہ دُعا مانگنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ چنانچہ پارہ 24 سورہ مؤمن کی آیت 60 میں ارشادِ رحمن عزَّوَجَلَّ ہے:

أَدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَّکُمْ ط

ترجمہ کنز الایمان: مجھ سے دُعا کرو

میں قبول کروں گا۔

(پ ۲۴، المؤمن: ۶۰)

سورہ بقرہ کی آیت 186 میں ارشادِ رب العباد ہے:

اُجِیْبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَا 0

ترجمہ کنز الایمان: میں دعا مانگنے والے

کی دعا قبول کرتا ہوں، جب وہ مجھے پکارے۔

(پ ۲، البقرہ: ۱۸۶)

دعا مؤمن کا ہتھیار ہے

خاتم النبیین، صاحبِ قرآنِ مُبین، محبوبِ ربِّ العلمین، جناب صادق و امین عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دے اور تمہارا رِزق وسیع کر دے، رات دن اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے رہو کہ دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔“

(مسند ابی یعلیٰ، مسند جابر بن عبد اللہ، الحدیث ۱۸۰۶، ج ۲، ص ۲۰۱)

دعا دافعِ بلا ہے

مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کا فرمانِ مشکبار ہے: ”بلا اُترتی ہے پھر دُعا اُس سے جالمتی ہے۔ پھر دونوں قیامت تک جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔ یعنی دُعا اُس بلا کو اُترنے نہیں دیتی۔“ (المستدرک، کتاب الدعاء، باب الدعاء ینفع... الخ، الحدیث ۱۸۵۶، ج ۲، ص ۱۶۲)

دُعا کے تین فائدے

اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں: دُعاء بندے کی، تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی ﴿۱﴾ یا اُس کا گناہ بخشا جاتا ہے۔ یا ﴿۲﴾ اُسے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ یا ﴿۳﴾ اُس کے لئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے کہ جب بندہ آخرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُسْتَحَب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں تمنا کرے

گا، کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی اور سب یہیں (یعنی آخرت) کے واسطے جمع ہو جاتیں۔ (التَّوَّعُّبُ وَالتَّهَيُّبُ ج ۲ ص ۳۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دُعا رائگاں تو جاتی ہی نہیں۔

اس کا دُنیا میں اگر اثر ظاہر نہ بھی ہو تو آخرت میں اجر و ثواب مل ہی جائے گا۔ لہذا دُعا میں سُستی کرنا مناسب نہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ کے دعائیہ اشعار کو روزانہ کم از کم ایک بار ضرور پڑھ لیا کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شجرہ پڑھنے کے بعد ایصال ثواب کا طریقہ

ہر روز بعد نماز فجر ایک بار ”شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ

عطار یہ“ پڑھ لیا کریں۔ اس کے بعد ”دُرُودِ غوثیہ“ سات بار، ”الْحَمْدُ شریف

“ ایک بار ”آیت الکرسی“ ایک بار ”قُلْ هُوَ اللہُ شریف“ سات بار، پھر

”دُرُودِ غوثیہ“ تین بار پڑھ کر اس کا ثواب بارگاہ رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

میں نذر کر کے تمام انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام اور اولیائے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی

ارواح طیبہ کی نذر کریں جن کے ہاتھ پر بیعت کی ہے وہ زندہ ہوں تب بھی ان کا نام

شامل فاتحہ کر لیا کریں کہ جیتے جی بھی ایصال ثواب ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا

صالح ابن درہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت میں آتا ہے کہ وہ فرماتے ہیں، ہم حج کرنے

جار ہے تھے کہ ایک شخص ملا تو اس نے کہا، کیا تم سے کوئی قریب بستی ہے جسے ”اُبُلہ“ کہا جاتا ہے۔ ہم نے کہا، ہاں (یہ سن کر) اس شخص نے کہا تم میں کون اس کا ضامن بنتا ہے کہ ”مسجد عشر“ میں میرے لئے دو یا چار رکعتیں پڑھ دے اور کہہ دے کہ یہ نماز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے (ایصال ثواب) کیلئے ہے۔ الخ (کہنے والے خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے) (مشکوٰۃ کتاب الفتن - باب الملاحم، ص ۶۸) اور ساتھ ہی دعائے درازی عمر بالخیر بھی کریں۔ (شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص ۱۷)

ذُرُودِ غوثیہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ
وَالْكَرَمِ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شجرہ عالیہ پڑھنے کا معمول بنانے سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ دعائے مانگنے کے ساتھ ساتھ ہمیں دیگر فوائد بھی حاصل ہوں گے۔

”شجرہ“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے

”شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ“ پڑھنے کے 4 فوائد

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 590 پر لکھتے ہیں: ”شجرہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تک بندے کے اتصال (یعنی سلسلہ کے ملنے) کی سند ہے جس طرح حدیث کی

اسنادیں۔“ مزید لکھتے ہیں: شجرہ خوانی سے (یعنی شجرہ پڑھنے کے) متعدد فوائد ہیں: (توسین) ﴿﴾ میں دیئے گئے الفاظ ادارے کی طرف سے تسہیل و وضاحت کی کوشش ہے۔

اول: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اپنے اتصال (یعنی سلسلہ کے ملنے) کی سند کا حفظ۔

﴿﴾ یعنی شجرہ عالیہ بار بار پڑھنے سے نبی مکرمؐ، نُو مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک اپنے (سلسلہ طریقت کے) اتصال (یعنی ملنے) کی سند یاد ہو جاتی ہے، جو یقیناً سعادت ہے۔ کیونکہ جب مرید کو یہ یاد رہے گا کہ میں نے جس مرشد کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے، اُن کا سلسلہ ان مشائخ عظام سے ہوتا ہو انہی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے، تو اس کے دل میں ”اپنے مشائخ“ کی محبت مزید بڑھے گی اور صالحین سے محبت اخروی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے: **الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ** یعنی آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ (صحیح

البخاری، کتاب الادب، الحدیث ۶۱۶۸، ج ۴، ص ۱۴۷) ﴿﴾

دوم: صالحین (یعنی نیک بندوں) کا ذکر کہ موجب نزول رحمت (یعنی رحمت کے نازل ہونے کا سبب) ہے۔

﴿﴾ یعنی شجرہ شریف پڑھنے سے صالحین کا ذکر نصیب ہوتا ہے اور ذکر صالحین رحمت کے نازل ہونے کا سبب ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ”نیک لوگوں کا ذکر گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔“ (کشف الخفاء، الحدیث ۱۳۴۳، ج ۱، ص ۳۷۱) ایک اور

روایت میں ہے کہ نیک لوگوں کے تذکرے کے وقت (اللہ تعالیٰ) کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ (کشف الخفاء، ج ۲، ص ۶۵)

عارف باللہ سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سبع سنابل میں فرماتے ہیں مشائخ کرام رحمہم اللہ کا ذکر سچے مریدوں کے ایمان کو تازہ کرتا ہے اور ان کے واقعات، مریدین کے ایمان پر تجلیاں ڈالتے ہیں۔ (سبع سنابل، ص ۵۷) شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ اخبار الاخبار کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کا تذکرہ باعثِ رحمت، قُربِ الہی ہے۔ (اخبار الاخبار، ص ۶) ﴿

سبب: نام بنام اپنے آقا یا نعمت (یعنی سلسلے کے مشائخ کرام رحمہم اللہ) کو ایصالِ ثواب کہ ان کی بارگاہ سے موجبِ نظر عنایت (یعنی نظر کرم ہونے کا سبب) ہے۔

﴿یعنی نام بنام اپنے سلسلے کے مشائخ کرام رحمہم اللہ کو ایصالِ ثواب کا موقع ملتا ہے اور یہ ان کی بارگاہ سے نظر کرم ہونے کا سبب ہے۔ چنانچہ جب مرید شجرہ عالیہ پابندی سے پڑھتا ہے۔ اور سلسلے کے بزرگوں کی ارواحِ مقدسہ کو ایصالِ ثواب بھی کرتا ہے۔ تو اس سے ان بزرگوں کی ارواحِ مقدسہ خوش ہوتی ہیں۔ اور ایصالِ ثواب کرنے والے مرید پر کھوصی نظر عنایت کی جاتی ہے۔ جس سے مرید کو دینی و دنیوی بیشمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔﴾

چہارم: جب یہ (یعنی شجرہ عالیہ پڑھنے والا) اوقاتِ سلامت (یعنی راحت)

میں ان کا (یعنی اپنے سلسلے کے مشائخ کرام رحمہم اللہ کا) نام لیوا رہے گا۔ تو وہ اوقات مصیبت (یعنی کسی بھی پریشانی اور مشکل کے وقت) میں اسکے دستگیر ہونگے (یعنی اسکی مدد فرمائیں گے)۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تعرّف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدة۔ رواہ ابو القاسم بن بشران فی امالیہ عن ابی ہریرۃ وغیرہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بسند حسن۔ تُو خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو پہچان وہ مصیبت میں تجھ پر نظر کرم فرمائے گا۔ اس کو ابو القاسم بن بشران نے امالی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی کے غیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔ (الجامع الصغیر مع فیض القدیر، حرف التاء، رقم ۳۳۱۷، ج ۳ ص ۳۳۱)

واللہ تعالیٰ اعلم

یعنی جب شجرہ عالیہ پڑھنے والا خوشحالی میں اپنے سلسلے کے مشائخ کرام رحمہم اللہ کا نام لیوا رہے گا۔ تو وہ اوقات مصیبت میں (یعنی کسی بھی پریشانی اور مشکل کے وقت) اسکے دستگیر ہونگے (یعنی اسکی مدد فرمائیں گے)۔ ان شاء اللہ عزّوجلّ ﴿

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۶، ص ۵۹۰، ۵۹۱)

مزید یہ کہ شجرہ شریف میں دیئے ہوئے ”اُوراد و وظائف“ اور مخصوص

ہدایات پڑھنے سے مرید کو اپنا وہ عہد بھی یاد رہے گا، جو اس نے مرشدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کیا تھا، نیز اُوراد و وظائف پڑھنے کی بھی ان شاء اللہ عزّوجلّ برکتیں حاصل ہوں گی۔

شجرہ قادریہ کی بارگاہِ رسالت میں مقبولیت

باب المدینہ (کراچی) کے علاقے ملیر ہالٹ کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ کی بات ہے، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں اجتماعی اعتکاف کے پر کیف مناظر تھے اور نماز فجر کے بعد معتکفین اسلامی بھائی شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے دیدار کی برکتیں لوٹ رہے تھے۔ اعتکاف کے جدول کے مطابق شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھا جانے لگا تو میں پہلی صف میں آ کر بیٹھ گیا۔ سب اسلامی بھائی مل کر بلند آواز سے شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ کے منظوم دعائیہ اشعار پڑھ رہے تھے جب سرکارِ مدینہ سُروِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر مبارک آیا تو میں نے اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ یکا یک مجھ پر غنودگی طاری ہو گئی، سر کی آنکھیں کیا بند ہوئیں میرے دل کی آنکھیں کھل گئیں۔ میں نے دیکھا کہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے ہمراہ شجرہ شریف پڑھنے والے تمام اسلامی بھائی سنہری جالیوں کے روبرو حاضر ہیں۔ ہمارے مدنی آقا، دو عالم کے داتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہاں اپنے عشاق کو شربتِ دیدار پلا رہے ہیں۔ حاضرین شجرہ عالیہ کے دُعائیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے دست پر انوار بلند کئے ان دعائیہ اشعار پر امین فرما رہے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُعا کا ایک ادب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ دعا فہم معنی کے ساتھ ہو کیونکہ لفظ بے معنی قالبِ بے جان (یعنی بے جان دل) ہے۔ چنانچہ آنے والے صفحات میں شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار کے مطالب نثر میں آسان انداز سے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس دوران ان اُمور کی پابندی کی گئی ہے:

(۱) تلفظ کی درستگی کے لئے بزرگانِ دین علیہم رحمۃ اللہ العزیز کے ناموں اور مشکل الفاظ پر اعراب لگائے گئے ہیں کیونکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عقیدت میں شجرہ عالیہ تو پڑھتے ہیں مگر الفاظ کی ادائیگی میں عموماً غلطیاں کرتے ہیں اور بزرگوں کے نام بھی ٹھیک سے نہیں پڑھ پاتے۔

(۲) مشکل الفاظ کے معانی بیان کر دیئے گئے ہیں۔

(۳) اہل ذوق کی تسکین کے لئے اس شعر کی ادبی خوبی کو وضاحت کے

عنوان سے بیان کیا گیا ہے۔

(۴) شعر میں ذکر کردہ بزرگ کا مختصر تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔ جس

کے لئے زیادہ تر ان کتب و رسائل سے مدد لی گئی ہے؛ (۱) سیرتِ مصطفیٰ ﷺ از علامہ

عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (۲) صبح بہاراں (۳) امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

کرامات (۴) مدینہ شریف سے بریلی تک (۵) تذکرہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

(۶) سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ؛ از: امیر اہلسنّت مدظلہ العالی (۷) تذکرۃ الاولیاء

از: حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ (۸) روض الریاحین از: علامہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) تذکرۃ مشائخ قادریہ از: مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی قس سرہ (۱۰) تعارف امیر اہلسنّت

از: المدینۃ العلمیۃ

شجرہ عالیہ

حضراتِ مشائخ کرام سلسلہ مبارکہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطارِیہ

یا الہی رحم فرما مُصطفیٰ کے واسطے

یا رسول اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے

مُشکلیں حل کر شہِ مُشکِل کُشا کے واسطے

کر بلائیں ردِ شہیدِ کربلا کے واسطے

سیدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے

عِلْمِ حق دے باقرِ عِلْم ہدی کے واسطے

صدقِ صادق کا تصدّق صادق الاسلام کر

بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہرِ معروف و سریِ معروف دے بے خود سری

جَبَدِ حق میں گن جنیدؒ باصفا کے واسطے

بہرِ شبلی شیرِ حق دُنیا کے کُتوں سے بچا

ایک کا رکھ عبدِ واحدؒ بے ریا کے واسطے

بُوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حُسن و سَعَد

بُوالحسن اور بُوسعیدؒ سعدِ زَا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اُٹھا

قدیرِ عبدِ القادرِ قدرتِ نُمّا کے واسطے

أَحْسَنَ اللّٰهُ لَهُمْ رِزْقًا سے دے رزقِ حَسَن

بندہٗ رِزّاق تاجِ الاَصْفِیَا کے واسطے

نصرا بی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ

دے حیاتِ دین مُحیی جانِ فزا کے واسطے

طُورِ عرفان و علُو و حَمْد و حُسْنی و بہا

دے علیؑ موسیٰؑ الحسنؑ احمدؑ بہا کے واسطے

1 : یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں اچھی روزی عطا فرمائی۔

بہرِ ابراہیمؑ مجھ پر نارِ غم گلزار کر
 بھیک دے داتا بھکاریؒ بادشا کے واسطے
 خانہٴ دل کو ضیا دے رُوئے ایماں کو جمال
 شہِ ضیاؑ مولیٰ جمالِ الاولیاؑ کے واسطے
 دے محمدؐ کے لیے روزی کر احمدؑ کے لیے
 خوانِ فضلِ اللہؑ سے حصہ گدا کے واسطے
 دین و دنیا کے مجھے بَرَکات دے بَرَکات سے
 عشقِ حق دے عشقِ انتِسماءؑ کے واسطے
 حُبِ اہلِ بیت دے آلِ محمدؐ کے لیے
 کر شہیدِ عشق، حمزہؑ پیشوا کے واسطے
 دل کو اچھا تن کو سُتھرا جان کو پُر نور کر
 اچھے پیارے شمسِ دیں بدرِ العلیٰ کے واسطے
 دو جہاں میں خادمِ آلِ رسولِ اللہ کر
 حضرت آلِ رسولِ مُقتدا کے واسطے
 کر عطا احمد رضائے احمدِ مُرسل مجھے
 میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے
 پُرضیا کر میرا چہرہ حشر میں اے کبریا
 شہِ ضیاءِ الدینؑ پیرِ باصفا کے واسطے
 اَحِنَا فِی الدِّینِ وَالدُّنْیَا سَلَامٌ بِالسَّلَامِؑ
 قادری عبد السلامؑ خوش اداؑ کے واسطے
 عشقِ احمد میں عطا کر چشمِ تر سوزِ جگر
 یا خُداِ الیاسؑ کو احمد رضا کے واسطے
 صدقہٴ اِن اَعیاء کا دے چھ عینِ عز، علم و عمل
 غفو و عرفاں عافیت اِس بے نوا کے واسطے

۱۔ یعنی عشق کی نسبت رکھنے والے۔ ۲۔ یعنی ہمیں دین و دنیا میں سلامتی عطا فرما۔

۳۔ قبل ازیں مطبوعہ شجرے کے شعر کے اندر ”عبد السلام عبد رضا“ میں چونکہ قافی اعتبار سے ”م“ گر رہا تھا لہذا ترمیم کی گئی ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿دوسرا باب﴾

دُرود شریف کی فضیلت

شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”ضیائے دُرود و سلام“ میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نقل فرماتے ہیں: ”مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لیے طہارت ہے۔“

(مسند ابی یعلیٰ، ج ۵، ص ۴۵۸، رقم الحدیث ۶۳۸۳، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شَجَرۃ عَلَیہ مَنُظُومۃ قَادِرِیہ رَضَوِیہ عَطَارِیہ

﴿1﴾ یا الہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے (عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

یا رسول اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے (عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم تجھ سے اپنے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

وسیلہ سے کرم اور بخشش کے سوالی ہیں اور یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے ہم پر کرم فرمادیجئے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ضروری وضاحت :

اس شعر کے دونوں مصرعوں میں لفظ ”واسطے“ لایا گیا ہے لیکن دونوں جگہ اس کے معنی الگ الگ ہیں۔ چنانچہ پہلے مصرعے میں اس کا معنی ہیں وسیلہ اور دوسرے مصرعے میں اسے (یعنی لفظ ”واسطے“ کو) محاورۃً لایا گیا ہے۔ جیسے کوئی منگتا کسی سخی داتا سے اس طرح کہتا ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے واسطے مجھ پر کرم کرو یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے میرا کام کر دو۔“ اس کی مراد یہ نہیں ہوتی ہے کہ (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو وسیلہ بنا کر تم سے سوال کرتا ہوں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ وسیلہ بننے سے پاک ہے چنانچہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 304 پر لکھتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ وسیلہ و توسل بننے سے پاک ہے، اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اس کی طرف وسیلہ ہوگا اور اس (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ بنے گا؟“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۳۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ: اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطارِ یہ کی اصل یعنی خاتم النبیین، صاحبِ قرآنِ مُبین، محبوبِ ربِّ العلمین، جنابِ صادقِ و امین عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(1) رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِإِذْنِ پروردگارِ دو عالم کے مالک و مختار،
 شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تمام عالمین کے لئے رحمت بن کر ملکِ عرب کے شہر
 مکہ المکرمہ میں ۱۲ ربیع الاول بمطابق 571ء پیر شریف کو صبح صادق کے وقت
 حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کے آنگن میں اس مادرِ گیتی پر جلوہ گر ہوئے۔

صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
 مُبَارَكٌ هُوَ كَخَتْمِ الْمُرْسَلِينَ تَشْرِيفَ لَآئِ
 صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
 جَنَابِ رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ تَشْرِيفَ لَآئِ

یوں تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بہت سے نام ہیں مگر دو نام محمد اور
 احمد بہت مشہور ہیں۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ابھی شکمِ مادر میں تھے کہ والدِ نامدار
 حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر کی حالت میں مدینۃ المنورہ میں انتقال
 فرمایا۔ ولادت کے بعد شہر مکہ کے دستور کے مطابق دائی حضرت سیدتنا حلیمہ سعدیہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو دودھ پلانے کا شرف حاصل کیا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ
 وسلم ابھی 6 برس کے تھے کہ والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دورانِ
 سفر ایوانی گاؤں میں انتقال ہو گیا، وہیں ان کا مزار اقدس ہے۔ پھر 8 برس کی عمر تک
 آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے دادا حضرت عبدالمطلب کے پاس رہے۔ جب وہ
 راعیِ مَلِک بقاء ہوئے (یعنی انتقال فرما گئے) تو پرورش کا ذمہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے

چچا ابوطالب نے لے لیا۔ 25 برس کی عمر میں حضرت سیدنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پہلا نکاح ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال فرما جانے کے بعد حضور نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اور بھی نکاح فرمائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی تعداد 11 ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سب سے مشہور کنیت ابوالقاسم ہے۔ حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پہلے فرزند ارجمند ہیں جو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے اور صرف 17 دن حیات رہے۔ اس کے علاوہ حضرت سیدنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بطن اقدس سے پیدا ہونے والے دوسرے شہزادے حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جن کا 17 یا 18 ماہ کی عمر میں وصال ہو گیا تھا) کے حوالے سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی کنیت ابوالبراہیم بھی ہے۔ ان دونوں کے علاوہ آپ کے ایک شہزادے حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں جو بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے۔ آپ کی 4 صاحبزادیاں تھیں جن کے نام یہ ہیں:

(۱) حضرت سیدنا زینب (۲) حضرت سیدنا رقیہ (۳) حضرت سیدنا ام کلثوم اور (۴) حضرت سیدنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

40 سال کی عمر میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا اور

لوگوں کو ایک خدائے زوَجَل کی عبادت اور بطور نبی اپنی اطاعت کی طرف بلایا۔ اعلان نبوت کے 12 سال بعد معجزہ معراج وقوع پذیر ہوا۔ تقریباً 53 سال مکہ المکرمہ کی

سرزمین کو اپنے قدم چومنے کا شرف عطا فرمانے کے بعد کفارِ مکہ کے ظلم و ستم سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے حکمِ الہی عَزَّوَجَلَّ پر عمل کرتے ہوئے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی اور تقریباً 10 برس تک مدینہ طیبہ کو اپنے نورِ جمال سے روشن کرنے کے بعد 63 برس کی عمر میں ۱۲ ربیع النور ۱ھ میں وصالِ ظاہری فرما کر روضہ اقدس میں رونق افروز ہوئے۔

تُوَ زَندہ ہِے وَاللّٰہُ تُوَ زَندہ ہِے وَاللّٰہُ

میری چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حسنِ اخلاق کے تمام گوشوں کے جامع تھے یعنی حلم و غفو، رحم و کرم، عدل و انصاف، جود و سخا، ایثار و قربانی، مہمان نوازی، عدم تشدد، شجاعت، ایفائے عہد، حسن معاملہ، صبر و قناعت، نرم گفتاری، خوشروئی، ملنساری، مساوات، غمخواری، سادگی و بے تکلفی، تواضع و انکساری، حیاداری کی اتنی بلند منزلوں پر فائز و سرفراز ہیں کہ حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک جملے میں اس کی عکاسی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ”كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ“ یعنی تعلیماتِ قرآن پر پورا پورا عمل یہی آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق تھے۔“

جس طرح ہمارے مدنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کمالِ سیرت میں تمام اولین و آخرین میں افضل و اعلیٰ بنایا اسی طرح آپ کو جمالِ صورت میں بھی بے مثل و بے مثال پیدا فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جودن رات، سفر و حضر میں آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جسمِ نورانی کی تجلیاں دیکھتے رہے،

انہوں نے آپ کے سراپا اقدس کے فضل و کمال کی جو منظر کشی کی ہے اس کی دل کشی سے دل شوقِ زیارت سے بے تاب ہو جاتا ہے۔ مداحِ رسول حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شانِ اقدس میں اس طرح عرض کی ہے:

وَأَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرْقُطْ عَيْنِي!

وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءَ

یعنی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ سے زیادہ حسن و جمال والا میری آنکھ نے کبھی کسی کو دیکھا ہی نہیں اور آپ سے زیادہ کمال والا کسی عورت نے جنما ہی نہیں۔

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ!

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ ہر عیب و نقصان سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا آپ ایسے ہی پیدا کئے گئے جیسے حسین و جمیل پیدا ہونا چاہتے تھے۔

حضرت علامہ بوصیری علیہ رحمۃ القوی نے اپنے قصیدہ بردہ میں فرمایا کہ۔

مُنَزَّةٌ عَنْ شَرِّكَ فِي مَحَاسِنِهِ

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ

یعنی حضرت محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی خوبیوں میں ایسے کیتا ہیں کہ اس معاملہ میں ان کا کوئی شریک ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں جو حسن کا جو ہر ہے وہ قابلِ تقسیم ہی نہیں۔

حسانُ الہند اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے بھی اس

مضمون کی عکاسی فرماتے ہوئے کتنے نفیس انداز میں فرمایا ہے کہ۔

ترے خُلقِ کو حق نے عظیم کہا تری خُلقِ کو حق نے جمیل کیا

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حسن واداکِ قسم

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سُورج پلٹ آیا

حضرت سیدتنا اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ”خیر“ کے قریب ”منزل صہبا“ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ کر حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں اپنا سر اقدس رکھ کر سو گئے اور آپ پر وحی نازل ہونے لگی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر اقدس کو اپنی آغوش میں لیے بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور آپ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز عصر قضا ہو گئی تو آپ نے یہ دعا فرمائی کہ ”یا اللہ! یقیناً علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے لہذا تو سورج کو واپس لوٹا دے تاکہ علی نماز عصر ادا کر لیں۔“

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ دُوبا ہوا سورج پلٹ آیا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور زمین کے اوپر ہر طرف دھوپ پھیل گئی۔ (المواہب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، باب رد الشمس له، ج ۶، ص ۴۸۴)

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنْ كَيْدِىْ فَهَمَارِىْ مَغْفِرَتِ فَرَمَانِیْ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بلائیں رد شہید کر بلا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

شہ: سردار مشکل کشا: مشکلیں حل کرنے والا رد: دُور واسطے: وسیلہ سے

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عزَّوَجَلَّ تجھے امیر المؤمنین مولا مُشکل کُشا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور ان کے فرزندِ ولید، شہیدِ کربلا امامِ عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واسطہ میری مشکلات حل فرما کر مجھے پریشانیوں سے نجات عطا کر۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ: اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطارِ یہ کے دوسرے اور

تیسرے شیخِ طریقت یعنی مولا مُشکل کُشا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اور ان کے فرزندِ ولید، امامِ عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(2) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابو تراب ہے اور مشہور القابات مرتضیٰ، اسد اللہ، حیدر کرار، شیر خدا اور مولا مشکل کُشا ہیں۔ آپ کے والد کا نام ابوطالب اور والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ پیدا ہونے کے بعد آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے 3 دن تک دودھ نہیں نوش فرمایا جس کی وجہ سے گھر کے سارے افراد پریشان ہو گئے۔

اس بات کی خبر رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دی گئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دہن میں ڈالی۔ حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی آغوشِ رحمت میں لے کر پیار فرمایا اور اپنی زبانِ اطہر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دہن میں ڈالی۔ حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چوسنے لگے۔ اس کے بعد سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دودھ نوش فرمانے لگ گئے۔ حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف 5 سال اپنے والدین کے زیرِ سایہ پرورش پائی اس کے بعد نبی کریمؐ رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے سایہٴ رحمت میں لے لیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت فرمانے لگے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے اور شجرِ اسلام کی آبیاری میں اپنا حصہ ملانے لگے۔ نبیؐ محترم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علیؓ مجھ سے ہے میں علیؓ سے ہوں اور وہ ہر مومن کے لئے ولی ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح، ج ۴، ص ۴۲۸، الحدیث ۶۰۹۲)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح شہزادی رسول حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا، جن سے آپ کے 3 صاحبزادے؛ حضرت سیدنا امام حسن، حضرت سیدنا امام حسین، حضرت سیدنا محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور 3 صاحبزادیاں؛ حضرت سیدتنا زینب، حضرت سیدتنا ام کلثوم اور حضرت سیدتنا رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن پیدا ہوئیں۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دوسرے دن ۳۵ھ میں

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ کے طور پر مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔
 جمعرات ۷ ارمضان المبارک ۴۰ھ کو کوفہ میں نمازِ فجر کی ادائیگی کے لئے مسجد جارہے
 تھے کہ ابنِ بلججم خارجی نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید
 زخمی ہو گئے اور چند دن صاحبِ فراش رہنے کے بعد اتوار کی رات 63 برس کی عمر میں
 جامِ شہادت نوش کیا۔ حضرت سیدنا امام حسین و حسن اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل دیا اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ جنازہ
 پڑھائی۔ قبر انور کے بارے میں مشہور و معروف قول یہ ہے کہ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ
 وَجْہُہُ الْکَرِیْم نجف شریف میں مدفون ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بخشش ہو گئی

ایک بار امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر
 خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم زیارتِ قبور کے لئے کوفہ کے قبرستان تشریف لے
 گئے۔ وہاں ایک تازہ قبر پر نظر پڑی۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کو اُس کے
 حالات معلوم کرنے کی خواہش ہوئی۔ چنانچہ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض گزار
 ہوئے، ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مِیّت کے حالات مجھ پر مُنْکَشِف (یعنی ظاہر) فرما۔“
 اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی التجا فوراً مسموع ہوئی (یعنی سنی گئی) اور دیکھتے

ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے درمیان جتنے پردے حائل تھے تمام اٹھا دیئے گئے۔ اب ایک قبر کا بھیانک منظر آپ کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لپیٹ میں ہے اور رو کر آپ کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے اس طرح فریاد کر رہا ہے: ”يَا عَلِيُّ! اَنَا غَرِيقٌ فِي النَّارِ وَحَرِيقٌ فِي النَّارِ يَعْنِي يَاعَلِي! كَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْم میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔“

قبر کے دہشت ناک منظر اور مُردے کی دردناک پکار نے حیدرِ کَرَّار کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْم کو بے قرار کر دیا۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے اپنے رحمت والے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں ہاتھ اٹھا دیئے اور نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اُس مَیّت کی نَخْشِش کیلئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی، ”اے علی (کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْم)! آپ اس کی سفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوجود یہ شخص رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی بے حرمتی کرتا، رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں بھی گُناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گُناہوں میں مُتَمَتِّل رہتا تھا۔ مولا ئے کائنات علیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْم یہ سُن کر اور بھی رنجیدہ ہو گئے اور سجدے میں گر کر رو کر عرض کرنے لگے، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اس بندے نے بڑی اُمید کے ساتھ مجھے پکارا ہے، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تو مجھے اس کے آگے رُسوانہ فرما، اس کی بے بسی پر رحم فرما دے اور اس بیچارے کو نَخْشِش دے۔ حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہُہُ

الْكَرِيمِ رَوْرُوكِ مَنْ جَاتِ كَرَّهَ تَحَى۔ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كى رَحْمَتِ كَادِرِ يَاجُوشِ مِىں آگِىَا
اورِ نِدَا آئى؁ اے عَلِى؁ (كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ) هَمْ نَعْنِى تَهْمَارِى شِكْسْتِ دِلِى كِى
سَبَبِ اِسْى بَخْشِ دِىَا۔ چُتَا نِچِ اُسْ مُرْدِى پَر سِى عَذَابِ اُٹْهَالِىَا گِىَا۔

(اَنِىْسِ اَوَا عَظِىْنِ؁ ص ۲۵)

كىوْن نَهْ مُشْكَلِ كُشَا كِهْوْنِ تَمْ كُو!

تَمْ نَعْنِ بَگْرِى مَرِى بِنَا ئِى هِى

يُطْهَى اِسْلَامِى بَهَا ئِىو! اَمِىرُ الْمُؤْمِنِىْنِ حَضْرَتِ مَوْلَا ئِى كَانَاتِ؁ عَلِىُّ

الْمُرْتَضِى شِىْرِ خَدَا كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ كى عَظْمَتِ وِشَانِ كِىَا كَهْنِ! اللّٰهُ
عَزَّوَجَلَّ كى عَطَا سِى اَپْ رَضِى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَهْلِ قُبُوْرِ سِى كُفْتُوْغَرِ مَالِىَا كِرْتِى تَحَى۔

صَلُّوْا عَلِى الْحَبِىْبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلِى مُحَمَّدٍ

(3) حَضْرَتِ سَيِّدِنَا اِمَامِ حُسَيْنِ رَضِى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

نَوَاسِى رَسُوْل؁ جَگَرِ گُوشِى بَتُوْلِ اِمَامِ عَالِى مَقَامِ حَضْرَتِ سَيِّدِى نَاحِىِىْنِ بِنِ

عَلِى رَضِى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كى پِىْدَا اَشْ ۵ شَعْبَانِ الْمُعْظَمِ ۴ هِىں مَدِىْنَهْ مَنُوْرَهْ مِىں هُوئِى۔ نَانَا ئِى

خَسَنِىْنِ؁ رَحْمَتِ دَارِىْنِ؁ تَاجِدَارِ حَرَمِىْنِ؁ سِرُوْرِ كُوْغَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعْنِ دَا بِنِى كَانِ

مِىں اِذَا نِ دِى اورِ بَا ئِىں مِىں تَكْمِىْمِرِ پُرْهَى اورِ اِپْنِى دِهْنِ مَبَارَكِ سِى تَحْشِىْكِ فَرْمَا ئِى اورِ

دَعَاؤِں سِى نَوَازَا۔ سَا تُوِىں دِنِ اَپْ كَا نَامِ حُسَيْنِ رَكْهَا اورِ اِىْكِ بَكْرِى سِى عَقِىْقَهْ كِىَا اورِ

اَپْ كى وَالدَهْ مُحْتَرَمَهْ خَا تُوْنِ جَنّتِ حَضْرَتِ سَيِّدِى ثَنَا فَا طَمَحْ زَهْرَا رَضِى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا سِى اِرْشَادِ

فرمایا: حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بیٹے) کی طرح اس کا سر منڈا کر بالوں کے برابر چاندی خیرات کرو۔“ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ اور مشہور القابات سید الشہداء، شہید کربلا، ذکی، مبارک، سبط رسول، ریحانۃ الرسول ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آغوش رسالت میں تربیت پائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانا جان حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ سے بہت محبت فرماتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: ”حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوں، اللہ عز و جل دوست رکھے اسے جو حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوست رکھے، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبط ہے اسباط سے۔“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، الحدیث ۳۸۰۰، ج ۵، ص ۴۲۹)

جدائی گوارا نہ فرمائی

ایک روز نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے داہنے زانو پر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بائیں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صا جزاوے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کی کہ ”ان دونوں کو خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس نہ رکھے گا ایک کو اختیار فرمالیجے۔“ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جدائی گوارا نہ فرمائی، تین دن کے بعد حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد جب حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوتے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بوسے لیتے اور

فرماتے: ”ایسے کو مرحبا جس پر میں نے اپنا بیٹا قربان کیا۔“

(تاریخ بغداد، ج ۲، ص ۲۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غلام کو آزاد کر دیا

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت رحم دل، سخی، عبادت گزار، تقویٰ شعار اور
 عفودور گزر کا پیکر تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول
 فرما رہے تھے، غلام گرم گرم شور بے کاپیالہ دسترخوان پر لاتے ہوئے رُعب سے کانپنا
 جس کی وجہ سے شور بے کاپیالہ گر کر ٹوٹ گیا اور شور بہ آپ کے رخسار مبارک پر پڑ
 گیا۔ آپ نے اس کی طرف نگاہ اٹھائی تو اس نے نہایت عجز و ادب سے عرض کیا:
 ”وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ“ (یعنی غصہ پینے والے (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں)) آپ نے
 فرمایا: ”كَظَمْتُ غَيْظِي یعنی میں نے اپنا غصہ پی لیا۔“ غلام نے پھر کہا: ”وَالْعَافِينَ
 عَنِ النَّاسِ“ (یعنی لوگوں سے درگزر کرنے والے (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں)) آپ
 نے فرمایا: ”قَدْ عَفَوْتُ عَنْكَ یعنی میں نے تم کو معاف کر دیا۔“ غلام نے کہا: ”وَاللّٰهُ
 يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ“ (یعنی نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں) آپ نے فرمایا: ”أَنْتَ حُرٌّ
 بِوَجْهِ اللّٰهِ یعنی میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے آزاد کر دیا۔“

(روح البیان، ج ۲، ص ۹۵، تحت الآية ۱۳۴، ال عمران)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہیدِ کربلا

صحابی رسول حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد ۶۰ھ میں یزید پلید تختِ سلطنت کو اپنے ناپاک قدموں سے روندتے ہوئے خود ساختہ بادشاہ بن بیٹھا۔ اس نے تمام گورنروں کو اپنی بیعت کے لئے خطوط روانہ کئے اور عاملِ مدینہ ولید بن عقبہ کو لکھا کہ وہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی بیعت لے۔ ولید بن عقبہ نے رات کے اندھیرے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فوری بیعت کا مطالبہ کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاف انکار کر دیا جس کی وجہ صاف ظاہر تھی کہ یزید ایک شرابی، ظالم اور فاسق و فاجر شخص تھا۔ ماہ شعبان ۶۰ھ کی اسی رات امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں آخری سلام عرض کرنے کے بعد مع اہل و عیال مکہ المکرمہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہاں قیام کے دوران آپ کو اہل کوفہ کے کم و بیش 150 خطوط موصول ہوئے جن میں آپ سے محبت اور وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے کوفہ تشریف لا کر انہیں یزید کے ظلم و ستم سے نجات دلانے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت ہونے کی درخواستیں کی گئی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے اپنے چچا زاد بھائی حضرت سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حالات معلوم کرنے کے لئے کوفہ روانہ کیا۔ حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ پہنچے، ادھر کوفیوں نے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدد دینے کا وعدہ کیا، بلکہ 18,000 (اٹھارہ ہزار) داخلِ بیعت بھی ہو گئے اور حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ

عزکو یہاں تک باتوں میں لے کر اطمینان دلایا کہ انہوں نے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تشریف لانے کی نسبت لکھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸ ذوالحجۃ الحرام ۶۱۰ھ کو موسم حج کی رونقیں چھوڑ کر کوفہ کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ ۲ محرم الحرام ۶۱۱ھ کو میدانِ کربلا میں قیام فرمایا۔ محرم کی ساتویں تاریخ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت شرکائے قافلہ پر نہر فرات کا پانی بند کر دیا گیا۔ ۱۰ محرم الحرام ۶۱۱ھ کو یزیدی لشکر کی شقاوت اپنی انتہا کو پہنچی اور آپ کے جانثاران جن میں بھیجتے بھی تھے اور بیٹے بھی، میدانِ جنگ میں داؤ شجاعت دینے کے بعد ایک ایک کر کے شہید ہو گئے۔ سوائے حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (جو بیمار تھے) کوئی مرد زندہ نہ بچا تو آخر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تنہا ہزاروں یزیدیوں کے مقابلے پر تشریف لائے اور بے شمار یزیدیوں کو اپنے ہاتھ سے جہنم واصل کرنے کے بعد شجرِ اسلام کی آبیاری کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بھی پیش کر دیا اور بارگاہِ خداوندی میں مرتبہ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پر انوار کربلائے معلیٰ میں زیارت گاہِ خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقہ ہماری مغفرت فرمائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت)

کُنویں کا پانی ابل پڑا

حضرت سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مدینہ

منورہ سے مکہ مکرمہ زادہما للہ شرفاًو تعظیماً کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں

حضرت سیدنا ابنِ مطہج علیہ رحمۃ اللہ البدیع سے ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے عرض کی، میرے گُنویں میں پانی بہت ہی کم ہے، برائے کرم! دُعاۓ بَرَکت سے نواز دیجئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس گُنویں کا پانی طلب فرمایا۔ جب پانی کا ڈول حاضر کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منہ لگا کر اس میں سے پانی نوش کیا اور گُلی کی۔ پھر ڈول کو واپس کنویں میں ڈال دیا تو کنویں کا پانی کافی بڑھ بھی گیا اور پہلے سے زیادہ میٹھا اور لذیذ بھی ہو گیا۔ (الطبقات الکبریٰ ج ۵ ص ۱۱۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

باغِ جَنّت کے ہیں بہرِ مدحِ خوانِ اہلیت

تم کو مُردہ نارا کا اے دشمنِ اہلیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ سیدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

عَلِمُ حَقِّ دے باقرِ علمِ ہدیٰ کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

سجاد: کثرت سے سجدے کرنے والا ساجد: سجدہ کرنے والا ہدی: ہدایت

باقرِ علمِ ہدی: علمِ ہدایت کے ماہر عالم

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عزَّوَجَلَّ تجھے سیدِ سجاد یعنی حضرت سیدنا امام زین العابدین علی بن

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا واسطہ مجھے سجدہ کرنے والا یعنی نمازی بنا اور باقرِ علمِ ہدیٰ یعنی

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے علم دین کی دولت سے مالا مال فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

”سجاد“ اور ”ساجد“ میں معنوی مناسبت یہ ہے کہ دونوں میں ”س، ج اور د“ کا معنی ایک ہے یعنی سجدہ کرنے والا۔ جبکہ ”علم ہدی“ اور ”علم حق“ میں لفظی مناسبت پائی جا رہی ہے کہ دونوں میں ایک ہی طرح کے حروف ”ع، ل اور م“ کا استعمال ہوا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ کے چوتھے اور پانچویں شیخ طریقت یعنی حضرت سیدنا امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے فرزند ارجمند امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالات زندگی ملاحظہ ہوں:

(4) حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت

۳۸ھ میں مدینۃ المنورہ میں ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت سیدنا امام حسین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اظہار عقیدت کے لئے

اپنے بچوں کے نام علی رکھتے تھے۔ اسی مناسبت سے امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بھی علی ہے اور کنیت ابو محمد، ابو الحسن، ابو القاسم اور ابو بکر ہے، جبکہ کثرتِ عبادت کے سبب آپ کا لقب سجاد، زین العابدین، سید العابدین اور امین ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ مٹاشہر بانو رضی اللہ تعالیٰ عنہا فارس کے آخری بادشاہ یزدجرد کی بیٹی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 2 سال تک اپنے دادا حضور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آغوشِ عاطفت میں پرورش پائی، پھر 10 سال اپنے تایا جان حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیرِ سایہ رہے اور تقریباً 11 سال اپنے والد ماجد حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیرِ نگرانی تربیت پا کر علومِ معرفت کی منازل طے کیں۔

چہرے کا رنگ زرد پڑ جاتا

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اکابرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پاکیزہ زندگیوں کی چلتی پھرتی تصویر تھے اور خوفِ خدا میں یگانہ روزگار تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وضو کرتے تو خوف کے مارے آپ کے چہرے کا رنگ زرد پڑ جاتا۔ گھر والے دریافت کرتے، ”یہ وضو کے وقت آپ کو کیا ہو جاتا ہے؟“ تو فرماتے: ”تمہیں معلوم ہے کہ میں کس کے سامنے کھڑے ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں؟“

(احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۲۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے ہوش ہو گئے

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کا احرام باندھا تو تلبیہ (یعنی لبیک) نہیں پڑھی۔ لوگوں نے عرض کی، ”حضور! آپ لبیک کیوں نہیں پڑھتے؟“ آبدیدہ ہو کر ارشاد فرمایا، ”مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں لبیک کہوں اور اللہ عزَّوَجَلَّ کی طرف سے ”لا بُبَّیْکُ“ کی آواز نہ آجائے، یعنی میں تو یہ کہوں کہ ”اے میرے مالک! میں بار بار تیرے دربار میں حاضر ہوں۔“ اور ادھر سے یہ آواز نہ آجائے کہ ”نہیں نہیں! تیری حاضری قبول نہیں۔“ لوگوں نے کہا، ”حضور! پھر لبیک کہے بغیر آپ کا احرام کیسے ہوگا؟“ یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند آواز سے بُبَّیْکُ اَللّٰهُمَّ بُبَّیْکُ بُبَّیْکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ بُبَّیْکُ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ پڑھا لیکن ایک دم خوفِ خدا عزَّوَجَلَّ سے لرز کر اونٹ کی پشت سے زمین پر گر پڑے اور بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آتے تو ”لبیک“ پڑھتے اور پھر بے ہوش ہو جاتے، اسی حالت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج ادا فرمایا۔

(اولیائے رجال الحدیث ص ۱۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میدانِ کربلا کی طرف جانے والے حسینی قافلے کے شرکاء میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے مگر جب احرام الحرام کو بزمِ شہادت سجدی تو آپ شدید بیمار تھے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسینی قافلے کے واحد مرد تھے جو اس معرکہِ حق و باطل کے بعد

زندہ بچے تھے۔ 58 برس کی عمر میں ولید بن عبد الملک نے آپ کو زہر دیا جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ محرم الحرام ۹۴ھ میں شہادت کے منصب پر فائز ہو کر مدینہ شریف میں جنت البقیع میں آرام فرما ہوئے۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
﴿امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

اونٹنی سدھر گئی

ایک مرتبہ امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اونٹنی نے شوخی کرنا شروع کر دی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے بٹھایا اور کوڑا دکھایا اور فرمایا: سیدی ہو کر چلو ورنہ یہ دیکھ لو! چنانچہ اس کے بعد اس نے شوخی چھوڑ دی۔ (جامع کرامات اولیاء، ج ۲، ص ۳۱۱)

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
(5) حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعہ کربلا سے تین سال پہلے ۵۷ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام محمد، کنیت ابو جعفر ومبارک اور لقب سامی، باقر، شا کر اور ہادی تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ ام عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیرت و صورت میں اپنے آباء کی طرح تھے۔ جس قدر علم و بین متین، علم سنت، علم

قرآن پاک و تاریخ و سیرت اور فنونِ ادب وغیرہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ظاہر ہوئے، اس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت امام قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: ”آپ نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی ہے؟“ فرمایا: ”ہاں میں نے ملاقات کی ہے اور ان سے ایک مسئلہ بھی دریافت کیا تھا جس کا اتنا شاندار جواب عطا فرمایا کہ اس سے شاندار جواب کسی سے نہ سنا۔

خوف خدا عَزَّوَجَلَّ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ خشیتِ الہی کا خزانہ تھا۔ آپ کے غلامِ فلح کا بیان ہے: حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ جب مسجد حرام میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہی اتنے زور سے روئے کہ چیخیں نکلتے لگیں۔ میں نے کہا ”حضور! اس قدر زور سے نہ چیخیں کیونکہ تمام لوگوں کی نظریں آپ کی طرف مرکوز ہو گئیں ہیں۔“ تو آپ نے فرمایا: ”میں کیوں نہ روؤں؟ شاید اللہ تعالیٰ میرے رونے کی وجہ سے مجھ پر رحمت کی نظر فرمائے اور میں کل قیامت کے دن اس کے نزدیک کامیاب ہو جاؤں۔“ پھر آپ نے طواف کیا اور مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھی اور جب سجدہ کر کے سر اٹھایا تو سجدہ کی جگہ آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھی۔

(روض الریاحین، الفصل الثانی فی اثبات کرامات الاولیاء، ص ۱۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال مشہور قول کے مطابق ۷ ذوالحجۃ الحرام ۱۱۴ھ پیر شریف کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصیت کی تھی کہ مجھے اسی کپڑے کا کفن دیا جائے جس میں میں نماز پڑھتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے غسل دینے کے بعد حسب وصیت اسی کپڑے کا کفن دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پر انوار جنت البقیع میں ہے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ رَجُلٍ مَّا رَحِمْتَہُ وَارْزُقْہُ مَا رَزَقْتَہُ ہِمَارِی مَغْفِرَتِہُ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
 ﴿امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

غضب ناک شیر

ایک مرتبہ بادشاہ وقت نے حضرت سپہ سالار امام ابو جعفر محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کے ارادہ سے ایک شخص کی معرفت بلوایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص کے ہمراہ بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے۔ جب بادشاہ وقت کے قریب پہنچے تو وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معافی طلب کرنے لگا اور اظہار معذرت کرتے ہوئے تحائف پیش کئے اور بڑی ہی عزت و احترام کے ساتھ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الوداع کیا۔ لوگوں نے بادشاہ وقت سے دریافت کیا کہ تُو نے انہیں قتل کی غرض سے بلوایا تھا لیکن ہم نے تو کچھ اور ہی دیکھا، آخر اسکی کیا وجہ ہے؟“ بادشاہ نے جواب دیا کہ جب حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے قریب تشریف لائے تو میں نے دو بڑے ہی

غضبناک شیروں کو دیکھا جو ان کے دائیں بائیں کھڑے ہوئے تھے اور مجھ سے کہہ رہے تھے کہ اگر تم نے حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کوئی بھی گستاخی کی تو ہم تمہیں مار ڈالیں گے۔ (کشف المحجوب (فارسی)، ص ۸۰)

﴿4﴾ صِدْقِ صادق کا تَصَدُّق صادق الاسلام کر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بے غَضَب راضی ہو کا ظُم اور رضا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا)

مشکل الفاظ کے معانی:

صِدْق: سچائی صادق: سچّا تصدّق: صدقہ صادق الاسلام: سچا مسلمان

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے امام جعفر صادق علیہ رحمۃ اللہ الرزاق کے ”صِدْق“ کا واسطہ مجھے ایمان کی سلامتی نصیب فرما اور امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صدقے مجھ سے بغیر غضب فرمائے راضی ہو جا۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

پہلے مصرع میں ”صِدْق، صادق اور صادق الاسلام“ میں معنوی اور لفظی دونوں طرح مناسبت ہے، لفظی اس طرح کہ تینوں میں ”ص، د اور ق“ کا استعمال ہوا ہے اور معنوی اس طرح کہ تینوں میں سچائی کا معنی موجود ہے۔ دوسرے مصرع میں کا ظُم کا معنی ہے غضب نہ کرنے والا، تو یوں کا ظُم اور بے غضب میں معنوی مناسبت ہوئی اور رضا اور راضی میں لفظی و معنوی دونوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ کے چھٹے، ساتویں اور آٹھویں شیخ طریقت یعنی حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ رحمۃ اللہ الرازق، ان کے صاحبزادے امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر ان کے صاحبزادے امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان تینوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(6) حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ۱ ربیع الثور ۸۳ھ پیر شریف کے دن مدینۃ المنورہ میں ہوئی۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور ابواسامیل جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے صاحبزادے ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت سیدتنا امّ فردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہری و باطنی علوم کے جامع تھے اور ریاضت و عبادت اور مجاہدے میں مشہور تھے۔ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے: میں ایک زمانے تک آپ کی خدمت مبارکہ میں آتا رہا۔ میں نے ہمیشہ آپ کو تین عبادتوں میں سے کسی ایک میں مصروف پایا، یا تو آپ نماز پڑھتے ہوئے ملتے یا تلاوتِ قرآن میں مشغول ہوتے یا پھر روزہ دار ہوتے۔

آپ کی عاجزی

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عالی نسب ہونے کے باوجود عاجزی کے پیکر تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سیدنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، ”آپ چونکہ اہل بیت میں سے ہیں، اس لئے مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔“ لیکن وہ خاموش رہے۔ جب آپ نے دوبارہ عرض کی کہ، ”اہل بیت ہونے کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو فضیلت بخشی ہے، اس لحاظ سے نصیحت کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔“ یہ سن کر امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ”مجھے تو خود یہ خوف لاحق ہے کہ کہیں قیامت کے دن میرے جدِ اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر یہ نہ پوچھ لیں کہ تو نے خود میری پیروی کیوں نہیں کی؟ کیونکہ نجات کا تعلق نسب سے نہیں اعمالِ صالحہ پر موقوف ہے۔“ یہ سن کر حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو رونا آ گیا کہ وہ ہستی جن کے جدا مجد سرور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں، جب ان کے خوفِ خدا غَوَّ جَلَّ کا یہ عالم ہے تو میں کس گنتی میں آتا ہوں؟“ (تذکرۃ الاولیاء)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو 68 برس کی عمر میں ۱۵ رجب المرجب ۱۲۸ھ کو کسی شقی القلب نے زہر دیا جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا سبب بنا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس جنت البقیع (مدینۃ المنورہ) والدِ محترم حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں ہے۔

اللّٰہُ غَوَّ جَلَّ کِی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

خلیفہ پر دبدبہ طاری ہو گیا

خلیفہ منصور نے ایک شب اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ امام ابو جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے روبرو پیش کرو، تاکہ میں ان کو قتل کر دوں۔ وزیر نے منع کیا کہ دنیا کو خیر آباد کہہ کر جو شخص عزالت نشین ہو گیا ہو اس کو قتل کرنا قرین مصلحت نہیں۔ لیکن خلیفہ نے غضب ناک ہو کر کہا کہ میرے حکم کی تعمیل کرنا تم پر ضروری ہے۔ چنانچہ مجبوراً جب وزیر حضرت سپدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لینے چلا گیا۔ تو منصور نے غلاموں کو ہدایت کر دی کہ جب میں اپنے سر سے تاج اتاروں تو تم فوراً امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دینا لیکن جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو آپ کی عظمت و جلال نے خلیفہ کو اس قدر متاثر کیا کہ وہ بے قرار ہو کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استقبال کیلئے کھڑا ہو گیا اور نہ صرف آپ کو صدر مقام پر بٹھایا بلکہ خود بھی مؤذبانہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیٹھ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حاجات اور ضروریات کے متعلق دریافت کرنے لگا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری سب سے اہم حاجت و ضرورت یہ ہے کہ آئندہ پھر کبھی مجھے دربار میں طلب نہ کیا جائے تاکہ میری عبادات و ریاضات میں خلل واقع نہ ہو۔ چنانچہ منصور نے وعدہ کر کے عزت و احترام کے ساتھ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رخصت کیا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دبدبے کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ لرزہ بر اندام ہو کر مکمل تین شب و روز بے ہوش رہا۔ بہر حال خلیفہ کی یہ حالت دیکھ کر وزیر اور غلام حیران ہو گئے اور جب خلیفہ سے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے

بتایا کہ جس وقت امام جعفر صادق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میرے پاس تشریف لائے تو ان کے ساتھ اتنا بڑا اثر دھا تھا جو اپنے جبرٹوں کے درمیان پورے چبوترے کو گھیرے میں لے سکتا تھا اور وہ اپنی زبان میں مجھ سے کہہ رہا تھا ”اگر تو نے ذرا سی گستاخی کی تو تجھ کو چبوترے سمیت نکل جاؤں گا۔“ چنانچہ اس کی دہشت مجھ پر طاری ہو گئی اور میں نے آپ سے معافی طلب کر لی۔ (تذکرۃ الاولیاء مترجم، ص ۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(7) حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مقام ابوال (جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے) ۷ صفر المظفر ۱۲۸ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کا نام پاک موسیٰ اور کنیت سامی، ابوالحسن اور ابوالبرہیم اور القابات صابر، صالح، امین جبکہ مشہور لقب کاظم ہے۔ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی راتیں اپنے رب کی بارگاہ میں سجدوں اور دن روزوں میں گزرتے۔ حلم اور بردباری کا پیکر ہونے کی وجہ سے آپ کا لقب کاظم (یعنی غصہ کو پی جانے والا) ہوا۔ جو دوسخا کا یہ عالم تھا کہ فقراء مدینہ کو تلاش کرتے اور ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق رقم رات کے وقت اس طرح پہنچاتے کہ انہیں خبر تک نہ ہوتی کہ یہ رقم کون دے کر گیا ہے۔ مستجاب الدعوات تو ایسے تھے کہ جو لوگ آپ کے وسیلے سے دُعا کرتے یا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دُعا کرواتے وہ اپنے مقصود کو پہنچتے اور ان کی حاجتیں پوری ہو جاتیں۔ یہی

وجہ ہے کہ اہل عراق آپ کو باب الحوائج (یعنی حاجتیں پوری ہونے کا دروازہ) کہتے تھے۔
اپنے زمانے میں حنابلہ (یعنی فقہ حنبلی کے پیروکاروں) کے شیخ امام خلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں امام موسیٰ کاظم بن جعفر
صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے مزار پر حاضر ہو کر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ
میری مشکل کو آسان کر کے میری مراد مجھے عطا فرما دیتا ہے۔

(تاریخ بغداد ۱ باب ما ذکر فی مقابر بغداد الخ خصوصۃ بالعلماء والزہاد، ج ۱ ص ۱۳۳)

55 برس کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بادشاہ وقت کے حکم پر کھجور میں زہر
ملا کر دیا گیا۔ کھجور کھاتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دشمنوں نے مجھے زہر دیا
ہے تین دن کے بعد میری وفات ہوگی۔ جیسا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا ویسا ہی
ہوا۔ یوں ۲۵ صفر المظفر ۱۸۳ھ کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرتبہ شہادت کو پہنچے۔ آپ
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پر انوار بغداد معلیٰ میں کاظمین شریف کے مقام پر واقع ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
﴿امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

شیر کی تصویر کو زندہ فرما دیا

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کشف وکرامات کے میدان میں بھی
یکتا روزگار تھے اور تھانویت کے علمبردار تھے حق بات ظالم بادشاہ کے سامنے کہنے

میں ذرہ برابر چوکتے نہ تھے اور کسی بھی تخت و تاج والے کا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان بلندی کے آگے رعب و دبدبہ نہ چلتا۔ ایک مرتبہ آپ خلیفہ ہارون رشید کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ معجزہ عصائے موسیٰ علیہ السلام کا ذکر چھڑ گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ”اگر میں اس شیر کی تصویر جو قالین پر بنی ہے، اس کو کہوں کہ ابھی شیر اصلی ہو جا!!! یہ جملہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے نکلنا تھا کہ فوراً وہ تصویر اصلی شیر کا روپ دھار گئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شیر کو حکم دیا کہ ٹھہر جائیں نے ابھی تم کو حکم نہیں دیا ہے۔ یہ کہتے ہی شیر دوبارہ تصویر بن گیا۔

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(8) حضرت سیدنا امام علی رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیدنا امام علی رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت مبارکہ ۱۵۳ھ میں

مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کا نام مبارک علی اور کنیت سامی، ابو الحسن اور ابو محمد اور

القابات صابر، ولی، ذکی، ضامن، مرتضیٰ اور سب سے مشہور لقب رضا ہے۔ آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نور العین ہیں۔ آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی ذہین و فطین اور اعلیٰ درجے کے عالم و فاضل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کو رب کریم نے فہم قرآن کی عظیم دولت سے ایسا نوازا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اکثر سوالات کے جوابات آیات قرآنی سے دیا کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر ماہ تین

دن اہتمام کے ساتھ روزے رکھا کرتے۔ اس قدر عاجزی پسند تھے کہ غلاموں کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھاتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انفرادی کوشش نے بے شمار کفار کو دامن اسلام سے وابستہ کیا۔ مشہور بزرگ حضرت سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کی دعوت اسلام پر مسلمان ہوئے اور آسمان ولایت کے روشن ستارے بن کر چمکے۔ امام علی رضاحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو انگوروں میں زہر ملا کر دیا گیا جس سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۱ رمضان المبارک ۲۰۳ھ 55 برس کی عمر میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف مشہد مقدس (ایران) میں ہے۔

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿امام علی رضاحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

تیز ہوا نے تعظیم پیش کی

جب مامون نے اپنے بعد کا ولی عہد امام علی رضاحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مقرر کیا تو مامون کے دائیں بائیں بیٹھنے والوں میں کچھ لوگ ایسے تھے جنہیں یہ نامزدگی اچھی نہ لگی اور انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ خلافت بنو عباس سے ختم ہو جائے گی اور بنو فاطمہ میں چلی جائے گی۔ اس سوچ کی وجہ سے ان میں حضرت سپدنا علی رضاحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نفرت پیدا ہو گئی۔ حضرت سپدنا علی رضاحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عادت کریمہ تھی کہ آپ جب مامون کے گھر ملاقات کے لئے تشریف لاتے تو وہ نوکر چاکر جو دربان ہوتے یا پردہ ہٹانے کی ذمہ داری ان کے سپرد ہوتی یہ سب اور دوسرے خادین آپ کا استقبال

کرتے اور سلام عرض کرتے پھر پردہ ہٹاتے تاکہ آپ اندر تشریف لاسکیں۔ جب ان لوگوں کو آپ سے نفرت ہوگئی اور اس فیصلہ کے بارے میں پریشان ہو گئے تو آپس میں انہوں نے مشورہ کیا کہ اب جب حضرت سیدنا علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ”مامون“ سے ملنے آئیں ہم ان سے منہ موڑ لیں گے اور دروازوں کے پردے نہیں اٹھائیں گے۔ اس پر سب متفق ہو گئے ابھی وہ یہ مشورہ کر کے بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ تشریف لائے اور اپنی عادت کے مطابق ملاقات کرنے اندر آنے لگے تو ان لوگوں کو اپنے مشورہ پر عمل کرنے کی ہمت نہ پڑی چنانچہ سب کھڑے ہوئے استقبال کیا اور دروازوں کے پردے بھی پہلے کی طرح اٹھائے جب آپ اندر تشریف لے گئے تو وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے تم نے اپنے منصوبہ اور مشورہ پر عمل نہیں کیا۔ پھر یہ طے پایا کہ اب جو ہو گیا سو ہو گیا آئندہ اگر آئے تو پھر لازماً ہم اپنے مشورہ پر عمل کریں گے۔ جب دوسرے دن آپ حسب عادت تشریف لائے اب کی باری یہ کھڑے تو ہو گئے سلام بھی کیا لیکن پردے نہ اٹھائے، فوراً تیز ہوا چلی اس نے پردوں کو اٹھا دیا اور آپ اندر تشریف لے گئے پھر باہر نکلتے وقت بھی تیز ہوا نے آپ کی خاطر پردے اٹھا دیئے۔ اب یہ سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے اور کہنے لگے ”اس شخص کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا مرتبہ ہے اور اس کی ان پر بڑی مہربانی ہے، دیکھو کہ ہوا کیسے آئی اور ان کے اندر آتے وقت اس نے کس طرح پردوں کو اٹھا دیا لہذا چھوڑو اپنے مشورہ کو اور دوبارہ اپنی اپنی ڈیوٹی دو۔“ (جامع کرامات اولیاء، ج ۲، ص ۳۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ بہر معروف و سری معروف دے بے خود سری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا)

جُبد حق میں گن جُبد با صفا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

بہر: واسطے معروف: بھلائی بے خود سری: عاجزی، فرمانبرداری جُبد حق: حق کا لشکر
با صفا: سُتھرا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عزّوجلّ مجھے حضرت سیدنا معروف کرنی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے طفیل نیکی
اور بھلائی عطا فرما اور حضرت سیدنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا واسطہ مجھے عاجزی
واکساری کا پیکر بنا دے اور حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کا واسطہ اپنے
لشکر میں شامل فرما لے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

پہلے مصرع میں لفظ معروف دو مرتبہ آیا ہے۔ پہلا معروف تو بُرگ کا نام
ہے اور دوسرے معروف کے معنی نیکی و بھلائی کے ہیں۔ یونہی لفظ سری (یہ بھی بُرگ کا
نام ہے) کے ساتھ بے خود سری کا ذکر کرنے میں یہ خوبی ہے کہ دونوں میں لفظ
”سری“ موجود ہے۔ دوسرے مصرع میں جنید (یہ بھی بُرگ کا نام ہے) سے پہلے لفظ
”جُبد“ لایا گیا ہے، دونوں میں لفظی مناسبت ہے کہ دونوں میں ”ج، ن اور ذ“ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطارِیہ کے نویں، دسویں اور گیارہویں شیخ طریقت یعنی حضرت سیدنا شیخ معروف کرنی علیہ رحمۃ اللہ القوی، حضرت سیدنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی اور حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کے وسیلے سے دعا کی گئی ہے۔ ان تینوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(9) حضرت سیدنا شیخ معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ القوی

حضرت سیدنا شیخ معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت مقامِ کرخ میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام اسد الدین ہے لیکن معروف کرخی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت ابو محفوظ ہے۔ آپ کے والد ماجد کا نام فیروز ہے۔

قبولِ اسلام کا واقعہ

ابتداء میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غیر مسلم تھے مگر بچپن ہی سے آپ کے قلب و جگر میں اسلام کی تڑپ اور جوش و عقیدت موجود تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمان بچوں کے ساتھ نماز پڑھتے اور ماں باپ کو اسلام کی ترغیب دیتے رہتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدین نے ایک عیسائی معلم کے پاس آپ کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بٹھا دیا۔ اس معلم نے پہلے آپ سے سوال کیا کہ بچے! یہ بتاؤ کہ تمہارے گھر میں کتنے افراد ہیں؟ آپ نے کہا: ”میں، میرے والد اور میری والدہ کل تین افراد ہیں۔“ وہ کہنے لگا: ”تو تم کہو نَالِکْ ثَلَاثَہ“، یعنی عیسیٰ تین خداؤں میں

تیسرا ہے۔ ”آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”میری غیرت نے یہ گوارہ نہ کیا کہ ایک کے سوا دوسرے کو رب مانوں، اس لئے میں نے فوراً انکار کر دیا۔ اس پر معلم نے مجھ کو مارنا شروع کیا۔ وہ جس شدت سے مارتا میں اسی جرأت سے انکار کرتا۔ آخر عاجز ہو کر اس نے میرے والدین سے کہا کہ اس کو قید کر دو۔ تین روز تک قید میں رہا اور ہر روز ایک روٹی ملتی تھی مگر میں نے اس کو چھو اتک نہیں۔ جب مجھے وہاں سے نکالا گیا تو میں بھاگ گیا۔ چونکہ میں والدین کا ایک ہی بیٹا تھا اس لئے میری جدائی سے انہیں سخت قلق ہوا۔ وہ کہنے لگے: ”ہمارا بیٹا جہاں بھی گیا ہے ہمارے پاس لوٹ تو آئے، وہ جس مذہب کو چاہے اختیار کرے ہم بھی اسی کے ساتھ اپنا دین تبدیل کر دیں گے۔“ جب میں حضرت سیدنا امام علی رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست مبارک پر داخل اسلام ہو کر ایمان کی انمول دولت کو اپنے سینے سے لگائے گھر واپس ہوا، میرے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ میرے والدین بھی مسلمان ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکمل تعلیم و تربیت حضرت سیدنا امام علی

رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زیر سایہ پائی اور علم طریقت کے لئے حضرت سیدنا حبیب

راعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عارف اسرار

معرفت، قطبِ وقت اور بدرِ طریقت تھے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف ۲ محرم الحرام ۲۰۰ھ کو ہوا۔ آپ کا مزار شریف بغدادِ معلیٰ میں زیارت گاہِ خلائق ہے۔ حضرت سیدنا خطیب بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: ”آپ کی قبر مبارک حاجتیں اور ضرورتیں پوری ہونے کے لئے مجرب (یعنی آزمودہ) ہے۔“

اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

چہرے کا نشان

ایک شخص کا بیان ہے کہ میں حضرت سیدنا ابو محفوظ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے لئے دعا فرمائی اور میں واپس گھر آ گیا۔ دوسرے دن پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کے چہرہ پر نشان بنا ہوا ہے جیسے کوئی چوٹ لگی ہو۔ کسی نے آپ سے پوچھا: ”اے ابو محفوظ! ہم کل آپ کے پاس سارا دن رہے، آپ کے چہرہ پر کوئی نشان نہ تھا، یہ کیا نشان ہے اور کیسے ہوا؟“ آپ نے فرمایا: ”اپنے مطلب کی بات کرو اسے چھوڑو، یہ تمہارے مطلب کا سوال نہیں ہے۔“ اس شخص نے عرض کیا، آپ کو اپنے معبود کی قسم! آپ اس بارے میں کچھ بتائیں! اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”میں نے گزشتہ رات یہاں نماز ادا کی اور خواہش ہوئی کہ بیت اللہ کا طواف کر لوں پس میں مکہ شریف چلا گیا، طواف کیا پھر زمزم کی طرف چل پڑا تا کہ اس کا پانی بھی پی لوں

تو میں دروازہ پر پھسل گیا، گرنے کی وجہ سے میرے چہرہ پر جوتم دیکھ رہے ہو چوٹ آ گئی۔ (جامع کرامات اولیاء، ج ۲، ص ۴۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(10) حضرت سیدنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی

حضرت سیدنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی پیدائش تقریباً ۱۵۵ھ میں بغداد شریف میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام سر الدین اور کنیت ابوالحسن ہے اور سری سقطی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد گرامی کا نام حضرت مغلس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھا۔

ولی کی دعا کی تاثیر

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ ابتدائے حال طریقت سے کچھ آگاہ فرمائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک روز حضرت حبیب راعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا گزرمیری دکان سے ہوا۔ میں نے انہیں روٹی کے کچھ ٹکڑے پیش کئے تاکہ فقراء میں تقسیم فرمادیں اس وقت انہوں نے مجھے دعا دی: ”خدا تجھے نیکی کی توفیق دے۔“ اسی دن سے اپنی دنیا کو سنوارنے کا خیال میرے دل سے جاتا رہا۔ آپ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے اور انہیں سے علوم ظاہر و باطن اکتساب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ کی وصیت

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیمار ہو گئے تو میں آپ کی عیادت کو گیا۔ آپ کے پاس ہی ایک پنکھا پڑا ہوا تھا۔ میں نے اس کو اٹھا لیا اور آپ کو جھلنے لگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جنید! اسے رکھ دو کیونکہ آگ ہوا سے زیادہ تیز اور روشن ہوتی ہے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کی کیا حالت ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ”عَبْدٌ مَمْلُوكٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ“ (یعنی وہ غلام جسے کسی کام کا اختیار نہیں ہوتا)، حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ کچھ وصیت فرمائیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مخلوق کی صحبت کی وجہ سے خالق عزوجل سے غافل نہ ہونا۔ (الروض الفائق ۱۱۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ۱۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ بروز منگل صبح صادق کے وقت 98 برس کی عمر میں ہوا۔ آپ کا مزار شریف بغداد میں مقام شونیز میں ہے۔

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ كَسِيَ انِ بِرَحْمَتِهِ هُوَ اَوْرَانِ كَسِيَ هَمَارِي مَغْفِرَتِهِ هُوَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

شرابی کو نمازی بنا دیا

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ ایک شرابی کو دیکھا جو نشے کی حالت میں

مدرہوش زمین پر گرا ہوا تھا اور اسی نشے کی حالت میں اللہ، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کہہ رہا تھا۔ آپ نے اس کا منہ پانی سے صاف کیا اور فرمایا کہ اس بے خبر کو کیا خبر کہ ناپاک منہ سے کس ذات کا نام لے رہا ہے؟ آپ کے جانے کے بعد جب شرابی ہوش میں آیا تو لوگوں نے اس کو بتایا کہ تمہاری بے ہوشی کی حالت میں تمہارے پاس حضرت سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی تشریف لائے تھے اور تمہارا منہ دھو کر چلے گئے ہیں۔ شرابی یہ سن کر بہت ہی شرمندہ ہوا اور شرم و ندامت سے رونے لگا اور نفس کو ملامت کر کے بولا:

”اے بے شرم! اب تو حضرت سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی بھی تم کو اس حالت میں دیکھ کر چلے گئے ہیں، خدا سے ڈر اور آئندہ کے لئے توبہ کر۔“ رات میں حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ندائے غیبی سنی کہ اے سری سقطی! تم نے ہمارے لئے شرابی کا منہ دھویا ہے ہم نے تمہاری خاطر اس کا دل دھو دیا۔ جب حضرت نماز تہجد کے لئے مسجد میں گئے تو اس شرابی کو تہجد کی نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس سے دریافت فرمایا کہ تمہارے اندر یہ انقلاب کیسے آ گیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ آپ مجھ سے کیوں دریافت فرما رہے ہیں جبکہ خود آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس پر آگاہ فرما دیا ہے۔ (الروض الفائق، ص ۲۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۱) حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی

حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت مبارکہ تقریباً ۲۱۸ھ

میں بغداد شریف میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام جنید، نسبت بغدادی، کنیت

ابوالقاسم ہے اور القابات سید الطائفہ، طاؤس العلماء، زجاج، قواریری اور لسان القوم ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد حضرت سیدنا محمد بن جنید شیشہ کی تجارت کرتے تھے اور نہادند کے رہنے والے تھے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شروع میں آمینہ کی تجارت کرتے تھے اور اس وقت آپ کا معمول تھا کہ بلاناغہ اپنی دکان پر تشریف لے جاتے اور پردہ گرا کر چار سو رکعت نماز نفل ادا فرماتے۔ ایک مدت تک آپ نے اس عمل کو جاری رکھا۔ پھر آپ نے اپنی دکان کو چھوڑ دیا اور اپنے شیخ طریقت حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان کے مکان کی ایک کوٹھری میں خلوت گزریں ہو کر اپنے دل کی پاسبانی شروع کر دی اور حالت مراقبہ میں آپ اپنے نیچے سے مصلیٰ کو بھی نکال ڈالتے تاکہ آپ کے دل پر سوائے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے خیال کے کوئی دوسرا خیال نہ آئے۔ اس طرح آپ نے 40 سال کا طویل عرصہ گزرا۔ تیس سال تک آپ کا معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر صبح تک اللہ اللہ کہا کرتے اور اسی وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے۔ آپ خود ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ بیس برس تک تکبیر اولیٰ مجھ سے فوت نہیں ہوئی اور نماز میں اگر دنیا کا خیال آ جاتا تو میں اس نماز کو دو بارہ ادا کرتا اور اگر بہشت اور آخرت کا خیال آتا تو میں سجدہ سہوا داکرتا۔

کامل مرید

حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید تھے جن کی طرف

آپ زیادہ توجہ فرماتے تھے۔ کچھ لوگوں کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی۔ آپ کو جب اس بات سے آگاہی ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ میرا یہ مرید ادب و عقل میں تم سب سے فائق و بلند ہے اسی وجہ سے میں اسے بہت چاہتا ہوں۔ جس کا ثبوت میں تمہیں ابھی دے رہا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اس میں کون سی خوبی ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہر ایک مرید کو ایک ایک چھری مرحمت فرما کر ارشاد فرمایا کہ ایسی جگہ ان مرغیوں کو ذبح کر کے لاؤ جہاں کوئی دیکھنے والا موجود نہ ہو۔ سبھی مرید وہاں سے چلے گئے اور پوشیدہ جگہوں میں ان مرغیوں کو ذبح کر کے لے آئے لیکن وہ آپ کا مرید خاص اس مرغی کو زندہ واپس لے آیا۔ حضرت نے دریافت کیا کہ تم نے ذبح کیوں نہیں کیا؟ انہوں نے جواب دیا: ”حضور! میں جس جگہ بھی پہنچا وہاں قدرت الہی کو موجود پایا اور اس کو دیکھنے والا پایا۔“ اس لئے مجبوراً واپس لے آیا ہوں۔ اس جواب کے بعد حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم سبھی لوگوں نے سن لیا۔ یہ اس کا خاص وصف ہے جس کی وجہ سے میں اسے بہت چاہتا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف ۲۷ رجب المرجب ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ کو ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بھی بغداد شریف میں شونیز یہ کے علاقے میں واقع ہے۔

اللّٰہُ غَزَّوَجَلَّ کِی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿حضرت مجید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

مومن کی فراست

ایک مرتبہ بیان کے دوران ایک آتش پرست مسلمانوں کے بھیس میں حاضر ہوا اور حضرت سپہنا مجید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس حدیث کی وضاحت چاہی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ ”مسلمان کی فراست سے بچتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔“ یہ قول سن کر آپ نے فرمایا کہ ”اس کا مقصد تو یہ ہے کہ تجھے مسلمان ہونا چاہیے۔“ اس کرامت سے گرویدہ ہو کر وہ مسلمان ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، مترجم، ص 62)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ بہرِ شبلی شیرِ حق دنیا کے کُتوں سے بچا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ایک کارِ کھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

بہر: واسطے عبد: بندہ بے ریا: بخل

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عزَّوجلَّ مجھے شیرِ حق حضرت سیدنا ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی کے صدقہ

دنیا کے کُتوں (یعنی مال و دولت کے حربوں) سے بچا اور حضرت سپہنا عبد الواحد علیہ رحمۃ اللہ الواحد

کا واسطے مجھے ایک درک بنادے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

عبدالواحد کا معنی ہے ایک خدا کا بندہ ، چُٹا نچے عبدالواحد (یہ بزرگ کا نام ہے) کے ساتھ ”ایک کارکھ“ دعا مانگنے میں یہ مناسبت ہے کہ دونوں کلمات میں ”ایک“ کا معنی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطارِیہ کے بارہویں اور تیرہویں شیخ طریقت یعنی حضرت سیدنا ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی اور حضرت سیدنا عبدالواحد علیہ رحمۃ اللہ الواحد کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں بزرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(12) حضرت سیدنا ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی

حضرت سیدنا شیخ ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی پیدائش بغداد کے نواحی علاقے سامرہ میں ۲۲ھ میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام جعفر اور کنیت ابوبکر ہے۔ آپ کو شبلی اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ آپ موضع شبلیہ یا شبیلہ میں رہنے والے تھے۔

آپ نے حضرت جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور خلافت سے نوازے گئے۔ آپ نے شیخ کی خدمت میں رہ کر بہت ہی ریاضت و عبادت کی۔ حدیث کی مشہور کتاب موطا امام مالک آپ کو زبانی یاد تھی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۲۷ ذوالحجہ الحرام ۳۳۲ھ کو 88 برس کی عمر میں ہوا۔ آپ کا مزار پر نور بغداد شریف میں سامرہ کے مقام میں ہے۔

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ كَىٰ اِنْ بِرَحْمَتِ هُوَ اَوْ اِنْ كَىٰ صَدَقَ هِمَارِي مَغْفِرَتِ هُوَ
صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
﴿حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

عیسائی طبیب مسلمان ہو گیا

حضرت سیدنا شیخ شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی ایک مرتبہ بہت بیمار ہو گئے۔ لوگ آپ کو علاج کے لئے ایک شفاء خانے لے گئے۔ شفاء خانے میں بغداد کے وزیر علی بن عیسیٰ نے آپ کی حالت دیکھی تو فوراً بادشاہ سے رابطہ کیا کہ کوئی تجربہ کار معالج بھیجے۔ بادشاہ نے ایک عیسائی طبیب حاذق کو بھیج دیا۔ اس نے شیخ کے علاج کے لئے سر توڑ کوششیں کیں لیکن آپ کو شفاء نہ ہوئی۔ ایک دن طبیب کہنے لگا، ”اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے پارہ گوشت سے آپ کو شفاء مل جائے گی تو اپنے بدن کا گوشت کاٹ کر دینا بھی مجھ پر کچھ گراں نہ ہوتا۔“ یہ سن کر شیخ شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ارشاد فرمایا، ”میرا علاج اس سے بھی کم میں ہو سکتا ہے۔“ طبیب نے دریافت کیا، ”وہ کیا؟“ ارشاد فرمایا، ”زُئَار (کرمیں باندھا جانے والا دھاگہ جو کہ عیسائیوں کی مذہبی علامت ہے) توڑ دے اور مسلمان ہو جا۔“ یہ سن کر اس نے عیسائیت سے توبہ کر لی اور مسلمان ہو گیا اور اس کے مسلمان ہونے پر شیخ شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی بھی تندرست ہو گئے۔

(روض الراحین، الحکایۃ الرابعۃ والثلاثون بعد المئۃ، ص ۲۱۲)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(13) حضرت سیدنا شیخ عبدالواحد تمیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرت سیدنا شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کو تمیمی اس لئے کہا جاتا

ہے کہ آپ عرب کے قبیلہ بنو تمیم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ حضرت شیخ عبدالعزیز تمیمی علیہ

رحمۃ اللہ الغنی کے جگر گوشہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانہ کے ممتاز ترین مشائخ میں سے

ایک ہیں۔ عبادت و ریاضت و تقویٰ اور عبادت میں یگانہ روزگار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ نے حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت کی اور انہی کی صحبت میں رہ کر راہ سلوک

کی منازل طے کیں اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ عادات و خصائل میں اپنے

پیر و مرشد حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آئینہ دار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقلد تھے۔ آپ نے ۲۶ جمادی الثانی ۴۱۰ھ کو

داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پر انوار بغداد شریف میں ہے۔

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿7﴾ بُو الْفَرَح کا صدقہ کر غم کو فرح، دے حُسن و سَعَد (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بُو الْحَسَن اور بُو سَعِید سَعْد زَا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما)

مشکل الفاظ کے معانی:

بُو الْفَرَح: خوشی والا فرح: خوش حُسن: اچھائی و بھلائی سعد: خوش بختی

بُو الْحَسَن: بھلائی والا بُو سَعِید: سعادت والا سَعْد زَا: سعادت والا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حضرت سیدنا ابوالفرح شیخ محمد یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واسطہ میرے غموں کو خوشیوں میں تبدیل کر دے، حضرت سیدنا ابوالحسن علی بن احمد علیہ رحمۃ اللہ اُحد کا واسطہ مجھے بھی اچھا کر دے اور حضرت سیدنا ابوسعد مبارک مخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے وسیلے سے مجھے خوش بخت اور سعادت مند بنا دے۔ آمین، بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

اس شعر کی خوبی یہ ہے کہ جس بزرگ کی جو کنیت ذکر کی گئی ہے اسی کی مناسبت سے دعا مانگی گئی ہے، مثلاً ”ابوالفرح“ کا وسیلہ پیش کر کے فرح یعنی خوشی طلب کی گئی ہے۔ نام اور مدعائیں یہ مناسبت ہے کہ دونوں میں ”فرح“ کا لفظ ہے۔
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ کے چودھویں، پندرھویں اور سولہویں شیخ طریقت یعنی حضرت سیدنا ابوالفرح شیخ محمد یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سیدنا ابوالحسن علی بن احمد علیہ رحمۃ اللہ اُحد اور حضرت سیدنا ابوسعد مبارک مخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے وسیلے سے دعا کی گئی ہے۔ ان تینوں بزرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مختصر حالات زندگی ملاحظہ ہوں:

(14) حضرت سیدنا شیخ محمد یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیدنا ابوالفرح محمد یوسف بن شیخ عبداللہ طرطوسی علیہا رحمۃ اللہ القوی ملک شام کے خوبصورت شہر طرطوس کے رہنے والے تھے۔ اسی نسبت سے آپ کو طرطوسی کہا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا عبدالواحد تمیمی علیہ رحمۃ اللہ انفی کے صفِ اوّل کے مریدین و خلفاء میں سے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے پیرومرشد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دینِ متین کی بے شمار خدمات انجام دیں۔ آپ کا وصال ۳ شعبان المعظم ۴۷۲ھ کو ہوا۔ شہر طرطوس میں آپ کا مزار مبارک مرجعِ خلائق ہے۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کِی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(15) حضرت سیدنا علی بن احمد ہکاری علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرت سیدنا ابوالحسن علی بن احمد ہکاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی ولادت باسعادت ۴۰۹ھ میں عراق میں موصول کے نزدیک ایک گاؤں ہکار میں ہوئی۔ آپ کے اصل نام کے بارے میں مختلف روایات ہیں تاہم اکثر مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کا نام علی بن محمد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب شیخ الاسلام اور کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وقت کے ممتاز ترین علماء و مشائخ کی بارگاہ میں زانوئے آدب تہہ کر کے علمِ ظاہری و باطنی حاصل کیا۔ علمِ حدیث و فقہ وغیرہ میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ علم کے ساتھ عمل میں بھی آپ یکتائے روزگار

تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قطبِ وقت حضرت سیدنا ابو الفرح محمد طرطوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے شرفِ بیعت و خلافت کی سعادت حاصل ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوری زندگی اسلام کی نشر و اشاعت میں صرف فرمائی اور اپنے فیوض و برکات سے مخلوق کو فیضیاب کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صائم الدہر اور قائم اللیل تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد قرآن پاک کی تلاوت شروع فرماتے اور نماز تہجد سے پہلے دو قرآن مجید ختم کر لیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال صبح صادق کے وقت یکم محرم الحرام ۴۸۶ھ کو ہوا۔ بغداد شریف کے قصبہ ہکار میں آپ کا مزارِ مبارک مرجعِ خلائق ہے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ رَحْمَتِهِ وَهُوَ اَنْ كَمَ صَلَاتِهِ هَمَارِي مَغْفِرَتِهِ
صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(16) حضرت سیدنا ابو سعید مبارک مخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرت سیدنا ابو سعید مبارک بن علی مخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی پیدائش مبارک بغداد شریف میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وقت کے ممتاز علماء و مشائخ سے علومِ دینیہ حاصل کئے۔ یہاں تک کہ فقہ، حدیث اور علمِ معقولات و منقولات میں مہارت تامہ حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شیخ ابراہیم ابو الحسن علی ہکاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کے مرید و خلیفہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ یاد الہی اور عبادتِ مولیٰ میں مصروف رہتے اور اپنے وقت کے ممتاز ترین فقیہ اور بزرگ ترین امام تھے۔ علوم

ظاہری و باطنی کے جامع تھے۔ مذاہب اربعہ میں سے جنہی مذہب کے پیروکار تھے۔ باب الازج بغداد شریف کا تاریخ ساز مدرسہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی نے قائم فرمایا۔ سلسلہ قادریہ کے مشہور بزرگ حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ ان ہی کے خلیفہ ہیں۔ حضرت ابوسعید خضریٰ علیہ رحمۃ اللہ ان ہی خود فرماتے ہیں: شیخ عبدالقادر علیہ رحمۃ اللہ انہوں نے خرقہ مجھ سے پہنا اور میں نے ان سے اور ہر ایک نے دوسرے سے تبرک لیا (یعنی برکت حاصل کی)۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف ۷ شعبان المعظم ۵۱۳ھ کو بغداد شریف میں ہوا۔ مزار مبارک مدرسہ باب الازج بغداد میں ہے۔

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿8﴾ قادری کر، قادری رکھ، قادریوں میں اٹھا

قَدْرِ عَبْدُ الْقَادِرِ قُدِّرَتْ نُمَا کے واسطے

مشکل الفاظ کے معانی:

قدر: عزت و منزلت قُدِّرَتْ نُمَا: قدرت کا مظہر

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عزوجل تجھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الربانی جو قُدِّرَتْ

نُمَا یعنی تیری قُدِّرَتْ کے مظہر ہیں، اُن کی قدر و منزلت اور عظیم رُتبے کا واسطہ مجھے

قادری بنا قادری ہونے پر استقامت دے اور بروز قیامت ان کے غلاموں میں اٹھا۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت :

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پاک ”عبد القادر“ کو اس لیے ذکر کیا گیا ہے کہ لفظی مناسبت ہو جائے۔ اگر یہاں لفظِ قادری کے ساتھ آپ کا لقب غوثِ اعظم ذکر کیا جاتا تو لفظ مختلف ہو جاتا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ :

اس شعر میں سلسلہِ عالیہ قادریہ رضویہ عطارِ یہ کے سترہویں شیخ طریقت یعنی حضورِ سیدِ ناغوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ الربانی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں :

(17) غوثِ الاعظم سیدنا عبد القادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرت سیدِ ناغوثِ الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی ولادت باسعادت یکم رمضان ۴۶۷ھ جمعہ المبارک کو گیلان میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت ابو محمد اور محی الدین، محبوبِ سبحانی، غوثِ اعظم، غوثِ ثقلین وغیرہ القابات ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد بزرگوار کا نام حضرت سیدنا ابوصالح موسیٰ جنگی دوست اور والدہ محترمہ کا نام اُمّ الخیر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی سید ہیں۔ امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں :

توحسینی حسنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر جمع بحریں ہے دیار تیرا
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
18 پارے زبانی سنا دیے

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر 4 سال کی ہوئی تو آپ کے والد ماجد سیدنا ابوصالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو مکتب میں داخل کرنے کی عرض سے لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ استاذ کے سامنے آپ دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ استاذ نے کہا پڑھو: بسم اللہ الرحمن الرحیم! تو آپ نے بسم اللہ شریف پڑھنے کے ساتھ ساتھ اَلَمْ سے لیکر مکمل 18 پارے استاذ کو زبانی سنا دیئے۔ استاذ نے حیرت سے دریافت کیا کہ: ”یہ کب پڑھا اور کیسے یاد کیا؟“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا: ”میری والدہ ماجدہ 18 سپارے کی حافظہ ہیں، جب میں شکم مادر میں تھا تو وہ اکثر ان کو پڑھا کرتی تھیں لہذا یہ سترہ سپارے سنتے سنتے یاد ہو گئے۔“

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید تعلیم کیلئے ۲۸ھ میں بغداد تشریف لائے اور اپنے زمانہ کے معروف اساتذہ اور آئمہ فن سے اکتساب فیض کیا۔ آپ کے اساتذہ میں ابوالوفا علی بن عقیل حنبلی، ابو زکریا یحییٰ بن علی تبریزی، ابوالغالب محمد بن حسن باقلانی اور ابوسعید محمد بن عبدالکریم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم جیسے نہایت

نامور اور معروف بزرگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علوم قرآن کو روایت و درایت اور تجوید و قرأت کے اسرار و رموز کے ساتھ حاصل کیا اور زمانے کے بڑے محدثین اور اہل فضل و کمال و مستند علماء کرام سے سماع حدیث فرما کر علوم کی اس شاندار طریقے سے تحصیل و تکمیل فرمائی کہ اپنے ہم عصر علماء میں نمایاں مقام پالیا اور ان کے بھی مرجع بن گئے۔

چھٹی صدی ہجری میں نیکی کی دعوت کی جو دھو میں غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چائیں اُس کی نظیر نہیں ملتی۔ امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے تصوف کو اگر ایک فن کا درجہ دیا تو غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عملی طور پر اس میں جان ڈال دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیانات انتہائی پُر تاثیر ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جس وقت بیان کی محافل شروع کیں تو لوگ آپ کی طرف اُمنڈ پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے دلوں کو آپ کی عظمت و ہیبت کے سامنے سرنگوں کر دیا اور اس وقت کے اولیاء کرام کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سایہ قدم اور دائرہ حکم میں دے دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود فرماتے ہیں:

”قَدَمِي هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهِ يَعْنِيْ مِثْرَايَ قَدَمِ هِرْوَلِ اَللّٰهِ كِيْ غِرْدَنِ پَرِهے۔“

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بیعت و خلافت حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی علیہ رحمۃ اللہ اغنی سے حاصل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ قادریہ کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت سے وہ شرف عطا فرمایا ہے کہ اس کو سارے سلاسل کا مرجع بنا دیا۔ آج بھی سلسلہ قادریہ کا فیض دیگر سلاسل پر جاری ہے۔ اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں ۔

مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر

کون سی کشت پر برسا نہیں جھالا تیرا

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۱ ربیع الثانی ۱۱۵۶ھ میں 91 برس کی عمر میں بغداد

شریف میں انتقال فرمایا۔ نماز جنازہ حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب علیہ رحمۃ اللہ

الوہاب نے پڑھائی اور لاتعداد لوگوں نے جنازہ میں شرکت کی۔ مزار مبارک بغداد

شریف میں ہے جہاں دن رات زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عذاب قبر دور ہو گیا

حضورِ غوثِ پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں

ایک جوان حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کرنے لگا کہ ”میرے والد کا

انتقال ہو گیا ہے میں نے آج رات ان کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ

وہ عذابِ قبر میں مبتلا ہیں انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ ”حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر

جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں جاؤ اور میرے لئے ان سے دعا کا کہو۔“ آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس نوجوان سے فرمایا: ”کیا وہ میرے مدرسہ کے قریب سے گزرا

تھا؟“ نوجوان نے کہا: ”جی ہاں۔“ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

پھر دوسرے روز اس کا بیٹا آیا اور کہنے لگا کہ ”میں نے آج رات اپنے والد کو سبز حلقہ

زیب تن کیے ہوئے خوش و خرم دیکھا ہے۔“ انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ ”میں

عذاب قبر سے محفوظ ہو گیا ہوں اور جو لباس تو دیکھ رہا ہے وہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی برکت سے مجھے پہنچایا گیا ہے پس اے میرے بیٹے! تم ان کی بارگاہ میں حاضری کو لازم کر لو۔“ پھر حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا: ”میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ”میں اس مسلمان کے عذاب میں تخفیف کروں گا جس کا گزر (تمہارے) مدرسۃ المسلمین پر ہوگا۔“

(بہجۃ الاسرار، ذکر اصحابہ و بشراہم، ص ۱۹۴)

رہائی مل گئی اس کو عذاب قبر و محشر سے
یہاں پر مل گیا جس کو وسیلہ غوث اعظم کا
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت

عصا مبارک چراغ کی طرح روشن ہو گیا

حضرت عبدالملک ذیال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ”میں ایک رات حضور پر نور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مدرسے میں کھڑا تھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اندر سے ایک عصا دست اقدس میں لئے ہوئے تشریف فرما ہوئے میرے دل میں خیال آیا کہ ”کاش حضور اپنے اس عصا سے کوئی کرامت دکھلائیں۔“ ادھر میرے دل میں یہ خیال گزرا اور ادھر حضور نے عصا کو زمین پر گاڑ دیا تو وہ عصا مثل چراغ کے روشن ہو گیا اور بہت دیر تک روشن رہا پھر حضور پر نور نے اسے اٹھیر لیا تو وہ عصا جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا، اس کے بعد حضور نے فرمایا: ”بس اے ذیال! تم یہی چاہتے تھے۔“

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ..... الخ، ص ۱۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿9﴾ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهُمْ رِزْقًا سے دے رِزْقِ حَسَن

بندہ رَزَّاق تاج الاصفیاء کے واسطے (رحمۃ اللہ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

حسن: اچھا رَزَّاق: رزق دینے والا تاج الاصفیاء: ستھروں کے سردار

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے سرکارِ بعدِ ادحضورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
فرزند و لبندِ شیخ عبدالرزاق قادری نور اللہ مرقدہ کا واسطہ مجھے رزقِ حلال نصیب فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

عبدالرزاق، رِزْقًا اور رِزْقِ حَسَن کو ذکر کرنے میں یہ مناسبت ہے کہ

ان کلمات میں ”ر“ زاورق“ استعمال ہوا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ کے اٹھارہویں شیخ طریقت

یعنی حضرت سیدنا شیخ عبدالرزاق قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی کے وسیلے سے دُعا کی گئی

ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(18) حضرت سید عبدالرزاق قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی

حضرت سید عبدالرزاق قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی ۱۸ ذی القعدہ ۵۲۸ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کنیت ابو بکر، ابو الفرح، عبدالرحمن اور لقب تاج الدین ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم و تربیت آپ کے والد محترم حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الربانی کی آغوش ولایت میں ہوئی اور آپ کو بیعت و خلافت کا شرف بھی انہی سے حاصل تھا۔ زہد و تقویٰ میں اپنے والد بزرگوار کے مظہر تھے۔ شرم و حیا کا یہ عالم تھا کہ مسلسل تین سال تک اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا اور خشیت الہی کی وجہ سے آسمان کی طرف نگاہ نہیں اٹھائی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف ۶ شوال المکرم ۶۲۳ھ کو بغداد معلیٰ میں ہوا۔ جب نماز جنازہ کا اعلان ہوا تو ہر طرف لوگوں کا ہجوم دکھائی دینے لگا۔ اس قدر کثیر تعداد میں شہر میں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ اس لئے سات مقامات پر 7 مرتبہ آپ کی نماز جنازہ پڑھائی گئی، اس کے بعد دفن کیا گیا۔ آپ کا مزار اقدس بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿10﴾ نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

دے حیات دین مُحٰی جانفزا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

صالح: نیک حیات: زندگی جاں فزا: دل کو خوشی دینے والا منصور: کامیاب و کامران
دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیدنا شیخ ابوصالح عبداللہ نضر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا
صدقہ مجھے بھی نیک اور منصور بنادے یعنی اپنی مدد سے کامیابیاں عطا فرما۔ اور سید محمدی
الدین علیہ رحمۃ اللہ البین کے وسیلے سے ایمان کی سلامتی نصیب فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

”ابوصالح“ کے ساتھ ”صالح“ ذکر کرنے میں یہ خوبی ہے کہ دونوں
الفاظ کے معنی ایک ہیں یعنی نیک۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ کے انیسویں اور میسویں شیخ
طریقت یعنی حضرت سیدنا شیخ ابوصالح عبداللہ نضر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سید محمدی
الدین علیہ رحمۃ اللہ البین کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں بزرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کے مختصر حالات زندگی ملاحظہ ہوں:

(19) حضرت سید ابوصالح عبداللہ نصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سید ابوصالح نصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۴ ربیع الثانی ۵۶۲ھ میں بغداد

شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت سید عبدالرزاق قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی کے بیٹے

اور حضور سیدنا غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے پوتے ہیں۔ کنیت ابوصالح اور

لقب عماد الدین ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد محترم کے سائے میں رہ کر

علوم حدیث کی تکمیل کی اور ان کے علاوہ بھی دیگر جید علماء سے علم فقہ و حدیث حاصل

کیا۔ آپ شیخ الوقت، مناظر، محدث اور بہترین مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے

دادا حضور سیدنا غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے مدرسے کے متولی بھی تھے۔ خلیفہ وقت

کی طرف سے آپ قاضی القضاۃ مقرر ہوئے اور خلیفہ کے انتقال تک منصب قضا پر

فائز رہے۔ اس عظیم عہدے پر فائز ہونے کے باوجود آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اخلاق

واطوار اور تواضع و انکساری میں کوئی فرق نہ آیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن امور کو خلاف

شرع دیکھتے اس کو ختم کرنے میں تکلیف شاقہ برداشت کرتے مگر شریعت سے متجاوز نہ

ہونے دیتے۔ بے شمار لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علم فقہ و حدیث حاصل کیا اور

آسمان علم و فضل پر درخشندہ ستارے بن کر چمکے۔ علم فقہ میں آپ کی تصنیف ”ارشاد

المبتدین“ اپنی نظیر آپ ہے۔ آپ ۲۷ رجب المرجب ۶۳۲ھ کو محبوب حقیقی عَزَّوَجَلَّ

سے جا ملے۔ آپ کا مزار پر انوار بغداد شریف میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(20) حضرت سیدنا محی الدین محمد بن صالح علیہ رحمۃ اللہ الہادی

حضرت سیدنا محی الدین ابو نصر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے جدِ امجد حضور سیدنا غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم و تربیت والد گرامی حضرت سید ابوصالح نصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سایہ عاطفت میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اعلیٰ درجے کے محقق، مدرس اور محدث تھے۔ ۲۲ ربیع الثور ۶۵۶ھ بروز پیر شریف بغداد شریف میں انتقال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اپنے پردادا حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مدرسے کے احاطے میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿11﴾ طویر عرفان و علو و حمد و حسنی و بہا

دے علی، موسیٰ، حسن، احمد، بہا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم)

مشکل الفاظ کے معانی:

عرفان: پہچان، معرفت علو: بلندی حمد: خوب و نیک نامی حسنی: بھلائی بہا: چمک

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے حضرت سیدنا شیخ علی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کے وسیلے سے دین و دنیا میں بلندی، حضرت شیخ سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طفیل اپنی معرفت میں بلند مقام، حضرت سیدنا شیخ حسن قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی کے وسیلے سے بھلائیاں،

حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طفیل خوبی و نیک نامی اور حضرت بہاؤ الدین علیہ رحمۃ اللہ
الہمین (یعنی دین کا نور) کے وسیلے سے دنیا و آخرت میں نور عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

اس ایک شعر میں لفظی و معنوی پانچ مناسبتیں ہیں یعنی ”علی“ کے ساتھ
”عُلُو“، ”موسیٰ“ کے ساتھ ”طور عرفان“، ”حَسَن“ کے ساتھ ”حُسْنی“، ”احمد
“ کے ساتھ ”حمد“ اور ”بہاؤ الدین“ کے ساتھ ”بہا“ مناسبت رکھتا ہے۔
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطارِیہ کے اکیسویں، بائیسویں،
تیسویں، چوبیسویں اور پچیسویں شیخ طریقت یعنی حضرت سیدنا شیخ علی بغدادی
علیہ رحمۃ اللہ الہادی، حضرت شیخ سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت سیدنا شیخ حسن قادری
علیہ رحمۃ اللہ الہادی، حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سیدنا بہاؤ الدین علیہ رحمۃ اللہ الہمین
کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان بزرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(21) حضرت سیدنا شیخ علی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی

حضرت سید علی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی بغداد شریف میں پیدا ہوئے۔

آپ کی تعلیم و تربیت والد گرامی حضرت سیدنا محی الدین ابونصر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی
صحبت بابرکت میں ہوئی اور دیگر مشائخِ وقت سے بھی حدیث و فقہ و دیگر علوم کی تعلیم

حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد محترم ہی سے شرف بیعت و خلافت کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علوم ظاہری و باطنی میں یتمائے روزگار تھے۔ آپ نے ۲۳ شوال المکرم ۱۳۰۷ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر انور بغداد معلیٰ میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ غَوَّجَلَّ کَی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(22) حضرت میر سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت میر سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد گرامی میر سید علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نسبت و ارادت اور تلقین اذکار و خلوت گزینی پائی۔ شیخ المشائخ، سردار الاولیاء، سرور زمرة اصفیاء سرکار میر سید موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بڑے کامل، عبادت و ریاضت میں بے مثل اور صاحب تصرفات ظاہر و باطن تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات سے اکثر افراد نے فیض پایا اور علوم و معارف کو بڑی لگن سے پھیلایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۳ رجب المرجب ۱۲۳۷ھ کو بغداد شریف ہی میں دار الفناء سے دار البقاء کی طرف کوچ فرمایا۔ مزار مبارک بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ غَوَّجَلَّ کَی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(23) حضرت سیدنا شیخ حسن بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی

حضرت سید حسن بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی بغداد شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم و تربیت اور پرورش والد محترم حضرت میر سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آغوشِ محبت میں ہوئی۔ والد بزرگوار ہی نے آپ کو بیعت سے مشرف فرما کر خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت و ریاضت میں اپنے معاصرین سے فائق تھے اور ذکر و فکر میں مشہور تھے۔ ۲۶ صفر المظفر ۸۱۷ھ کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا۔ مزار پر انوار بغداد شریف میں ہے۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(24) حضرت سیدنا احمد جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرت سید احمد جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد حضرت شیخ حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تعلیم و تربیت پائی اور شرفِ بیعت و خلافت حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشاہیر اولیاء کاملین میں سے ہیں۔ آپ کا وصال شریف ۱۹ محرم الحرام ۸۵۳ھ کو بغداد میں ہوا اور وہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار فائز الانوار ہے۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(25) حضرت سیدنا بہاؤ الدین علیہ رحمۃ اللہ

حضرت شیخ بہاؤ الدین بن ابراہیم الانصاری شطاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرزمین ہند (انڈیا) میں ”جُنید“ نامی شہر میں پیدا ہوئے۔ وہیں پر پرورش اور تعلیم و تربیت پائی۔ آپ کے شیخ طریقت حضرت شیخ احمد جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے خاص حرم شریف میں آپ کو بیعت کیا اور جملہ اوراد و وظائف کی اجازت دے کر خلافت سے بھی نوازا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب تصانیف بُرگ تھے۔

آپ کو اچھی خوشبو سونگتے ہی ایسا ذوق و حال طاری ہوتا تھا کہ جاں بلب ہو جاتے تھے چنانچہ ظاہری سبب آپ کے وصال کا یہی ہوا کہ ایک مرتبہ ایک شخص حالت نقاہت میں آپ کی خدمت میں غالیہ (یعنی مشک و عبر کا فوری بنی ہوئی مہنگی خوشبو) لایا تو اسی اچھی خوشبو کے اثر سے آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ یوں ۱۱ ذوالحجۃ الحرام ۹۲۱ھ میں آپ وصال فرما گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پُر انوار دولت آباد (دکن) میں مرجعِ خلائق ہے۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کَیْ اِنْ پَر رَحْمَتِ هُوَ اُوْر اِنْ کَیْ مَدَدِ هِمَارِی مَغْفِرَتِ هُوَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿12﴾ بہر ابراہیم مجھ پر نازِ غم گلزار کر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

بہر: واسطے نازِ غم: غم کی آگ گلزار: باغ

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیدنا شیخ ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقہ میرے غموں کی آگ بجھا دے اور حضرت سیدنا نظام الدین عرف شاہ بھکاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طفیل مجھے رحمتوں کی بھیک دے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

”ابراہیم“ کے ساتھ ”نارِ غم“ کا تذکرہ گویا اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری اس رحمت کا صدقہ جو تو نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر فرمائی اور نمرود کی لگائی ہوئی آگ کو گل گلزار بنا دیا ہمارے غموں کی آگ بھی گلزار بنا دے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے چھبیسویں اور ستائیسویں شیخ طریقت یعنی حضرت سیدنا شیخ ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سیدنا نظام الدین عرف شاہ بھکاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں بزرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالات زندگی ملاحظہ ہوں:

(26) حضرت سیدنا شیخ ابراہیم ایرجی علیہ رحمۃ اللہ الہادی

حضرت سید ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت ”ایرج“ کے مقام میں ہوئی، اسی نسبت سے آپ کو ایرجی کہا جاتا ہے۔ آپ کے

والد ماجد کا نام حضرت سید معین بن عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علم شریعت و طریقت پانے کے لئے وقت کے جید علماء و مشائخ کرام سے استفادہ کیا اور اپنے شیخ طریقت شیخ بہاؤ الدین جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علم طریقت اخذ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دستور تھا کہ لوگوں کی جہالت، ناقدری اور ناانصافی کی وجہ سے گوشہ نشین ہو کر کتابوں کا مطالعہ فرماتے اور ان کی تصحیح فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات پاک ۵ ربيع الثانی ۹۵۳ھ میں ہوئی۔ مزار شریف دہلی (ہند) میں احاطہ درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں واقع ہے۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کَی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(27) حضرت سیدنا نظام الدین علیہ رحمۃ اللہ البین

حضرت سید ناقاری نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصبہ کا کوری ضلع لکھنؤ

(ہند) میں ۸۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔ مُریدین و خلفاء کے درمیان بھکاری کے نام

سے مشہور ہیں چنانچہ شجرہ عالیہ میں اسی نام سے یاد کئے گئے ہیں۔ ان کا یہ لقب

غالباً اس لئے مشہور ہوا کہ یہ بارگاہ رب العزت میں مانگنے سے نہیں شرماتے تھے،

(معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) مالداروں سے مانگنے والے بھکاری نہ تھے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت سیدنا سیف الدین علیہ رحمۃ اللہ

الہین اپنے وقت کے بڑے مایہ ناز عالم اور قراء سبعہ کے مسلم امام تھے۔ انہی کی

نگرانی میں آپ نے علوم عقلیہ و تقاسیر و تجوید نیز اعمال و اذکار حاصل کئے۔ آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بیعت کا شرف حضرت سپہد ابراہیم امیر جی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل تھا اور ان ہی سے خرقة خلافت واجازت حاصل ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے متعدد بار حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی اور بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عظیم بشارتوں سے فیض یاب ہوئے۔ اکثر مرتبہ سرکارِ غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی زیارت فرمائی۔ چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اکثر زیارت حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشرف ہوا ہوں مگر حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تنہا کبھی بھی نہیں دیکھا بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہوتے ہیں۔ 91 برس کی عمر میں 9 ذیقعدہ ۹۸۱ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک قصبہ کاکوری کے وسط میں محلہ جھنجھری میں واقع ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿13﴾ خانہ دل کو ضیاء دے روئے ایماں کو جمال

شہ ضیاء مولیٰ جہاں الاولیاء کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

ضیاء: نور، روشنی روئے ایماں: ایمان کا چہرہ جمال: خوبصورتی

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت قاضی ضیاء الدین علیہ رحمۃ اللہ ائمین کے وسیلہ تجلیل سے

میرادل روشن فرما اور حضرت شیخ جمال الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے میرے
رُوئے ایمان (یعنی ایمانی چہرے) کو حسن و جمال عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

”ضیاء الدین“ کے ساتھ ”ضیاء“ اور ”جمال الاولیاء“ کے ساتھ ”جمال“ مانگنا باہم لفظی مناسبت رکھتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے اٹھائیسویں اور انیسویں
شیخ طریقت یعنی حضرت سیدنا قاضی ضیاء الدین علیہ رحمۃ اللہ الامین اور حضرت سیدنا شیخ
جمال الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں بزرگوں رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کے مختصر حالات زندگی ملاحظہ ہوں:

(28) حضرت سیدنا قاضی ضیاء الدین علیہ رحمۃ اللہ الامین

حضرت سیدنا شیخ قاضی ضیاء الدین بن سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۹۲۵ھ
میں ضلع لکھنؤ (ہند) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ اس کے بعد
گجرات کا سفر کیا اور وہاں علامہ وجیہ الدین بن نصر اللہ علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علوم و
فنون کی تکمیل کی۔ آپ نے شرف بیعت و خلافت حضرت شیخ نظام الدین شاہ

بھکاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۲۲ رجب المرجب ۹۸۹ھ میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک قصبہ نیوتی ضلع اُناؤ میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(29) **حضرت سیدنا شیخ جمال الاولیاء** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیدنا شیخ جمال الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۷۳۷ھ میں کوڑا جہان آباد

میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد ماجد مخدوم جہانیاں ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور انہی کے دست مبارک پر بیعت کی اور خلافت کے

منصب جلیلہ پر فائز ہوئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد گرامی نے مزید تعلیم و تربیت

کیلئے حضرت قاضی ضیاء الدین علیہ رحمۃ اللہ العمین کی خدمت میں بھیجا۔ 5 سال تک ان کی

خدمت میں رہ کر علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کی۔ انہوں نے بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو

خرقہ خلافت سے نوازا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال مبارک شب عید الفطر ۱۰۴۰ھ

میں ہوا۔ روضہ مبارک قصبہ کوڑا جہاں آباد ضلع فتح پور ہنسوا (ہند) میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿14﴾ دے محمد کے لئے روزی کرا احمد کے لئے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا)

خوانِ فضلِ اللہ سے حصہ گدا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

خوان: دسترخوان گدا: منگتا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیدنا شیخ محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سیدنا شیخ احمد

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واسطہ حضرت سید فضل اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سخاوت والے دسترخوان

سے اس فقیر کو بھی حصہ عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ کے تیسویں، اکتیسویں اور

بیسویں شیخ طریقت یعنی حضرت سیدنا شیخ محمد کالپوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت سیدنا شیخ

احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سید فضل اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔

ان تینوں بزرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(30) حضرت سیدنا شیخ محمد کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرت سید میر محمد کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری ۱۰۲۰ھ کو ہند کے شہر کالپی میں

پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حضرت ابی سعید علیہ رحمۃ اللہ الرشید آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

ولادت سے قبل شہر دکن کی طرف تشریف لے گئے اور مَفْقُوْدُ الْخَبَر (یعنی

لاپتہ) ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ محترمہ کی آغوشِ تربیت میں پروان

چڑھے اور 7 برس کی عمر میں اپنے وقت کے مشہور محدث شیخ محمد یونس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر علومِ دینیہ سیکھے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب حضرت سیدنا جمال الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عالی ظرف کو دیکھتے ہوئے اپنے سلسلہ بیعت میں داخل کیا اور تمام سلاسل کی اجازت و خلافت عطا کی۔

سات سال کی عمر سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ باجماعت کبھی قضاء نہ ہوئی۔ آخر عمر میں ۲۶ سال تک مسلسل روزہ رکھتے رہے سوائے اُن دنوں کے جن میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ اپنے مرشد کامل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اکتسابِ فیض کے بعد کاپی شریف واپس آئے اور درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ 13 مفید تصانیف یادگار چھوڑیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 65 برس کی عمر پر ۶ شعبان المعظم ۱۰۷۰ھ اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے۔ مزارِ پُر انوار کاپی شریف کے باہر دکن اور پچھم گوشے میں شہر سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر ہے۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کَی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿حضرت میر محمد کالپوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

بدکار کو نیکوکار بنادیا

منقول ہے کہ ایک شخص صاحبِ ثروت تھا اور متعدد گناہوں میں مبتلا رہتا تھا۔ اس کی عادت تھی جس درویش کا شہرہ سنتا ان کی صحبت میں جاتا۔ بالآخر ایک مرتبہ

اس نے سوچا کہ کالپی شریف حضرت میر سید محمد قدس اللہ سرہ العزیز کی بارگاہ میں چلنا چاہئے۔ اور اپنے دل میں یہ خیال باندھا کہ اگر پہلی بار دیکھنے کے ساتھ ہی میرے اوپر کوئی کیفیت طاری ہوگئی تو میں اپنے تمام گناہوں سے تائب ہو جاؤں گا اور اگر کوئی کیفیت ظاہر نہیں ہوگی تو علی الاعلان شراب نوشی کروں گا۔ جب وہ حضرت کی بارگاہ میں پہنچا تو دیکھتے ہی بے ہوش ہو گیا اور کافی دیر تک عالم بے ہوشی میں پڑا رہا۔ جب افاتہ ہوا تو اپنے گریبان کو چاک کر دیا اور فقر اختیار کر کے تارک الدنیا ہو گیا۔ آپ نے اپنے کشف سے اس کے آئندہ حالات کا مشاہدہ فرمایا اور ایک عمدہ جوڑا مع خادم کے اس کے پاس روانہ فرمایا۔ اس نے خلعت کو قبول نہ کیا۔ خادم نے ہر چند کوشش کی مگر وہ انکار ہی کرتا رہا۔ آخر کار حضرت خود تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ ”تم میری ارادت کی وجہ سے مرجع ارباب سعادت ہو چکے ہو، اس لئے جو کچھ بھی تمہیں دیا جا رہا ہے اسے قبول کر لو، تم کیا جانتے ہو کہ اس میں کیا راز ہے؟“ یہاں تک کہ اس نے خلعت کو پہنا اور پھر اس پر راز سر بستہ منکشف ہوئے اور وہ آپ کے در کا خادم ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(31) حضرت سید احمد کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرت میر سید احمد کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری کالپی شہر (ہند) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی کتب دینیہ اپنے والد گرامی حضرت میر سید محمد بن ابی سعید الحسنی علیہ رحمۃ اللہ النقی سے پڑھیں۔ آپ نے جملہ علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد اپنے والد

معظم سے بیعت کا شرف حاصل کیا اور صرف 24 سال کی عمر میں مسند والد ماجد پر رونق افروز ہوئے اور تلقین و ارشاد کی محفل کو رونق بخشی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اخلاق و عادات اپنے اسلاف کے قدم بقدم تھے۔ رحم و کرم، بخشش و عطا، عفو و درگزر میں اپنے اسلاف کے آئینہ دار تھے۔ علم نبوی اور اخلاق نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اشاعت میں مثالی کارنامے انجام دیئے۔ آپ جامع علوم ظاہر و باطن اور حقیقت و معرفت سے آشنا تھے۔ زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت میں کامل تھے۔ اخلاق و عادات میں یگانہ عصر تھے۔ عنفوانِ جوانی ہی سے نور ہدایت آپ کی جبین ہمایوں سے چمکتا تھا۔ ۱۹ صفر المظفر ۱۰۸۴ھ جمعرات کے دن شام کے وقت انتقال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک کالپی شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿حضرت سید احمد کالپوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

توجہ کی تاثیر

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کشف و توجہ میں بڑی تاثیر تھی، جس شخص پر توجہ کرتے وہ بے خود ہو کر گر پڑتا۔ ایک شخص آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ”حضور! میرے دل کی سختی اور تنگی اپنے شباب پر ہے، میرا کوئی قریبی رشتہ دار یا لڑکا بھی وصال کر جائے تو حالتِ گریہ نہیں آسکتی۔ اس لئے حضور سے التماس ہے کہ میری اس حالت زار پر توجہ فرمائیں۔“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے

دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ کر ہلایا مگر اس کی کیفیت بدستور باقی رہی، یہاں تک کہ تیسری بار میں اس پر رقت کی کیفیت طاری ہوئی اور وہ آہ و بکا کرنے لگے، اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ جب اسے آفاقہ ہوا تو اس عظیم کرامت کو دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست مبارک پر بیعت ہوا اور عقیدت مندوں میں داخل ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(32) حضرت سید فضل اللہ کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرت میر سید فضل اللہ کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری کا لپی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکمل تعلیم و تربیت والد ماجد حضرت میر سید احمد علیہ رحمۃ اللہ الماجد سے پائی اور اپنے وقت کے جملہ علوم و فنون کو حاصل فرما کر مقتدائے وقت و امام بن کر خلق خدا کی ہدایت و راہنمائی میں مشغول ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت میں ممتاز اور مشائخ عصر میں معزز و مقبول تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال مبارک ۱۴ ذُو الْقَعْدَةِ الْحَرَامِ بروز جمعرات شام کے وقت ۱۱۱۱ھ میں ہوا۔ مزار مبارک کا لپی شہر میں زیارت گاہِ خلائق ہے۔

اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿15﴾ دین و دنیا کے مجھے بَرَکات دے بَرَکات سے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

عشقِ حق دے عشقی عشقِ اِنْتِمَا کے واسطے

مشکل الفاظ کے معانی:

انتما: نسبت رکھنا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سید شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلہ سے

مجھے دین و دنیا کی بَرَکات عطا فرما اور انہی کے صدقے مجھے اپنا عاشقِ صادق بنا۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

اِنْتِمَا کا معنی ہے ”انتساب“ یعنی نسبت رکھنا۔ عشقِ اِنْتِمَا کا معنی ہوا

عشق کی نسبت رکھنا یعنی ”عشق کی نسبت رکھنے والے حضرت عشق“ کا تجھے واسطے

ہمیں بھی اپنا عشق عطا فرما۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطارِ یہ کے تینتیسویں شیخِ طریقت

یعنی حضرت شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر

حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(33) حضرت سیدنا برکت اللہ مارہروی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرت سید برکت اللہ مارہروی علیہ رحمۃ اللہ الباری ۲۶ جمادی الثانی

۱۰۷۰ھ کو بگرام (ہند) میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد ماجد حضرت سید ابوالیس رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ کی خدمت میں رہ کر تفسیر و حدیث، اُصول حدیث، فقہ، وغیرہ کا درس لیا اور بہت ہی

قلیل مدت میں ان تمام علومِ مَرُوجَہ میں مہارتِ تامہ حاصل کی۔ والد ماجد نے جملہ

سلاسل کی اجازت و خلافت مرحمت فرما کر سلاسلِ خمسہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ،

سہروردیہ، مداریہ میں بیعت لینے کی بھی اجازت عطا فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلسل

۲۶ سال تک روزہ رکھتے رہے اور صرف ایک گھجور سے افطار کرتے۔ جب آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیدنا شاہ فضل اللہ کالپوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علم و حکمت و

سلوک و معرفت کا شہرہ سنا تو کالپی شریف جانے کا رخت سفر باندھا۔ کالپی شریف اس

وقت علم و حکمت و تہذیب و تمدنِ اسلامی کا قبلہ تھا۔ آپ سفر کی صعوبتیں اٹھا کر نور

العارفین حضرت سیدنا شاہ فضل اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہِ عالی و قار میں پہنچے تو انہوں

نے تین بار فرمایا: دریا بدریا پیوست یعنی دریا دریا میں مل گیا۔ صرف اسی کلمے ہی

سے حضرت سید میر شاہ فضل اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سید شاہ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کو سلوک و تصوف اور دیگر بہت سے مقامات کی سیر کرادی۔ پانچوں سلاسل

طریقت کی اجازت ہونے کے باوجود حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عقیدت کی

بنیاد پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۰۴۲ھ کو

صح صادق کے وقت اس دارِ فانی سے دارِ بقاء کی طرف روانہ ہوئے۔ مارہرہ شریف میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک مرجعِ خلافت ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿حضرت برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

خطرات دل پر آگاہی

ایک بار فرخ آباد کے ایک شخص شجاعت خان نے مارہرہ شریف کی سرائے میں قیام کیا۔ اُس نے سوچا کہ حضور صاحب البرکات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو صاحب تصرف اس وقت سمجھوں گا کہ وہ مجھے ملاقات کے وقت کچھ کھانے کو دیں۔ عصر کے وقت جب وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو اُس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست مبارک میں باجرے کی روٹیاں اور گوشت پڑا ہوا میتھی کا ساگ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شجاعت خان کو دیکھ کر مسکرائے تو شجاعت کے پاؤں کپکپانے لگے اور جسم میں لرزہ طاری ہو گیا۔ آپ نے شجاعت خان کو باجرے کی روٹی اور وہ ساگ عنایت فرمایا۔ اس کے بعد سے شجاعت خان کو آپ کے صاحب تصرف ہونے کا یقین کامل ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿16﴾ حُبِّ اہل بیت دے آلِ محمد کے لئے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

﴿17﴾ کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

حُب: محبت پیشوا: امام

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حضرت شاہ ابوالبرکات آلِ محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا
واسطہ مجھے غری پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اہل بیت کی محبت عطا فرما
اور حضرت شاہ سید حمزہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے مجھے بھی شہیدِ عشق بنا یعنی اپنی محبت
میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والا بنا دے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
وضاحت:

”حمزہ“ کے ساتھ ”شہید“ ذکر کرنے میں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کے راہِ حق میں شہید ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہِ عالیہ قادریہ رضویہ عطارِ یہ کے چونتیسویں اور
پینتیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرت شاہ ابوالبرکات آلِ محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور
حضرت سیدنا شاہ حمزہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں بزرگوں
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(34) حضرت سیدنا آل محمد مارہروی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرت ابوالبرکات سید آل محمد مارہروی علیہ رَحْمَةُ اللهِ الْفَوْی ۱۸ رمضان المبارک ۱۱۱۱ھ جمعرات کو بلگرام میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والد گرامی حضرت شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آغوش شفقت میں پروان چڑھے اور والد مکرم ہی سے شرف بیعت و خرقہ خلافت و اجازت حاصل تھا۔ آپ مکمل 3 سال تک اعتکاف میں خلوت گزریں رہے اور جو کی روٹی سے افطار کیا کرتے تھے۔ والد محترم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی زندگی میں ہی آپ کو اپنا مکمل سجادہ نشین مقرر فرمادیا تھا۔ چنانچہ جب کوئی طالب ان کی خدمت میں آتا تو فرماتے: ال محمد کے پاس جاؤ، اس نے میرے سر سے بہت بوجھ ہلکا کر دیا ہے اور مجھے بہت راحت و آرام بخشا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تقریباً 22 خلفائے کرام تھے۔ جن کی وجہ سے سلسلہ قادریہ کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ ۱۶ رمضان المبارک ۱۱۶۲ھ پیر شریف کی رات کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک مارہرہ شریف میں ہے۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کِی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(35) حضرت شاہ حمزہ مارہروی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرت سید حمزہ مارہروی علیہ رَحْمَةُ اللهِ الْفَوْی ۱۴ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ میں مارہرہ شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد گرامی الشاہ

ابوالبرکات ال محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جملہ علوم و فنون کی تکمیل کی اور ان ہی کی خدمت میں رہ کر سلوک کی منازل طے کیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علم و فضل میں یکتا، مایہ ناز مصنف اور صاحبِ کرامت و تصرف بزرگ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۴ رمضان المبارک ۱۱۹۸ھ بدھ کے روز اس جہان فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ کی قبر انور مارہرہ شریف میں پرانے مقبرے میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زیارت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ایک باکمال درویش نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت مبارکہ میں ایک درود شریف نذر کیا۔ حضرت نے اسے پسند فرما کر رکھ لیا۔ اسی شب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ لب ہائے مبارکہ سے رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ”صاحبزادے اٹھو! اور درود شریف پڑھو۔“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیدار ہوئے، غسل فرمایا، عطر لگایا، بخور وغیرہ روشن کئے اور اس درود شریف کا ورد شروع کیا۔ ابھی درود شریف ختم بھی نہ کیا تھا کہ زیارت سرور کو نبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مشرف ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سر کی آنکھوں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار کیا۔ آپ تعظیماً کھڑے ہو گئے اور درود

تشریف کے بقیہ اعداد پورے کئے۔ درود شریف تمام ہونے تک آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کے پاس تشریف فرما رہے۔

﴿17﴾ دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر

اچھے پیارے شمس دیں بَدْرُ الْعُلَى کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

شمس: سورج بدر العلی: بلند یوں کا چاند

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حضرت سید شاہ آلِ احمد اچھے میاں مارِ ہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا واسطہ جو ”شمس دیں“ (یعنی دسین متین کے چمکتے سورج) اور ”بَدْرُ الْعُلَى“ (یعنی بلند یوں کے چاند) ہیں، میرے دل کو اچھا اور تن کو ستھرا بنادے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطارِیہ کے چھتیسویں شیخ طریقت

یعنی حضرت سید شاہ آلِ احمد اچھے میاں مارِ ہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(36) حضرت سید آل احمد اچھے میاں مارہروی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی

ولادت باسعادت ۲۸ رمضان المبارک ۱۱۶۰ھ میں ہوئی۔ اسم گرامی آل احمد

اور لقب اچھے میاں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علوم ظاہری و باطنی اور منازل

سلوک کی تکمیل اپنے والد ماجد حضرت سید شاہ حمزہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے

فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سید شاہ حمزہ نور اللہ مرقدہ کے ہی خلیفہ و سجادہ نشین ہیں۔

آپ کے مریدین کی تعداد ایک اندازے کے مطابق قریب دو لاکھ تھی۔ آپ نے

سرطان (کینسر) کی بیماری میں مبتلا رہ کر ۱۷ ربیع الثور ۱۲۲۵ھ کو وصال فرمایا۔ آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مقدس مارہرہ شریف میں مرجع خلاق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿حضرت اچھے میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

برص زدہ اچھا ہو گیا

ایک مرتبہ ایک برص زدہ سپاہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا

اور دُور ہی کھڑا رہا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ”بھائی آگے آؤ؟“ وہ عرض کرنے

لگا: ”حضور! میں اس قابل نہیں ہوں۔“ پھر فرمایا: ”آگے آؤ۔“ وہ شخص آگے آیا تو

جس جگہ سفید داغ تھا حضرت نے اپنے دست مبارک کو رکھا اور ارشاد فرمایا کہ یہاں تو

کچھ بھی نہیں ہے۔ جب سپاہی نے اس جگہ دیکھا تو سفید داغ بالکل غائب تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿حضرت اچھے میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دوسری کرامت﴾

تین بیٹوں کی بشارت

خلیفہ محمد ارادت اللہ بدایونی نامی آپ کے ایک مرید تھے جو ہمہ وقت اسی فکر میں رہتے تھے کہ خداوند تعالیٰ ایک بیٹا عطا فرمائے۔ ایک مرتبہ حضور صاحب البرکات کے عرس میں اپنے مرشد کے روبرو کھڑے تھے۔ دریائے سخاوت عرفانی جوش پر تھا۔ ارشاد فرمایا: ”ارادت اللہ کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ غلام کو کوئی فاتحہ خواں (یعنی بیٹا) نہیں ہے۔“ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعا کی: ”یارب کریم عَزَّوَجَلَّ ہمارے ارادت اللہ کو فرزند دیدے۔“ اس کے بعد فرمایا: خلیفہ! پہلے بیٹے کا نام کریم بخش رکھنا، دوسرے کا کریم بخش اور تیسرے کا نام الہی بخش رکھنا۔ خلیفہ موصوف قدموں میں گر پڑے اور عرض کرنے لگے: ”حضور! مجھے تو ایک کی بھی امید نہیں تھی۔“ تو حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے سر مبارک کا کلاہ (ایک خاص قسم کی ٹوپی) دینے کے بعد ارشاد فرمایا: ”خدا کی ذات سے مجھ کو امید ہے۔“ خلیفہ ارادت اللہ واپس ہوئے۔ جلد ہی خدا کی قدرت ظاہر ہوئی اور ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ خلیفہ نے اس کا نام کریم بخش رکھا۔ یہاں تک کہ تین سالوں میں 3 بیٹے ہوئے اور تینوں کا نام حضرت کے حکم کے مطابق رکھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿18﴾ دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر

حضرت آلِ رسول مُقْتَدَا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل لفظ کا معنی: مقتدا: جس کی پیروی کی جائے۔

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا الہی عَزَّوَجَلَّ تجھے سیدِ آلِ رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واسطہ مجھے دونوں جہاں

میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل کا خادم بنا۔ آمین بجاہ النبی الامین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے سینتیسویں شیخ طریقت

یعنی حضرت سیدِ آلِ رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر

حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(37) حضرت سیدنا آلِ رسول مارہروی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرت شاہِ آلِ رسول مارہروی علیہ رحمۃ اللہ الباری تیرھویں صدی ہجری

کے اکابر اولیائے کرام میں سے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادتِ باسعادت

رجب المرجب ۱۲۰۹ھ میں ہوئی اور والد ماجد حضرت شاہِ آلِ برکات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

آغوشِ شفقت و محبت میں تربیت اور نشوونما پائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے بڑے

چچا حضرت اچھے میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ والد ماجد نے بھی اجازت مرحمت فرمائی تھی مگر مرید اچھے میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سلسلہ میں فرماتے تھے۔ ۱۸ ذوالحجہ الحرام ۱۲۹۶ھ کو وصال شریف ہوا۔ وقت رحلت لوگوں نے استدعا کی کہ حضور! کچھ وصیت فرمادیتجئے۔ بہت اصرار پر فرمایا، مجبور کرتے ہو تو لکھ لو ہمارا وصیت نامہ۔ اَطِيعُوا اللَّهَ وَ اَطِيعُوا الرَّسُولَ (یعنی اللہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرو) بس یہی کافی ہے اور اسی میں دین و دنیا کی فلاح ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف مارہرہ شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿حضرت آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

معراج کی حقیقت

بدایوں کے ایک صاحب جو آپ کے مرید خاص تھے۔ وہ ایک مرتبہ سوچنے لگے کہ معراج شریف چند لمحوں میں کس طرح ہوگئی؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس وقت وضو فرما رہے تھے۔ فوراً اس سے کہا: ”میاں اندر سے ذرا تولیہ تولادو!“ موصوف جب اندر گئے تو ایک کھڑکی نظر آئی۔ اس جانب نگاہ دوڑائی تو کیا دیکھتے ہیں کہ پُر فضا باغ ہے۔ یہاں تک کہ اس میں سیر کرتے ہوئے ایک عظیم الشان شہر میں پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے کاروبار شروع کر دیا، شادی بھی کی اولاد بھی ہوئی، یہاں تک کہ 20 سال کا عرصہ گزر گیا۔ جب اچانک حضرت نے آواز دی تو وہ گھبرا کر کھڑکی

میں آئے اور تالیہ لئے ہوئے دوڑے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ابھی وضو کے قطرات حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ مبارک پر موجود ہیں اور دست مبارک بھی تر ہیں۔ وہ انتہائی حیران و ششدر ہوئے، تو حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تبسم آمیز لہجے میں فرمایا: ”میاں وہاں بیس برس رہے اور شادی بھی کی اور یہاں ابھی تک وضو خشک نہیں ہوا اب تو معراج کی حقیقت کو سمجھ گئے ہو گے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
﴿19﴾ کر عطا احمد رضائے احمد مُرسَل مجھے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)
میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

احمد: پسندیدہ رضا: خوشنودی مولیٰ: آقا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

اے میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ تجھے میرے آقائے نعمت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واسطہ مجھے احمد مُرسَل (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی سب سے پسندیدہ رضا و خوشنودی عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
وضاحت:

یہ شعر شہزادہ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ العمان کا ہے، اس شعر کے پہلے مصرع میں احمد دو مرتبہ لایا گیا ہے۔ اس شعر کی وضاحت دو طرح سے کی گئی ہے جن میں زیادہ فرق نہیں ہے:

(۱) پہلے احمد سے مراد کسی کا نام نہیں بلکہ اس کے لغوی معنی ملحوظ ہیں یعنی زیادہ پسندیدہ اور ”رضاء“ کے معنی ہیں خوشنودی۔ لہذا احمد رضائے احمد مرسل (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا معنی ہوا: احمد مرسل (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی پسندیدہ رضا۔ اور دوسرے مصرع میں احمد رضا سے امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اسم گرامی احمد رضا مراد ہے۔ چنانچہ اس شعر میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پسندیدہ رضا کو اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے وسیلے سے طلب کیا گیا ہے۔

(۲) پہلے احمد سے مراد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور رضائے احمد کا مطلب ہے احمد یعنی سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضا! چنانچہ اس شعر میں سرکارِ مدینہ اور رضائے سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان کے وسیلے سے طلب کیا گیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطارِ یہ کے اڑتیسویں شیخ طریقت یعنی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(38) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

علی حضرت، امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المربیت، پروانہ شمع رسالت،

مُجِدِّ دِینِ وِ مِلَّت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان

علیہ رحمۃ الرحمن کی ولادت باسعادت بریلی شریف (ہند) کے محلّہ جسولی میں ۱۰ شَوَّال المَکْرَم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظہر مطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ سن پیدائش کے اعتبار سے آپ کا تاریخی نام المُمْتَخَن (۱۲۷۲ھ) ہے۔ آپ کا نام مبارک محمد ہے، اور آپ کے دادا نے احمد رضا کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے نام کے ساتھ عبدالمصطفیٰ کا اضافہ فرمایا، جب آپ دستخط کرتے تو ”عبدالمصطفیٰ احمد رضا“ لکھا کرتے۔ ایک نعتیہ غزل کے مقطع میں لکھتے ہیں۔

خوف نہ رکھ ذرا رضا تو ہے عبد مصطفیٰ

تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صرف تیرہ سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مروجہ علوم کی تکمیل اپنے والد ماجد رئیس المُتکَلِّمین مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ المئتان سے کر کے سندِ فراغت حاصل کر لی۔ اُسی دن آپ نے ایک سوال کے جواب میں پہلا فتویٰ تحریر فرمایا تھا۔ فتویٰ صحیح پا کر آپ کے والد ماجد نے مسندِ افتاء آپ کے سپرد کر دی اور آخر وقت تک فتاویٰ تحریر فرماتے رہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۲۹۴ھ، 1877ء میں اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ حضرت شاہ آل رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں مارہرہ مطہرہ میں حاضر ہوئے اور سلسلہ قادریہ میں بیعت سے مشرف ہو کر اجازت و خلافت سے بھی نوازے گئے۔ اس پر کسی نے حضرت شاہ آل رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت سراپا اقدس میں عرض کی: ”حضور! آپ کے یہاں تو ایک لمبے عرصے تک

مجاہدات و ریاضات کے بعد خلافت و اجازت مرحمت کی جاتی ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ ان دونوں (یعنی مولانا تقی علی خان اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) کو بیعت کرتے ہی خلافت عطا فرمادی؟“ ارشاد فرمایا: ”اور لوگ زنگ آلود میلہ پھیلا دل لے کر آتے ہیں، اس کی صفائی و پاکیزگی کے لئے مجاہداتِ طویلہ اور ریاضاتِ شاقہ کی ضرورت پڑتی ہے، یہ دونوں حضرات صاف ستھرا دل لے کر ہمارے پاس آئے ان کو صرف اتصالِ نسبت کی ضرورت تھی اور وہ مُرید ہوتے ہی حاصل ہو گئی۔“

اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے اندازہ عُلُومِ جَلِیلہ سے نوازا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کم و بیش پچاس عُلُوم میں قلم اُٹھایا اور قابلِ قدر کُتب تصنیف فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہر فن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ علمِ توقیت، (علمِ توفیق - توفیق - توفیق) میں اس قدر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی ملا لیتے۔ وقت پا کُل صحیح ہوتا اور کبھی ایک منٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔

ہاتھوں ہاتھ مسئلہ حل فرمادیا

علمِ ریاضی میں آپ ریگانہ روزگار تھے۔ چنانچہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین جو کہ ریاضی میں غیر ملکی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ پوچھنے آئے۔ ارشاد ہوا، فرمائیے! انہوں نے کہا، وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عرض کروں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، کچھ تو فرمائیے۔ وائس چانسلر صاحب نے سوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسی وقت اس کا شفیٰ بخش جواب دے دیا۔ انہوں نے انتہائی حیرت سے کہا کہ میں اس مسئلہ کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا اتفاقاً

ہمارے دینیات کے پروفیسر مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے میری راہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضر ہو گیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی مسئلہ کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب بصد فرحت و مسرت واپس تشریف لے گئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صوم و صلوة کے پابند ہو گئے۔ علاوہ ازیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علم تکسیر، علم ہیئت، علم ہجر وغیرہ میں بھی کافی مہارت رکھتے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خُداداد حافظہ

حضرت ابو حامد سید محمد محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ تکمیل جواب کے لیے جو بیانات فقہ کی تلاشی میں جو لوگ تھک جاتے وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کرتے اور حوالہ جات طلب کرتے تو اُسی وقت آپ فرمادیتے کہ رَدُّ الْمُحْتَار جلد فلاں کے فلاں صفحہ پر فلاں سطر میں ان الفاظ کے ساتھ جو بیہ موجود ہے۔ دُرِّ الْمُحْتَار کے فلاں صفحہ پر فلاں سطر میں عبارت یہ ہے۔ عالمگیری میں بقید جلد و صفحہ و سطر یہ الفاظ موجود ہیں۔ ہند یہ میں خیر یہ میں مبسوط میں ایک ایک کتاب فقہ کی اصل عبارت مع صفحہ و سطر بتا دیتے اور جب کتابوں میں دیکھا جاتا تو وہی صفحہ و سطر و عبارت پاتے جو زبانِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا۔ اس کو ہم زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ خُداداد قوتِ حافظہ سے چودہ سو سال کی کتابیں حفظ تھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صرف ایک ماہ میں قرآن پاک حفظ کر لیا

آپ نے صرف ایک ماہ میں قرآن پاک حفظ کیا۔ چنانچہ حضرت جناب سید ایوب علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقف حضرات میرے نام کے آگے حافظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اس لقب کا اہل نہیں ہوں۔ سید ایوب علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی روز سے دور شروع کر دیا جس کا وقت غالباً عشاء کا وضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یا دفرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز 30 واں پارہ یا دفرمایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سراپا عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نمونہ تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام (حدائق بخشش شریف) اس امر کا شاہد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نوکِ قلم بلکہ گہرائیِ قلب سے نکلا ہوا ہر مضرعہ آپ کی سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بے پایاں عقیدت و محبت کی شہادت دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی کسی دنیوی تاجدار کی خوشامد کے لیے قصیدہ نہیں لکھا، اس لیے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اطاعت و غلامی کو دل و جان سے قبول کر لیا تھا۔ اس کا اظہار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک شعر میں اس طرح فرمایا۔

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام

لِلّٰہِ الْحَمْدُ میں دنیا سے مسلمان گیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چشمانِ سر سے زیارتِ سرکار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوسری بار حج کے لیے تشریف لے گئے تو زیارت

نعمِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آرزو لیے روضہ اطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ و سلام

پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی۔ اس موقع پر وہ معروف نعتیہ

غزل لکھی جس کے مطلع میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمید دکھائی ہے۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

لیکن مقطع میں مذکورہ واقعہ کی یاس انگیز کیفیت کے پیش نظر اپنی بے مائیگی کا نقشہ

یوں کھینچا ہے۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا

تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

(علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مصرع ثانی میں بطور عاجزی اپنے لیے ”رُستے“ کا لفظ استعمال فرمایا

ہے مگر امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ادباً یہاں ”شیدا“ لکھ دیا ہے)

یہ غزل عرض کر کے دیدار کے انتظار میں مُوَدَّب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت جاگ

اٹھی اور چشمانِ سر سے بیداری میں زیارتِ حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے

مُشرَّف ہوئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۹۲، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

سبحنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جائے ان آنکھوں پر کہ جنہوں نے

عالمِ بیداری میں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار کیا۔ کیوں نہ ہو آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ کے اندر عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ ”فنا فی الرسول“ کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام اس امر کا شاہد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے، اگر کوئی میرے دل کے دو ٹکڑے کر دے تو ایک پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوا پائے گا۔

(سوانح امام احمد رضا، ص ۹۶، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عُزْبَاء کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی امداد کرتے رہتے۔ بلکہ آخری وقت بھی عزیز واقارب کو وصیت کی کہ عُزْبَاء کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطر داری سے اچھے اچھے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کھلایا کرنا اور کسی غریب کو مطلق نہ جھڑکنا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر تصنیف و تالیف میں لگے رہتے۔ نماز ساری عمر باجماعت ادا کی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خوراک بہت کم تھی، اور روزانہ ڈیڑھ دو گھنٹہ سے زیادہ نہ سوتے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۹۶، مکتبہ المدینہ کراچی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تالیفات

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مختلف عنوانات پر کم و بیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یوں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک لاکھوں فتوے لکھے، لیکن افسوس! کہ سب کو نقل نہ کیا جاسکا، جو نقل کر لیے گئے تھے ان کا نام ”

العطايا النبويه في الفتاوى الرضويه “ رکھا گیا۔ فتاویٰ رضویہ (جدید) کی
30 جلدیں ہیں جن کے کُل صفحات: 21656، کُل سوالات و جوابات: 6847 اور
کُل رسائل: 206 ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ (جدید)، ج ۳۰، ص ۱۰، رضا فائو نڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)
ہر فتوے میں دلائل کا سمندر موجزن ہے۔ قرآن و حدیث، فقہ، منطق اور کلام وغیرہ
میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وسعتِ نظری کا اندازہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ کے
مطالعے سے ہی ہو سکتا ہے۔

قرآنِ پاک کا اردو ترجمہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن مجید کا ترجمہ کیا جو اردو کے موجودہ تراجم میں
سب پر فائق ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ترجمہ کا نام ”کنز الایمان“ ہے۔ جس پر
آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ نے حاشیہ لکھا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وصال شریف

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی وفات سے چار ماہ بائیس دن پہلے خود
اپنے وصال کی خبر دے کر ایک آیت قرآنی سے سال وفات کا استخراج فرمایا تھا۔ وہ
آیت مبارکہ یہ ہے:-

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ ترجمہ کنز الایمان: اور ان پر
وَأَكْوَابٍ چاندی کے برتنوں اور گوزوں کا دور
(پ ۲۹، الدرہ: ۱۵) ہوگا۔

(سوانح امام احمد رضا، ص ۳۸۴، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

۲۵ صَفَرُ الْمُظْفَر ۱۳۴۰ ھ مطابق ۱۹۲۱ء کو جُمُعَةُ الْمُبَارَك کے
دن ہندوستان کے وقت کے مطابق ۲ بج کر ۳۸ منٹ پر، عین اذان کے وقت ادھر
مُؤَذِّن نے حَسَّی عَلَی الْفَلَاح کہا اور ادھر امام اہلسُنَّت، مُجِدِّ دِینِ وَمِلَّت، عالمِ
شَرِیْعَت، پیر طریقت، حضرت علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا
خان علیہ رحمۃ الرحمن نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔
آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پر انوار بریلی شریف (ہند) میں آج بھی
زیارت گاہ خاص و عام بنا ہوا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دربار رسالت میں انتظار

۲۵ صَفَرُ الْمُظْفَر کو بیت المقدس میں ایک شامی بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پایا۔ تمام صحابہ
کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عِظَام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالیٰ دربار میں حاضر تھے، لیکن مجلس
میں سُکوت طاری تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا انتظار ہے۔ شامی

بُورگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں عرض کی، حضور! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس کا انتظار ہے؟ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔ شامی بزرگ نے عرض کی، حضور! احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا، ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُورگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس عاشق رسول کا اسی روز (یعنی ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ) کو وصال ہو چکا ہے جس روز انہوں نے خواب میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ کہتے سنا تھا کہ۔ ”ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔“

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
 ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

ٹرین رُکی رہی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بار پیلی بھیت سے بریلی شریف بذریعہ ریل جا رہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اسٹیشن پر ایک دو منٹ کے لیے ریل رُکی، مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز کے لیے پلیٹ فارم پر اُترے۔ ساتھی پریشان تھے کہ ریل چلی جائے گی تو کیا ہوگا لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اطمینان سے اذان دِلوا کر جماعت سے نماز شروع کر دی۔ اُدھر ڈرائیور انجن چلاتا ہے لیکن ریل نہیں چلتی، انجن اُچھلتا اور پھر پٹری پر گرتا ہے۔

ٹی ٹی، اسٹیشن ماسٹر وغیرہ سب لوگ جمع ہو گئے، ڈرائیور نے بتایا کہ انجن میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ اچانک ایک پنڈت جی چیخ اٹھا کہ وہ دیکھو کوئی درویش نماز پڑھ رہا ہے، شاید ریل اسی وجہ سے نہیں چلتی؟ پھر کیا تھا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گرد لوگوں کا جُحُم ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اطمینان سے نماز سے فارغ ہو کر جیسے ہی رُفقا کے ساتھ ریل میں سوار ہوئے تو ریل چل پڑی۔ سچ ہے جو اللہ کا ہو جاتا ہے کائنات اسی کی ہو جاتی ہے۔

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا
دورِ باطل اور ضلالت ہند میں تھا جس گھڑی تُو مجیدِ دین کے آیا اے امام احمد رضا

از: امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿20﴾ پُر ضیاء کر میرا چہرہ کُشتر میں اے کبریا (عَزَّوَجَلَّ)

شہ ضیاء الدین پیر باصفا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

پُر ضیا: روشن باصفا: صاف ستھرا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے پیر باصفا قطبِ مدینہ حضرت ضیاء الدین مدنی علیہ رحمۃ

اللہ اغنی کا واسطہ ہمارے چہروں کو بروز قیامت روشن فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ کے اُن تالیسویں شیخ طریقت یعنی حضرت سیدنا ضیاء الدین مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر حالات زندگی ملاحظہ ہوں:

(39) حضرت سیدنا ضیاء الدین مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرت سیدنا قطبِ مدینہ کی ولادت باسعادت ۱۲۹۴ھ، ۱۸۷۷ء میں پاکستان کے شہر ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) میں بمقام کلاس والا ہوئی۔ ”یا غفور“ سے سن ولادت نکلتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ابتدائی تعلیم ضیاء کوٹ میں حاصل کی پھر مرکز الاولیاء (لاہور) اور دہلی میں کچھ عرصہ تحصیل علم کیا بالآخر پہلی بھیت (یوپی انڈیا) میں حضرت علامہ مولینا وصی احمد محدث سورتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تقریباً چار سال رہ کر علوم دینیہ حاصل کئے اور دورہ حدیث کے بعد سند فراغت حاصل کی۔ زبّہ قسمت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دست مبارک سے سیدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دستار بندی فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت بھی کی اور صرف ۱۸ سال کی عمر میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند خلافت بھی

پائی۔

کلی ہیں گلستانِ غوث الوری کی یہ باغِ رضا کے گلِ خوشنما ہیں
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کراچی تا بغداد

۱۳۱۸ھ (۱۹۰۰ء) میں تقریباً ۲۴ سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے پیرو
مرشد امامِ اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رخصت ہو کر باب المدینہ (کراچی) تشریف
لائے۔ کچھ عرصہ کراچی میں گزار کر حُصُو رِ غُوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حُصُوصِ قُبُوض و
بَرَکات حاصل کرنے کیلئے بَغْدَادِ مُعَلَّیٰ وارد ہوئے۔ وہاں تقریباً چار برس اِسْتِغْرَاق
کی کیفیت رہی اور مُجَذَّوب رہے۔ بَغْدَادِ شَرِیف میں ۹ برس اور کچھ ماہ قیام رہا۔
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزانہ محفلِ میلاد

حضرت قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے
مُجُون کی حد تک عشق تھا بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فُتْنَانِ الرَّسُول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے منصب پر فائز تھے۔ ذِکْرِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی آپ کا
روز و شبانہ مشغَلہ تھا۔ اکثر زیارت کیلئے آنے والے سے اِسْتِقْسَا فرماتے، آپ نعت
شریف پڑھتے ہیں؟ اگر وہاں کہتا تو اُس سے نعت شریف سَمَاعَت فرماتے اور خوب
مَحْظُوظ ہوتے، بارہا جذباتِ تاثر سے آنکھوں سے سَیْلِ اشک رواں ہو جاتا، روزانہ

رات کو آستانہ عالیہ پر محفل میلاد کا انعقاد ہوتا۔ جس میں مدنی، ترکی، پاکستانی، ہندوستانی، شامی، مصری، افریقی، سوڈانی، اور دنیا بھر سے آئے ہوئے زائرین شرکت کرتے۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی کئی بار اُس مقدس محفل میں نعت شریف پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے میں نے ایک خاص بات قطبِ مدینہ کی محفل میں یہ دیکھی کہ حضورِ اَحْتِتام پر (بطورِ تَوَاضُع) دُعا نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی نہ کسی شریکِ محفل کو دُعا کا حکم فرما دیتے۔ دُعا کے بعد روزانہ لازمی لنگر شریف بھی ہوتا تھا۔

۔ راتیں بھی مدینے کی باتیں بھی مدینے کی

جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طَمَعُ نَہِیْسُ ، مَنَعُ نَہِیْسُ اور جمع نہیں

حضرتِ قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک کریم النفس اور شریف الفطرت بزرگ تھے ان کی قربت میں اُلُس و محبت کے دریا بہتے تھے اور سلف صالحین کی یاد تازہ ہو جاتی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سخی اور بہت عطا فرمانے والے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے، طمع نہیں، منع نہیں اور جمع نہیں (یعنی لالچ مت کرو کہ کوئی دے اور اگر کوئی بغیر مانگے دے تو منع مت کرو اور جب لے لو تو جمع مت کرو) جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کوئی عطر پیش کرتا تو خوش ہو کر اُسے اِس طرح دعا دیتے عَطَّرَ اللّٰہُ اَیَّامَکُمْ یعنی

اللہ عزوجل تمہارے ایامِ معطر (خوشبودار) کرے۔ آپ کو شہنشاہِ اُمم، سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور حضورِ رسپدِ ناغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے حد الفت تھی ایک بار فرمانے لگے، کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

بعد مر دن روح و تن کی اس طرح تقسیم ہو روح طیبہ میں رہے لاشہ مر بغداد میں
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وصال

۴ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۰۱ھ 2-10-81 بروز جمعۃ المبارک مسجدِ نبوی

اشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مؤذن نے ”اللہ اکبر، اللہ اکبر“ کہا اور سپدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ بعد غسل شریف کفن بچھا کر سرِ اقدس کے نیچے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حجرہ مقصورہ شریف کی خاک مبارک رکھی گئی۔ آمَنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دلبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قبر انور کا غُسلِ شریف اور مختلف تبرکات ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عصر درود و سلام اور قصیدہ بُردہ شریف کی گونج میں جنازہ مبارکہ اٹھایا گیا۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے محبوب کی گلیوں میں ذرا گھوم کے نکلے

پالآخر بے شمار سوغاتوں کی موجودگی میں سپدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی آرزو کے مطابق جُنتِ البقیع کے اُس حصے میں جہاں اہلیتِ اطہار علیہم

الرضوان آرام فرماہیں وہیں سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار پر انوار سے صرف دو گز کے فاصلے پر سپردِ خاک کیا گیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿21﴾ اَحْيَا فِي الدُّنْيَا سَلَامًا بِالْاِسْلَامِ

قادری عبد السلام عبد رضا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حضرت مولانا عبد السلام قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی کا واسطے ہمیں دنیا و آخرت میں سلامتی عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطارِیہ کے چالیسویں شیخ طریقت یعنی حضرت مولانا عبد السلام قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ حضرت علامہ عبد السلام قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی، شیرِ بیشہ سنت حضرت علامہ مولانا حشمت علی خان علیہ رحمۃ اللہ المتان کے مُرید اور قطب مدینہ حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے وکیل و خلیفہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کولمبو (سی لنگا) میں گیارہ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ، 10 مارچ 1979ء میں شیخ طریقت امیر اہلسنت

حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کو اپنی خلافت اور قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (جو ابھی بقید حیات تھے) کی وکالت دی تھی۔ جب تک میزبان مہمانان مدینہ حضرت سیدنا قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حیات تھے، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ وکیل قطب مدینہ کی حیثیت سے مسلمانوں کو اپنے پیرو مُرشد کا ہی مرید بناتے تھے۔ جب قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دنیا سے پردہ فرما گئے تو آپ نے اسلامی بھائیوں کے اصرار پر مولانا عبدالسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دی ہوئی خلافت کو استعمال کرتے ہوئے بیعت ہونے کی خواہش رکھنے والوں کو اپنا مرید یعنی عطار بنانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو اگرچہ دنیائے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علماء و مشائخ دامت فیوضہم سے خلافت حاصل ہے، مثلاً شارح بخاری، فقیہ اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ، ابولی، مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی وقار الدین قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی اور جانشین سیدی قطب مدینہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب اشرفی علیہ رحمۃ اللہ ابولی نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ آسانید و اجازات سے نوازا ہے۔ مگر امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے چونکہ حضرت سیدنا عبدالسلام قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی کی دی ہوئی خلافت کے ذریعے بیعت کرنے کا سلسلہ شروع فرمایا تھا اس لئے شجرہ کے اشعار کے اُسلوب (یعنی پہلے شعر میں اُن کا ذکر ہے جس نے خلافت دی اور دوسرے میں اُن کا جسے خلافت ملی) کو سامنے رکھتے ہوئے اس شعر کو شجرہ میں شامل رکھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿22﴾ عشقِ احمد میں عطا کر چشمِ تر سوزِ جگر

یا خدا! الیاس کو احمد رضا کے واسطے

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

اس شعر میں شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دامت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کرتے ہیں: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے عاشقانِ رسول کے امام، اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا واسطہ مجھے عشقِ رسول میں ”چشمِ تر“ یعنی رونے والی آنکھیں اور ”سوزِ جگر“ یعنی انکی یاد میں تڑپنے والا دل عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطارِیہ کے اکتالیسویں شیخ طریقت

یعنی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دامت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ

کا ذکر ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(41) امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری

دامت برکاتہم العالیہ

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی ولادت مبارکہ ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ بمطابق ۱۹۵۰ء میں پاکستان کے مشہور شہر باب المدینہ کراچی میں ہوئی۔

والد بزرگوار

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے والد بزرگوار حاجی عبدالرحمن قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی باشرع اور پرہیزگار شخص تھے اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت تھے۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ عالم شیرخوارگی ہی میں تھے کہ آپ کے والد محترم ۱۳۷۱ھ میں سفر حج پر روانہ ہوئے۔ ایام حج میں منیٰ میں سخت ٹوچلی جس کی وجہ سے کئی حجاج کرام فوت ہو گئے، ان میں حاجی عبدالرحمن علیہ رحمۃ اللہ بھی شامل تھے جو مختصر علالت کے بعد ۱۴ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۷۰ھ کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایمان افروز خواب

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی بڑی ہمشیرہ کا بیان ہے کہ ابا جان علیہ رحمۃ اللہ

کے وصال کے بعد میں نے ایک مرتبہ یہ ایمان افروز خواب دیکھا کہ ”اباجان علیہ رحمۃ المنان ایک انتہائی نورانی چہرے والے بزرگ کیساتھ تشریف لائے، میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے، بیٹی! تم ان کو پہچانتی ہو؟ یہ ہمارے مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں، پھر شہنشاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مبارک لبوں سے رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: تم بہت نصیب دار ہو۔

سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یا رسول اللہ ﷺ

حصولِ علمِ دین

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ دورِ شباب ہی میں علومِ دینیہ کے زیور سے آراستہ ہو چکے تھے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے حصولِ علم کے ذرائع میں سے کتبِ بنی اور صحبتِ علماء کو اختیار کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے سب سے زیادہ استفادہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کیا اور مسلسل ۲۲ سال آپ علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی صحبت بابرکت سے مستفیض ہوتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے قبلہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو اپنی خلافت و اجازت سے بھی نوازا۔ الحمد للہ عزوجل! کثرتِ مطالعہ، بحث و تمحیص اور اکابرِ علماء کرام سے تحقیق و تدقیق کی وجہ سے آپ دامت برکاتہم العالیہ کو مسائلِ شرعیہ اور تصوف و اخلاق پر دسترس ہے۔ صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی شہرہ آفاق

تالیف ”بہارِ شریعت“ اور امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے فتاویٰ کا عظیم الشان مجموعہ ”فتاویٰ رضویہ“ عموماً آپ دامت برکاتہم العالیہ کے زیرِ مطالعہ رہتے ہیں۔ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی کتب بالخصوص ”احیاء العلوم“ کی بہت تحسین فرماتے ہیں اور اپنے مَنَوِّسِلین کو بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے رہتے ہیں، ان کے علاوہ دیگر اکابرین دامت فیضہم کی کتب کا چیدہ چیدہ مطالعہ بھی آپ کے معمولات میں شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یادگارِ اسلاف

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ و عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جذبہٗ اتباعِ قرآن و سنت، جذبہٗ احیاءِ سنت، زہد و تقویٰ، عفو و درگزر، صبر و شکر، عاجزی و انکساری، سادگی، اخلاص، حسنِ اخلاق، جود و سخا، دنیا سے بے رغبتی، حفاظتِ ایمان کی فکر، فروغِ علم دین، خیر خواہی مسلمان جیسی صفات میں یادگارِ اسلاف ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سرکارِ ابدِ قرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھرپور محبت کا نتیجہ ہے کہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی زندگی سنتِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سانچے میں ڈھلی

ہوئی نظر آتی ہے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کا عاشق رسول ہونا ہر خاص و عام پر اتنا ظاہر و باہر ہے کہ آپ کو عاشقِ مدینہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کو بارہا یادِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور فراقِ طیبہ میں آنسو بہاتے دیکھا گیا ہے۔ اجتماعِ ذکر و نعت میں تو آپ کی رقت کا بیان کرنے سے قلم قاصر ہے۔ کبھی کبھی آپ یادِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں اس قدر دیوانہ وار تر پتے اور روتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو رحم آنے لگتا ہے اور وہ بھی رونے لگتے ہیں۔

ﷺ

سرکار کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہے

جواشک مری آنکھ کی پتلی سے گرا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عقیدتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے سیدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں تحریر فرماتے ہیں: ”الحمد لله عَزَّوَجَلَّ میں بچپن ہی سے امامِ اہلسنت، عظیم البرکت، پروانہ شمع رسالت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے متعارف ہو چکا تھا۔ پھر جوں جوں شعور آتا گیا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمن کی محبت دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ میں بلا خوفِ تردید، کہتا ہوں کہ ربُّ العلیٰ کی پہچان، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ذریعے ہوئی۔ تو مجھے بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پہچان امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمن کے سبب نصیب ہوئی۔“

اعلیٰ حضرت ﷺ سے ہمیں تو پیار ہے

ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ اپنا بیڑا پار ہے

اسی عقیدت کا صدقہ ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی زندگی کا پہلا مدنی رسالہ بھی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمن سے متعلق لکھا جس کا نام ”تذکرہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ ہے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ ہی کا شعر ہے:

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا ﷺ

دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا ﷺ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیعت و ارادت

امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے بے حد عقیدت کی بنا پر امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو آپ علیہ رحمۃ الرحمن کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا۔ جیسا کہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ خود لکھتے ہیں: ”(مرید ہونے کے لئے) ایک ہی ”ہستی“ مرکز توجہ بنی، گو مشائخ اہل سنت کی کمی تھی نہ ہے مگر

۔ پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا

اس مقدس ہستی کا دامن تھام کر ایک ہی واسطے سے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمن سے

نسبت ہو جاتی تھی اور اس ”ہستی“ میں ایک کشش یہ بھی تھی کہ براہ راست گنبد خضرا کا سایہ اُس پر پڑ رہا تھا۔ اس ”مقدس ہستی“ سے میری مراد حضرت شیخ الفضیل آفتاب رضویت ضیاء المِلّت، مُقَدِّمِ اہلسنت، مُرید و خلیفہ اعلیٰ حضرت، پیر

طریقت، رہبر شریعت، شیخ العرب والعجم، میزبان مہمانانِ مدینہ، قطبِ مدینہ، حضرت علامہ مولینا ضیاء الدین احمد مدنی قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ذات گرامی (ہے)۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ضیاء پیر و مرشد مرے رہنما ہیں

سُر و ردل و جاں مرے دل رُبا ہیں

مُنوّر کریں قلبِ عطار کو بھی

شہا! آپ دین میں کی ضیا ہیں

امیرِ اہلسنت مدظلہ العالی کا تاریخی کارنامہ

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کا قیام ﴿﴾

اس پُر فتن دور میں کہ جب دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، ذرائعِ ابلاغ میں فحاشی کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بے عمل بنا چکی تھی۔ قبلہ شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے نیکی کی دعوت عام کرنے کی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے ایک ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کر کے مسلمانوں کو یہ ذہن دینا شروع کیا کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ یہاں تک کہ آپ نے ۱۴۱۷ھ میں ”دعوتِ اسلامی“ جیسی عظیم اور عالمگیر تحریک کے مدنی کام کا آغاز فرما دیا۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ یہ آپ کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے کہ مختصر سے عرصے میں دعوتِ اسلامی کا پیغام (تادمِ تحریر) دنیا

کے 66 ممالک میں پہنچ چکا ہے اور لاکھوں عاشقانِ رسول نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں مصروف ہیں، مختلف ممالک میں کُفار بھی مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مُشَرَّف بہ اسلام ہوتے رہتے ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی جہدِ مسلسل نے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا جس کی بدولت وہ فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سر پر سبز سبز عمامے کے تاج اور چہرے پر سنت کے مطابق داڑھی بھی سجالتے ہیں۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے منفرد اور تاریخی کام کا بین ثبوت یہ ہے کہ امتِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جن شعبوں کی حاجت تھی، آپ ان شعبوں کو قائم کرنے میں مصروف ہو گئے اور آج الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ ان میں سے کئی شعبہ جات میں کام شروع ہو چکا ہے، مثلاً مساجد کی تعمیرات کے لئے ”خدام المساجد“، حفظ و ناظرہ کے لئے ”مدرسۃ المدینہ“، بالغان کی تعلیم قرآن کے لئے، ”مدرسۃ المدینہ برائے بالغان“، شرعی مسائل میں رہنمائی کے لئے ”دارالافتاء“، علماء کی تیاری کے لئے ”جامعۃ المدینہ“، تربیتِ افتاء کے لئے ”تحصُّص فی الفقہ“ اور امت کو درپیش جدید مسائل کے حل کے لئے ”مجلس تحقیقات شرعیہ“ پیغامِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت کو عام کرنے کے لئے ”مجلس المدینۃ العلمیۃ“، تصنیفات و تالیفات کو شرعی اغلاط وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے ”مجلس تنقیش کتب و رسائل“، روحانی علاج کے لئے ”مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ“، اسلامی بہنوں کو باحیا بنانے کے لئے ان کے ”ہفتہ وارا اجتماعات و دیگر

”مَدَنی کام“؛ مسلمانوں کو باعمل بنانے کے لئے ”مَدَنی انعامات کا تحفہ“ اور دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے دنیا کے کئی ممالک میں ”مَدَنی قافلوں اور ہفتہ وار اجتماعات“ کا مَدَنی جال بچھا دیا، ”گو نگے بہرے، نایینا اور جیلوں میں قید اسلامی بھائیوں کی اصلاح“ کے لئے مجالس قائم کر دیں، ”مختلف سطح کی مشاورتیں“ اور اس طرح سنتوں کی خدمت کے کم و بیش 30 شعبہ جات قائم فرمانے کے بعد آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سارا نظام ”مرکزی مجلس شوریٰ“ کے سپرد کر دیا اور اب ان کی کارکردگی پر بھی نظر رکھتے اور ضرورتاً اصلاح کے مَدَنی پھولوں سے بھی نوازتے رہتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ کے مریدین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ دامت برکاتہم العالیہ کے کردارِ سَنَّتِ شعار سے متاثر ہو کر کروڑوں مسلمان آپ دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں یَعِیْثُ ہو کر حضور سیدنا غوثِ اعظم دُغَیْر، پیرانِ پیر، قطبِ ربّانی شیخ عبد القادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کے تخلصِ عطار کی نسبت سے آپ کے مُریدین اپنے نام کے ساتھ عطارِی لکھتے اور بولتے ہیں۔

ہیں شریعت اور طریقت کی حسین تصویر جو

زُہد و تقویٰ کے نظارے حضرتِ عطار ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علمائے اہلسنت سے محبت

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ علمائے اہلسنت دامت فیضہم سے بے حد عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور نہ صرف خود انکی تعظیم کرتے ہیں بلکہ اگر کوئی آپ دامت برکاتہم العالیہ کے سامنے علمائے اہلسنت دامت فیضہم کے بارے میں کوئی نازیبا کلمہ کہہ دے تو اس پر سخت ناراض ہوتے ہیں۔ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ ”اسلام میں علماء حق کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور وہ علم دین کے باعث عوام سے افضل ہوتے ہیں۔ غیر عالم کے مقابلے میں ان کو عبادت کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔“ چنانچہ حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: ”عالم کی دو رکعت غیر عالم کی ستر رکعت سے افضل ہے۔“ (کنز العمال، ج ۱۰ ص ۶۷، دارالکتب العلمیہ بیروت) لہذا دعوتِ اسلامی کے تمام واستگان بلکہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ علمائے اہلسنت سے ہرگز نہ ٹکرائیں، ان کے ادب و احترام میں کوتاہی نہ کریں، علمائے اہلسنت کی تحقیر سے قطعاً گریز کریں، بلا اجازت شرعی ان کے کردار اور عمل پر تنقید کر کے غیبت کا گناہ کبیرہ، حرام اور جھٹم میں لے جانے والا کام نہ کریں، حضرت سیّدنا ابوالفضل البکیر علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”جس نے کسی عالم کی غیبت کی تو قیامت کے روز اُس کے چہرے پر لکھا ہوگا، یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔“

(مکاشفۃ القلوب، ص ۷۱، دارالکتب العلمیہ بیروت)

ایک مکتوب میں لکھتے ہیں: ”علماء کو ہماری نہیں، ہمیں علماء دامت فیضہم کی

ضرورت ہے، یہ مدنی پھول ہر دعوتِ اسلامی والے کی نس نس میں رچ بس جائے۔“ ایک مرتبہ فرمایا: ”علماء کے قدموں سے ہنٹو تو بھٹک جاؤ گے۔“

مجھ کو اے عطار سنی عالموں سے پیار ہے

ان شاء اللہ عزوجل دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

الحمد للہ عزوجل علمائے اہلسنت دامت فیوضہم بھی آپ کی مدنی خدمات کو قدر

کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اس کا اظہار بھی فرماتے رہتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ کے پُر تاثیر بیانات

نیکی کی دعوت دینے کا ایک موثر ذریعہ بیان بھی ہے۔ الحمد للہ عزوجل

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ بھی ان علماء میں سے ہیں جن کے بیانات سننے والوں

پر جا دو کی طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ مُنجیات (یعنی نجات دلانے والی چیزوں) مثلاً صبر،

شُکر، تَوَكُّل، قناعت اور خوف ورجا وغیرہ کی تعریفات و تفصیلات اور مہلکات (یعنی

ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں) مثلاً جھوٹ، غیبت، بغض، کینہ اور غفلت وغیرہ کے اسباب

و علاج آسان و سہل طریقے سے بیان کرنا آپ دامت برکاتہم العالیہ کا خاصہ ہے۔ آپ

کے سنتوں بھرے اصلاحی بیانات کو سننے والوں کی محویت کا عالم قابل دید ہوتا

ہے۔ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے

بین الاقوامی اور صوبائی سطح کے اجتماعات میں بیک وقت لاکھوں مسلمان آپ کے

بیان سے مستفیض ہوتے ہیں، بذریعہ ٹیلی فون اور انٹرنیٹ، بیان سننے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ کے بیانات بذریعہ کیسٹ گھروں، دکانوں، مساجد، جامعات وغیرہ میں بھی نہایت شوق سے سنے جاتے ہیں۔ بیانات کی ان کیسیٹوں، سی ڈیز اور وی سی ڈیز کو مکتبہ المدینہ شائع کرتا ہے۔ آپ کا انداز بیان بے حد سادہ اور عام فہم اور طریقہ تفہیم ایسا ہمدردانہ ہوتا ہے کہ سننے والے کے دل میں تاثیر کا تیر بن کر پیوست ہو جاتا ہے۔ لاکھوں مسلمان آپ کے بیانات کی برکت سے تائب ہو کر راہِ راست پر آچکے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ کی تالیفات

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ صاحبِ قلمِ عالمِ دین

ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کو صفتِ مصنفین میں امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ جس موضوع پر قلم اٹھایا اس کا حق ادا کر دیا یہی وجہ ہے کہ عوام و خواص دونوں آپ دامت برکاتہم العالیہ کی تحریروں کے شیدائی ہیں اور آپ دامت برکاتہم العالیہ کی کتب و رسائل کو نہ صرف خود پڑھتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو مطالعے کی ترغیب دلانے کے ساتھ ساتھ کثیر تعداد میں خرید کر مفت تقسیم بھی کرتے ہیں۔ آپ کی عظیم تالیف ”فیضانِ سنت“ (جلد اول) پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے، اس کے علاوہ بھی درجنوں موضوعات پر آپ کی کتب و رسائل موجود ہیں۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ فِرْدُ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیر اہلسنت کی شاعری

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ شاعری بھی فرماتے ہیں مگر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا سرمایہ شاعری بھی صرف نعت و منقبت اور مناجات وغیرہ پر مشتمل ہے۔ جو اسلامی بھائی امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی شب و روز کی مصروفیات سے واقف ہیں وہ حیرت زدہ ہیں کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کو شعر کہنے کا موقع کیسے مل جاتا ہے؟ پھر آپ دامت برکاتہم العالیہ دیگر باب سخن کی طرح ہر وقت شاعری کیلئے مصروف بھی نہیں رہتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ جب پیارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یاد تڑپاتی اور سوزِ عشق آپ کو بے تاب کرتا ہے تو آپ نعتیہ اشعار و مناجات لکھتے ہیں۔ شیخ طریقت دامت برکاتہم العالیہ نے حمد و نعت کے علاوہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بزرگان دین رحمہم اللہ کی شان میں متعدد منقبتیں اور مدحیہ قصائد بھی قلم بند فرمائے ہیں، تا دمِ تحریر آپ دامت برکاتہم العالیہ کے 226 کلام شمار میں آئے ہیں۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی شاعری میں ایک انفرادی خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ کی شاعری میں نیکی کی دعوت کی تڑپ اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں تری سنتیں سکھانا مدنی مدینے والے ﷺ
ملے سنتوں کا جذبہ مرے بھائی چھوڑیں مولیٰ سبھی داڑھیاں منڈانا مدنی مدینے والے ﷺ
مری جس قدر ہیں بہنیں سبھی کاش برقع پہنیں ہو کر مہِ زمانہ مدنی مدینے والے ﷺ

اللہ تعالیٰ ہمیں امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سنتوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اللہ عزوجل کی امیر اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
﴿امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ کی کرامات﴾

﴿1﴾ پیدائشی نابینا کی آنکھیں روشن ہو گئیں

صوبہ پنجاب کے شہر گلزار طیبہ (سرگودھا) کے مبلغ دعوت اسلامی کے حلیفہ بیان کا خلاصہ ہے کہ غالباً 1995ء کی بات ہے مجھے یہ خوشخبری ملی کہ (واہ کینٹ) میں امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ کا سنتوں بھرا بیان ہے۔ چنانچہ میں نے انفرادی کوشش کے ذریعے عاشقان رسول کا ایک مدنی قافلہ تیار کیا کہ سفر کے اختتام پر سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائیں گے۔ شرکاء میں میرے بہنوئی بھی شامل تھے جو کرامات اولیاء کے منکرین کی صحبت میں بیٹھنے کے باعث عقائد کے معاملے میں تذبذب کا شکار تھے۔

اسی دوران ایک پیدائشی نابینا حافظ صاحب تشریف لے آئے جو کسی پیر صاحب سے نقشبندی سلسلے میں مرید تھے اور امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ سے طالب تھے اور آپ وامت برکاتہم العالیہ سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔ وہ بھی مدنی قافلے میں سفر کیلئے اصرار کرنے لگے۔ انہیں سمجھایا گیا کہ آپ نابینا ہیں، 3 دن سفر میں کس طرح رہ سکیں گے؟ مگر وہ بضد رہے حتیٰ کہ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، وہ کہنے لگے، کہ زندگی میں کم از کم ایک بار اللہ عزوجل کے اس ولی یعنی امیر

اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملنے کی ترکیب بنا دیں۔ ان کا شوق و جذبہ دیکھ کر آخر کار انہیں بھی ساتھ لے لیا گیا۔

3 دن مَدَنی قافلے میں سفر کے بعد جب ہمارا مَدَنی قافلہ اجتماع گاہ میں پہنچا تو لوگوں کی تعداد اس قدر کثیر تھی کہ منچ (سٹیج) نظر نہیں آ رہا تھا۔ امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان جاری تھا۔ اچانک دورانِ بیان آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے شرکاء اجتماع سے ارشاد فرمایا! ”ابھی بارش ہوگی مگر معمولی ہوگی، لہذا کوئی بھی فکر مند نہ ہو۔“ یہ سن کر میری نظر بے ساختہ آسمان کی طرف اٹھی مگر وہاں بارش کے قطعاً کوئی آثار نہ تھے اور مطلع بالکل صاف تھا۔ مگر حیرت انگیز طور پر بیان کے بعد دورانِ دعا اچانک ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنا شروع ہوئی اور ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی۔ ایک دلی کامل کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کی تائید میں ہونے والی بارش نے عقیدت کے پھولوں کو مزید مہکا دیا۔

اجتماع کے اختتام پر جب ہم گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے تو راستے میں خوش قسمتی سے امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی گاڑی آتی دکھائی دی۔ بس پھر کیا تھا، اسلامی بھائی گاڑی سے اتر کر امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کار کے گرد جمع ہو گئے۔ امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کار کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے سلام ارشاد فرمایا اور ہماری خیریت دریافت فرمائی۔ اجتماع چونکہ بہت کامیاب ہوا تھا، لہذا آپ بہت خوش تھے۔ میں نے اور دیگر اسلامی بھائیوں نے امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دست بوسی کی سعادت حاصل کی۔ میرے بہنوئی بھی قریب کھڑے تمام منظر

دیکھ رہے تھے مگر انہوں نے امیر اہلسنت و ائمہ بڑکائیم العالیہ سے ملاقات نہیں کی اور نہ ہی کسی عقیدت کا اظہار کیا۔ اتنے میں پیدائشی نابینا اسلامی بھائی بھی کسی طرح اپنی گاڑی سے اتر کر گرتے پڑتے آپہنچے اور امیر اہلسنت و ائمہ بڑکائیم العالیہ کی کار کے اگلے حصے پر ہاتھ مار مار کر آپ و ائمہ بڑکائیم العالیہ کی توجہ چاہنے لگے۔ کسی نے امیر اہلسنت و ائمہ بڑکائیم العالیہ کو اشارے سے عرض کی کہ یہ مادرزاد نابینا ہیں ان پر دم کر دیں اور دعا بھی فرمادیں۔ امیر اہلسنت و ائمہ بڑکائیم العالیہ نے جھک کر شیشے میں سے اس مادرزاد نابینا کے چہرے پر اپنی نگاہ ولایت ڈالی اور سامنے رکھے بیگ میں سے ٹارچ نکال کر اسکی روشنی اُس مادرزاد نابینا کے چہرے پر ڈالتے ہوئے جیسے ہی دم کرنے کے انداز میں پھونک ماری تو اُس مادرزاد نابینا نے ایک دم جھرجھری سی لی اور اسکی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

وہ اسلامی بھائی اچانک آنکھیں روشن ہو جانے پر عجیب کیفیت و دیوانگی کے عالم میں چلانے لگے کہ مجھے نظر آرہا ہے، میری آنکھیں روشن ہو گئیں، مجھے نظر آرہا ہے۔ یہ کہتے ہوئے وہ امیر اہلسنت و ائمہ بڑکائیم العالیہ کی جانب بڑھے اور روتے ہوئے آپ و ائمہ بڑکائیم العالیہ کے قدموں میں گر پڑے۔ یہ ایسا ناقابل یقین منظر تھا کہ وہاں موجود 35 کے قریب چشم دید گواہ دم بخود رہ گئے۔ رات کا آخری پہر تھا۔ لوگوں پر کچھ دیر تو سکتہ طاری رہا پھر جب حواس بحال ہوئے تو ان کی آنکھیں بھی زمانے کے ولی کی گھلی کرامت دیکھ کر جذباتِ تاثر سے بھیگ گئیں۔ پیدائشی نابینا جن کی اب آنکھیں روشن ہو چکی تھیں اُن کی حالت قابلِ دید تھی، وہ آنکھوں

کوروشن پا کر پھولے نہیں سمارہے تھے اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر فدا ہوئے جارہے تھے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اسے سینے سے لگا کر پیٹھ تھپکتے ہوئے فرمایا: **بیٹا اللہ عَزَّوَجَلَّ شفاء دینے والا ہے۔**

میرے بہنوئی بھی (جو کرامات اولیاء کے منکرین کی صحبت میں رہے تھے) یہ ایمان افروز کرامت دیکھ کر اپنے جذبات قابو میں نہ رکھ سکے اور روتے ہوئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قدموں میں گر پڑے اور بدعتیہ گناہوں سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ سنت کے مطابق داڑھی شریف سجانے کی نیت بھی کر لی اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید ہو کر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ میں داخل بھی ہو گئے۔

گویا کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک طرف اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عطا سے ظاہری آنکھوں کو روشن فرمایا تو دوسری طرف ایک شخص کو راہِ حق کی روشنی عطا فرمادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے بہنوئی کی زندگی میں ایسا مَدَنی انقلاب برپا ہوا کہ گھر آ کر نہ صرف خود باجماعت نماز پڑھنے لگے بلکہ دوسروں کو بھی تلقین کرنے لگے۔ گھر سے **T.V** اور **V.C.R** نکال باہر کیا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت کی دھو میں مچانے لگے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ سبز عمامے والے بزرگ

باب المدینہ (کراچی) کے علاقہ اورنگی ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کالب لباب ہے: ہماری خوش نصیبی کہ مجھ سمیت تمام گھر والے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستہ اور شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے مُرید ہیں۔ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ بمطابق فروری 2008ء میں مجھے عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت ملی۔ اسی دوران میں نے 63 دن کا تربیتی کورس کرنے کی نیت بھی کی اور نام بھی لکھوا دیا۔ اسی طرح کی اچھی اچھی یتیمیں کرنے کے بعد جب میں گھر پہنچا تو میرے بچوں کی امی نے بتایا کہ کل شام دونوں بیٹے گھر کے باہر کھیلتے کھیلتے کہیں نکل گئے۔ کافی تلاش کیا مگر نہ ملے۔ صدمے سے میرا بُرا حال تھا۔ دل میں طرح طرح کے وسوسے آرہے تھے۔ میں رونے لگ گئی۔ اتنے میں دونوں مدنی مَنے گھر میں داخل ہوئے، انہیں دیکھ کر میری جان میں جان آگئی۔ وہ بہت گھبرائے ہوئے تھے۔ جب ان کی حالت ذرا سنبھلی تو بتایا کہ ہم باہر کھیل رہے تھے کہ ایک کچرا چھپنے والا شخص (جس کے ہاتھ میں بوری تھی) ہمارے قریب آیا اور آنا فانا کوئی چیز سنگھائی جس سے ہم بے سُدھ ہو کر گر پڑے اس نے جلدی سے ہمیں بوری میں ڈال لیا۔ اس کے بعد ہمیں کسی چیز کا ہوش نہ رہا۔ پھر نہ جانے کتنی دیر بعد جب ہمیں ہوش آیا تو دیکھا کہ ہم بوری سے باہر زمین پر

پڑے ہیں اور وہ کچرا چُٹنے والا ہمارے قریب ہی زمین پر پڑا اور دو کے مارے کراہ رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے اسے بہت مارا ہو۔ پھر ہماری نظر سبز عمامے والے ایک بزرگ پر پڑی جن کے چہرے سے نور برس رہا تھا۔ وہ ہمیں تسلی دیتے ہوئے فرمانے لگے: ”بچو! گھبراؤ مت، آؤ میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آتا ہوں۔“ چنانچہ وہی بزرگ ابھی ہمیں گھر چھوڑ کر گئے ہیں۔ (میری بیوی نے مزید بتایا کہ) میں نے رب تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا اور اس بزرگ کے بارے میں سوچنے لگی کہ ہمارے مُحسن، وہ سبز عمامے والے بزرگ نہ جانے کون تھے؟ پھر جب میں نے سونے سے پہلے مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ VCD ”عوامی وسوسے اور امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے جوابات“ لگائی تو جیسے ہی شیخ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا جلوہ مبارک دکھائی دیا تو دونوں مدنی مَنے بے ساختہ پُکارنے لگے: اُمّی! یہی تو وہ بزرگ ہیں جنہوں نے ہمیں اغوا ہونے سے بچایا تھا اور گھر تک چھوڑنے بھی آئے تھے۔“

اس اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ یہ سُن کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگا جس نے ہمیں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ جیسے ولی کامل کے دامن سے وابستہ ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔

اللہ عزّوجلّ کی امیرِ اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿23﴾ صَدَقَہٗ اِنْ اَعْمٰیَاں کادے چھ عین، عز، علم و عمل

عَفُو و عرفاں، عافیت، احمد رضا کے واسطے

اس شعر میں اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اپنے لئے

یہ دعا کر رہے ہیں: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اِنْ مَذکورہ بالا سردارانِ طریقت و معرفت کا واسطہ

مجھے چھ چیزیں: عزت، علم، عمل، معافی، اپنی معرفت اور عافیت عطا فرما۔

یہ شعر ”حدائق بخشش“ میں اسی طرح ہے، مگر اس کی جگہ تبدیل شدہ شعر پڑھا جاتا ہے:

صَدَقَہٗ اِنْ اَعْمٰیَاں کادے چھ عین، عز، علم و عمل

عَفُو و عرفاں، عافیت، اس بے نوا کے واسطے

مشکل الفاظ کے معانی:

اعیان: سرداروں، بزرگوں عز: عزت عفو: معافی عرفان: معرفت عافیت: سلامتی

بے نوا: فقیر، مفلس

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اِنْ مَذکورہ بالا سردارانِ طریقت و معرفت کا واسطہ مجھ بے نوا

کو چھ چیزیں: عزت، علم، عمل، معافی، اپنی معرفت اور عافیت عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی

الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت: جن چھ چیزوں کا سوال کیا گیا ہے ان کی خوبی یہ ہے کہ ہر لفظ کا

پہلا حرف ”عین“ ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿تیسرا باب﴾

دُرود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرتِ نشان ہے، مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا پلِ صراط پر نور ہے جو روزِ مُعْتَمِد مجھ پر اُسی بار دُرودِ پاک پڑھے اُس کے اُسی سال کے گناہ مُعَاف ہو جائیں گے۔ (جامعِ صغیر ص ۳۲۰ حدیث ۱۹۱۵۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”شجرۃ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے دُعائیہ اشعار کی برکتیں“ کے سینتالیس

حروف کی نسبت سے عطاریوں کی 47 مَدَنی بھاریں

﴿1﴾ سرکارِ علیہ وسلم کی آمدِ مرحبا

پنجاب (پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ میں تقریباً 8 سال سے دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہوں اور مجھے عطاری نسبت بھی حاصل ہے۔ امیرِ اہلسنّت و اہلِ اہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرۃ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ سے شجرۃ عالیہ اور منتخب اوراد و وظائف بعدِ فجر پڑھنے کا معمول ہے۔ ایک روز میں نے شجرۃ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ اور اوراد و وظائف پڑھنے کے بعد اشراق و چاشت کے نوافل ادا کئے

اور آرام کے لئے لیٹ گیا۔ جلد ہی میں نیند کی آغوش میں پہنچ گیا۔ میں نے خواب میں اپنے آپ کو ایک کمرے میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی بھی وہاں موجود ہیں اور مجھ سے فرما رہے ہیں: کیا آپ کو معلوم ہے کہ آج اس شہر میں سرکارِ مدینہ، سُمرِ وِ قلب و سیدہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لانے والے ہیں۔ میں یہ سُن کر خوشی سے جھوم اٹھا اور اپنے میٹھے میٹھے مدنی آقا، دو عالم کے داتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے استقبال کے لئے باہر کی طرف لپکا۔ جونہی میں دروازے کے قریب پہنچا تو اسے بند پایا۔ میں نے پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھا کہ باہر نکلنے کا کوئی دوسرا راستہ مل سکے مگر اس کمرے سے باہر نکلنے کا ایک ہی راستہ تھا جو بند تھا۔ پھر اچانک دروازہ خود بخود کھل گیا۔ میں فوراً باہر نکلا تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تو تشریف لے جا چکے ہیں۔ زیارت سے محرومی کے صدمے نے مجھے غمگین کر دیا اور میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ پھر میں نے (خواب ہی میں) اپنے آپ کو حضرت بہاؤ الدین زکریا (ملتانى) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے قریب پایا۔ سامنے سے چند گھڑ سوار آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ جب وہ میرے قریب سے گزرے تو میں نے دیکھا کہ ایک گھوڑے پر میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سوار ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سرانور پر عمامہ شریف تھا اور سفید لباس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وجود مسعود کی برکتیں لوٹ رہا تھا۔ آپ کا چہرہ مبارک انتہائی ثورانی اور لب ہائے مبارکہ پر تبسم تھا۔ بقیہ گھوڑوں پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سوار تھے۔ میں خوشی کے عالم میں ”آقا کی آمد مرحبا“ کا استقبالی نعرہ لگانے لگا۔ پھر میں مسجد میں

داخل ہو گیا اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آمد کا اعلان کیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اس نُورِ مجسم کا سراپا نظر آئے

ہوں جس کی غلامی میں وہ آقا نظر آئے

انہی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ اسی طرح ایک مرتبہ میں شجرہ عالیہ قادریہ

رضویہ کے دعائیہ اشعار پڑھ کر سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت البقیع

میں حاضر ہوں۔ میں نے وہاں پر مدفون نفوسِ قدسیہ کو سلام عرض کیا تو انہوں نے بیک

زبان میرے سلام کا جواب ارشاد فرمایا۔ پھر میں نے خود کو ایک کمرے میں پایا جہاں

ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف فرما ہیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ

عنه بھی خدمتِ اقدس میں حاضر ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ نزع کی سختیاں آسان ہو گئیں

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ

ہمارے علاقے کی ایک اسلامی بہن (جو کافی عرصے سے شدید بیمار تھیں) پر نزع کا عالم

طاری تھا۔ وہ بیچاری روح نکلتے کے معاملے میں کافی تکلیف میں تھیں۔ ارد گرد موجود

اسلامی بہنوں سے ان کی حالت دیکھی نہ گئی۔ چنانچہ کسی نے فوراً امیر اہلسنت دامت

برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطارِیہ“ سے شجرہ

عالیہ پڑھا اور پانی پر دم کر کے ان کے منہ میں پٹکایا۔ جو نہی تھوڑا سا پانی ان کے منہ میں داخل ہوا، ان پر نزع کی سختیاں آسان ہو گئیں اور ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ (اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔)

نزع کے وقت مجھے جلوہٴ محبوب دکھا

یہ کرم کر دے تو میں شاد مروت گا یا رب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ قبر میں راحتیں نصیب ہوئیں

حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) سے موصول ہونے والے مکتوب میں کچھ اس طرح تحریر تھا: اگست 2004ء میں ایک عطار یہ اسلامی بہن کا انتقال ہوا۔ ان کے انتقال کے بعد انہیں غسل دینے والی دعوتِ اسلامی کی مبلغہ اسلامی بہن نے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالہ ”شجرہ قادریہ رضویہ عطار یہ“ ان کی رشتہ دار خواتین کو دیتے ہوئے ان کی قبر میں رکھنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ گھر کے مرد افراد کے ذریعے شجرہ عالیہ ان کی قبر میں رکھوا دیا گیا۔ کچھ عرصے بعد مرحومہ اپنی ایک رشتہ دار اسلامی بہن کو خواب میں شاندار بچھونے پر بیٹھی ہوئی نظر آئیں۔ وہ بڑی خوش و غرم دکھائی دے رہی تھیں۔ مرحومہ مُسکراتے ہوئے کچھ یوں کہنے لگیں: ”شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں بلکہ ”دُرِّ مختار“ میں کفن میں عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے۔“ (بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۱۹۷)

”یہ شجرہ شریف لے لو اور ان اسلامی بہن کو شکریہ کے ساتھ واپس کر دو، یہ ان کی امانت ہے، الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ اس شجرہ (عطارِیہ) کی برکت سے مجھے قبر میں بہت سکون ملا ہے۔“

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ بغیر آپریشن پتھری سے نجات مل گئی

بحرین میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں تقریباً 2 سال سے گردے کے درد میں مبتلا تھا۔ کافی علاج کروایا مگر مستقل آرام نہ آیا۔ بالآخر مجھے بحرین آرمی ہسپتال میں داخل کر لیا گیا اور ڈاکٹروں نے مختلف ٹیسٹ لئے اور مجھے بتایا کہ تمہارے گردے میں پتھری ہے جو آپریشن کے ذریعے ہی نکالی جاسکتی ہے۔ دو دن بعد میرا آپریشن تھا۔ 24 گھنٹے پہلے انہوں نے مجھے کھانے پینے سے روک دیا۔ مجھے شدت کی بھوک لگ رہی تھی مگر کیا کرتا مجبور تھا۔ جب وقت مقررہ پر مجھے آپریشن تھیٹر لے جایا گیا اور ایک بار پھر الٹراساؤنڈ اور ایکس رے وغیرہ کئے گئے تو ڈاکٹروں نے یہ دیکھ کر سر پکڑ لیا کہ اس کے گردے میں تو پتھری کا نام و نشان ہی نہیں۔ وہ مجھ سے پوچھنے لگے تم نے کوئی دوائی کھائی ہے کہ پتھری غائب ہو گئی۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں نے کوئی دوا نہیں کھائی، بات دراصل یہ ہے کہ میں مسلسل اپنے پیر و مرشد امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ شجرہ عالیہ قادرِیہ رضویہ عطارِیہ کے دعائیہ اشعار صحت یابی کی نیت سے پڑھ رہا تھا اور اپنے شیخ طریقت امیر

الہسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں خوب استغاثہ پیش کر رہا تھا، یہ اسی کی برکت ہے۔ یہ دیکھ کر وہ ڈاکٹر اور آپریشن تھیر کا عملہ بہت متاثر ہوا۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ کی برکت سے میرے گُر دوں کا درد بغیر آپریشن دور ہو گیا اور میں اپنے قدموں پر چلتا ہوا آپریشن تھیر سے باہر نکل آیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ کھوئی ہوئی رقم واپس مل گئی

باب المدینہ (کراچی) کی مقیم عطار یہ اسلامی بہن کے بیان کالب لباب ہے کہ میرے والد صاحب ایک کاروباری آدمی ہیں اور روزانہ گھر سے نکلتے وقت خاصی بڑی رقم اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ ایک دن حسبِ معمول وہ گھر سے نکلے اور جب واپسی پر حساب کیا تو 35000 (پینتیس ہزار) روپے کم تھے۔ ذہن پر بہت زور دیا مگر یاد نہ آیا کہ کہاں دیئے تھے۔ جہاں جہاں گئے تھے وہاں سے بھی معلوم کیا کہ شاید وہاں کہیں گر گئے ہوں مگر ہر ایک نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اب تو والد صاحب شدید پریشان ہوئے۔ انہی دنوں میں نے اپنے علاقے میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تربیتی اجتماع میں شرکت کی تو وہاں پر ایک مبلغہ اسلامی بہن نے شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ کی ایک بہار بیان کرنے کے بعد ترغیب دلائی کہ ہمیں بھی اپنی پریشانیوں کے حل کے لئے شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار کو بطورِ وظیفہ پڑھنا چاہیے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری پریشانیاں دُور ہو جائیں گی۔ چنانچہ میں نے بھی

اپنے والد صاحب کی پریشانی دُور ہونے کی نیت سے شجرہ عالیہ پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی تین دن ہی گزرے تھے کہ یہ خبر ملی کہ والد صاحب کی رقم مارکیٹ میں کسی کو ملی ہے اور وہ یہ رقم جلد والد صاحب کے حوالے کر دے گا۔ اور واقعی چند دن بعد وہ رقم میرے والد صاحب کو واپس مل گئی۔ ہم نے اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کی برکت سے ایسی جگہ سے ہماری رقم واپس مل گئی جہاں کوئی چیز گرنے کے بعد ملنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔

تیرا کرم ہے ذاتِ باری عطاری ہوں عطاری

نسبت کیا ہے پیاری پیاری عطاری ہوں عطاری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ سر کا درد جاتا رہا

باب المدینہ (کراچی) کی ایک عطاریہ اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے سر میں مسلسل درد رہتا تھا جس کی وجہ سے میں شدید پریشان تھی۔ طویل عرصے تک علاج کروایا مگر خاص فائدہ نہ ہوا۔ یہاں تک کہ یوں محسوس ہونے لگا کہ شاید میرے سر کا درد کبھی دُور نہیں ہوگا۔ اسی دوران میں نے اپنے پیر و مرشد شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ سے شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار پڑھنا شروع کر دیئے۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ وہ سر درد جس کے علاج سے میں تقریباً مایوس ہو چکی تھی، شجرہ عالیہ قادریہ

رضویہ عطاریہ پڑھنے کی برکت سے مکمل طور پر دُور ہو گیا۔

میرا ہر مرض دُور ہو جائے پیارے

کرو ایسا آکر کے دم غوثِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿7﴾ گھریلو جھگڑے ختم ہو گئے

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلیہ بیان کالٹ لباب

ہے کہ ہمارے گھر میں ناچا قیوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ دن بدن آپس میں

کشیدگی بڑھتی جا رہی تھی، آئے دن لڑائی جھگڑوں کا سلسلہ رہتا جس کی وجہ سے گھر کا

سکون برباد ہو کر رہ گیا تھا۔ دیگر گھروالوں کی طرح میں بھی اس صورتِ حال سے

سخت پریشان تھی۔ گھر میں امن قائم ہونے کی کوئی سبیل دکھائی نہ دیتی تھی۔ اسی

دورانِ پیر و مرشد امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی توجّہ سے مجھے آپ کے عطا کردہ

رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ سے شجرہ عالیہ پڑھنے کا خیال آیا۔

بس پھر کیا تھا! میں نے شجرہ عالیہ کو گھریلو ناچا قیاں دور ہونے کی نیت سے پڑھنا

شروع کر دیا۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ پڑھنے کی ایسی برکتیں نصیب ہوئیں کہ

ہمیں گھریلو جھگڑوں سے (جو پہلے ختم ہونے کا نام نہیں لیتے تھے) نجات مل گئی اور

ہمارے گھر میں ایسا امن قائم ہو گیا جیسے یہاں کبھی ناچا قی تھی ہی نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿8﴾ مقدمہ بازی سے جان چھوٹ گئی

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ ہم کافی عرصے سے مختلف پریشانیوں میں گھرے ہوئے تھے۔ کسی نے کورٹ میں ہمارے خلاف کیس (یعنی مقدمہ) بھی دائر کیا ہوا تھا۔ طویل مدت گزرنے کے باوجود کیس ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔ فیصلہ ہمارے حق میں نہ ہونے کی صورت میں ہمیں بہت زیادہ مالی نقصان کا اندیشہ تھا جس کی وجہ سے ہماری پریشانیوں میں مزید اضافہ ہو جاتا۔ میں شدید ذہنی کرب (ٹینشن) میں مبتلا تھی۔ امید کی کوئی کرن دکھائی نہ دیتی تھی۔ اللہ عزوجل کا مجھ پر کرم ہوا اور میں دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئی۔ وہاں میں نے ایک اسلامی بہن سے اپنی پریشانی کا تذکرہ کیا تو انہوں نے مجھے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ سے شجرہ عالیہ کے دُعائیہ اشعار باقاعدگی سے پڑھنے کا مدنی مشورہ دیا۔ میں نے پابندی سے شجرہ عالیہ پڑھنا شروع کر دیا۔ الحمد للہ عزوجل شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھنے کی برکت سے کچھ ہی عرصے میں ہماری پریشانیاں ختم ہونا شروع ہو گئیں اور کورٹ میں چلنے والے مقدمے سے بھی نجات مل گئی۔ الحمد للہ عزوجل اب میں نے یہ نیت کی ہے کہ تادمِ مرگ دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوتی رہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿9﴾ شادی کی تیاریاں مکمل ہو گئیں

باب المدینہ (کراچی) کی ایک عطار یہ اسلامی بہن کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ میری بہن کی شادی کی تاریخ مقرر کی جا چکی تھی۔ جوں جوں شادی کا دن قریب آ رہا تھا، ہماری پریشانیوں میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا کیونکہ ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں تھے کہ شادی کی مناسب تیاریاں کر سکیں۔ اسی پریشانی کے عالم میں ایک رات میں نے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ عطار یہ“ سے شجرہ عالیہ پڑھا اور دعا مانگ کر نیند کی آغوش میں چلی گئی۔ میری خوش نصیبی کی معراج کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی ہم دونوں بہنوں سے کہہ رہا ہے: کھڑی ہو جاؤ! دیکھو! شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ تشریف لا رہے ہیں۔ یہ سن کر میں اور میری بہن فوراً ادب سے کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ تشریف لے آئے۔ اسی دوران کسی نے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں میرے بڑے بھائی کا نام لے کر عرض کی کہ یہ انکی ہمیشہ ہیں اور ہماری پریشانی کا تذکرہ بھی کیا۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں تسلی دی اور فرمایا: ”ان شاء اللہ عزوجل آپ کی پریشانی دُور ہو جائے گی۔“ جب میں بیدار ہوئی تو اس بشارت کی وجہ سے بہت پرسکون تھی۔ الحمد للہ عزوجل خواب میں بندھائی ہوئی ڈھارس حقیقت میں تبدیل ہو گئی اور شادی کی تیاریوں کے اسباب مہیا ہوتے چلے گئے۔ یوں شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ

پڑھنے کی برکت سے مجھے نہ صرف امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت نصیب ہوئی بلکہ میری بہن کی شادی بھی بخوبی انجام پائی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿10﴾ مکان مل گیا

باب المدینہ (کراچی) کی ایک عطار یہ اسلامی بہن کے حلیہ بیان کا

خلاصہ ہے کہ 2004ء میں ہمارا گھر گلشن اقبال میں زیر تعمیر تھا۔ جس کی وجہ سے ہم کسی اور علاقے میں کرائے کے مکان میں رہائش پذیر تھے۔ ہمارا اندازہ تھا کہ ستمبر تک گھر کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔ چنانچہ ہم نے مالک مکان سے ستمبر تک کیلئے ہی معاہدہ کیا تھا۔ ستمبر آ پہنچا مگر کچھ ناگزیر وجوہات کی بناء پر گھر تعمیر نہ ہو سکا۔ ادھر مالک مکان نے گھر خالی کرنے کا نوٹس دے دیا۔ باوجود کوشش کے فوری طور پر دوسرا مکان بھی نہیں مل رہا تھا۔ ہم بہت پریشان تھے۔ اسی پریشانی کے عالم میں ایک دن میں نے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطار یہ“ سے شجرہ عالیہ پڑھا اور اس سلسلے کے تمام بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ایصال ثواب کر کے ان کے وسیلے سے دعا مانگی۔ اللہ عزوجل کا ایسا کرم ہوا کہ ہمارے برابر والوں نے ہمیں بخوشی اپنا مکان رہنے کے لئے دے دیا۔ یوں شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ کے وسیلے سے ہمارا یہ مسئلہ حل ہو گیا۔

الحمد لله عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ کی برکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد شجرہ عطاریہ میں موجود اُردو وظائف روزانہ باقاعدگی سے پڑھنے کا معمول بنا چکی ہوں۔ الحمد لله عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ کی برکت سے میرے بگڑے کام بن جاتے ہیں۔

شجرہ عطاریہ سے ہمیں تو پیار ہے

ان شاء اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿11﴾ مسجد دوبارہ آباد ہو گئی

باب المدینہ (کراچی) میں مقیم صوبہ سرحد کی ایک عطاریہ اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ سرحدی علاقے میں ہماری کچھ زمین ہے۔ جس میں ہم نے ایک مسجد اور مدرسہ بھی بنایا۔ جب وادی میں اذان کی آواز گونجتی تو اس سے پہلے سرکارِ مدینہ، ہر ورقلہ وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات اقدس پر دُرود و سلام بھی پڑھا جاتا جس سے فضا مہک اٹھتی۔ مگر افسوس کہ وہاں پر کچھ لوگوں کو ”یا رسول اللہ“ کہنا ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے زبردستی ہماری زمینوں پر قبضہ کر لیا اور میرے بھائی کو اذان سے پہلے دُرودِ پاک پڑھتے ہوئے شہید کر ڈالا۔ ان کے تین چھوٹے چھوٹے بچے یتیم ہو گئے۔ اس کے بعد مدرسہ بھی بند ہو گیا اور مسجد میں نمازوں کی ادائیگی کا سلسلہ بھی رک گیا۔ ہم بہت پریشان تھے کہ اب اس وادی میں سنتوں کی خدمت کیونکر ہو سکے گی۔ ہم نے پیر و مُرشد شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم

عالیہ کے عطا کردہ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ کے دُعائیہ اشعار کو اپنا وظیفہ بنالیا۔
 الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ پڑھنے کی برکت سے ایسی غیبی مدد نصیب ہوئی کہ
 مدرسہ بھی دوبارہ کھل چکا ہے اور مسجد میں نمازوں کا سلسلہ پھر سے شروع ہو گیا اور
 وادی کی فضاؤں میں اذان سے پہلے دُرود و سلام کے نغمے بھی گونجنے لگے۔
 اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
 اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿12﴾ جن بھاگ کھڑا ہوا

باب المدینہ (کراچی) کے ایک مدنی اسلامی بھائی (دعوتِ اسلامی کے جامعہ
 المدینہ سے فارغ التحصیل ہونے والے اسلامی بھائی کو مدنی کہتے ہیں) نے بتایا کہ مریم مسجد میں
 مدنی قافلہ ٹھہرا ہوا تھا۔ شرکاء قافلہ میں سے ایک اسلامی بھائی عرصہ دراز سے آسیب
 زدہ تھے۔ اُن پر مسلطِ جن ایک روز انہیں تنگ کرنے لگا۔ طبیعت زیادہ خراب ہونے کی
 بنا پر شرکائے قافلہ پریشان ہو رہے تھے۔ مدنی اسلامی بھائی نے بلند آواز سے جُونہی
 شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ کے دُعائیہ اشعار پڑھنے شروع کئے تو جس اسلامی بھائی
 پر جن تھا وہ چیخنے لگے اور ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔ مگر پڑھنے والے نے
 شجرہ عالیہ پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے
 کچھ ہی دیر میں ان کی حالت بہتر ہونے لگی۔ شجرہ عالیہ پڑھنے والے مدنی اسلامی

بھائی کا حلفیہ بیان ہے کہ میں نے سر کی آنکھوں سے یہ ناقابلِ فراموش منظر دیکھا کہ قبلہ شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ وہاں تشریف لے آئے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھ مبارک میں ”عصا“ ہے اور آپ کے آگے آگے ایک عجیب الخلقت شخص (جو غالباً وہی جن تھا جو اسلامی بھائی کو تنگ کر رہا تھا) بدحواسی کے عالم میں بھاگ رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ جن مسجد سے باہر نکل کر بھاگ گیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس اسلامی بھائی کی طبیعت سنبھل گئی۔ (قومِ جنات، ص ۲۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿13﴾ صحت یابی مل گئی

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن نے کچھ اس طرح بتایا کہ میری چھوٹی بہن کی طبیعت مسلسل خراب رہتی تھی۔ ڈاکٹروں سے بہت علاج کروایا مگر ”مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی“ کے مصداق کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ان کی بیماری سے سب گھر والے بہت پریشان تھے۔ اسی پریشانی کے عالم میں ہم نے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ“ میں دیا گیا شجرہ عالیہ پڑھا۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ پڑھنے کی برکت سے میری بہن کچھ ہی دنوں میں مکمل طور پر صحت یاب ہو گئی۔

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غرض دردر پھروں

آپ سے سب کچھ ملا یا غوثِ اعظم دستگیر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿14﴾ دم توڑتے مریض کو شفا مل گئی

دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی)

سے عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ 30 دن کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر پر بلوچستان روانہ ہوا۔ سفر کرتے کرتے یہ مَدَنی قافلہ بعد نماز مغرب بلوچستان کے شہر الدبندین سے کوئٹہ کے لئے بس میں سوار ہوا۔ بس نے ابھی تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ شرکائے قافلہ میں سے ایک اسلامی بھائی کے سینے اور پیٹ میں شدید درد اٹھا اور ساتھ ہی ساتھ قے بھی ہونے لگی۔ شرکائے قافلہ ان کی حالت دیکھ کر بہت پریشان ہوئے۔ بس ویرانے میں سے گزر رہی تھی چٹانچہ فوری طور پر کوئی حکیم یا ڈاکٹر بھی نہیں مل سکتا تھا۔ ایسے میں ایک اسلامی بھائی نے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ سے شجرہ عالیہ پڑھنا شروع کر دیا۔ حیرت انگیز طور پر اس اسلامی بھائی کی طبیعت سنبھلنا شروع ہو گئی اور وہ قدرے پرسکون ہو گئے۔ تمام اسلامی بھائی مطمئن ہو کر اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے اور جلد ہی نیند کی آغوش میں جا پہنچے۔ صرف خیر خواہ اسلامی بھائی جاگتے رہے اور شجرہ عالیہ پڑھ کر مریض اسلامی بھائی پر دم کرتے رہے۔

کافی وقت یونہی گزر گیا۔ پھر اچانک اسلامی بھائی کی طبیعت دوبارہ بگڑنا

شروع ہو گئی۔ انہوں نے چند جھٹکے لئے اور بے حس و حرکت ہو گئے۔ اسلامی بھائیوں نے آگے بڑھ کر انہیں سنبھالنے کی کوشش کی تو یہ دیکھ کر ان کے اوسان خطا

ہو گئے کہ اس اسلامی بھائی کا جسم ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔

پوری بس میں شور مچ گیا کہ ”ایک مسافر کا انتقال ہو گیا ہے۔“ سب مسافر پریشان تھے۔ ان اعصاب شکن حالات میں بھی خیر خواہ اسلامی بھائی نے ہمت نہیں ہاری اور ان کے منہ پر پانی کی چھینٹے مارے اور انہیں ہوش میں لانے کی کوششیں کرنے لگے۔ مختلف قرآنی سورتیں پڑھ کر دم کیا، دیگر دعائیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ مصیبت کے وقت کی یہ دعا بھی پڑھی: ”اَعِيْنُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ“ اور بھی دعائیں پڑھیں پھر شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے ان اشعار کی تکرار شروع کر دی:

یا الہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے (عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے (عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

مشکلیں حل کر شہ مشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بلائیں رد شہید کر بلا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر

اچھے پیارے شمسِ دیں بَدْرُ الْعُلَی کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ایک اسلامی بھائی کے پاس شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

کے بال مبارک موجود تھے۔ انہوں نے وہ بال پانی میں ڈبوئے اور اس پانی کے

چھینٹے مریض اسلامی بھائی کے منہ پر مارنے لگے۔ حیرت انگیز طور پر اچانک اس

اسلامی بھائی کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ ہڑا کر اٹھ بیٹھے۔ یہ دیکھ کر اسلامی بھائیوں کی جان میں جان آئی۔ مختلف اواراد و وظائف پڑھ کر دم کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ راستے میں بس رکی تو انہیں کچھ دیر تازہ ہوا میں لٹا دیا جس سے ان کی طبیعت مزید بہتر ہو گئی۔ یوں الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ کی برکتیں پاتے ہوئے کم و بیش صبح 6:00 بجے وہ مریض اسلامی بھائی بخیر و عافیت دعوت اسلامی کے صوبائی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جامع مسجد نورانی (کوئٹہ) پہنچ گئے۔ وہاں سے انہیں دعوت اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی روانہ کر دیا گیا جہاں سے وہ بخیریت اپنے گھر پہنچ گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿15﴾ اجتماع میں شریک ہو گئے

باب المدینہ (کراچی) کی مقیم اسلامی بہن کا بیان کچھ اس طرح سے ہے کہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سالانہ بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع کی آمد آمد تھی۔ میں نے اپنے بچوں کے ابو پر اجتماع میں شریک ہونے کے لئے انفرادی کوشش کی تو وہ تیار ہو گئے اور ٹرین میں سیٹ بھی بک کروالی۔ جس روز روانگی تھی گھر میں کوئی جھگڑا ہو گیا۔ انہوں نے غصے کے عالم میں اجتماع میں نہ جانے کا اعلان کر دیا، یہاں تک کہ مجھے بھی خصوصی نشست میں شرکت کے لئے اسلامی بہنوں کے اجتماع میں جانے سے منع کر دیا۔ میں شدید

پریشان تھی۔ بہت کوشش کی کہ کسی طرح وہ اجتماع میں جانے کے لئے راضی ہو جائیں مگر ناکام رہی۔ شام کے وقت توجہ مُرشد سے 3 مرتبہ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ پڑھا اور خوب دعائیں مانگیں۔ ٹرین روانہ ہونے میں کچھ ہی وقت باقی رہ گیا تھا میں نے آخری کوشش کے طور پر ایک بار پھر اُن سے درخواست کی: ”اجتماع میں چلے جائیے۔“ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ کی برکت سے وہ (جو پہلے اس سلسلے میں میری کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں تھے) حیرت انگیز طور پر اجتماع میں شریک ہونے کے لئے تیار ہو گئے اور کہنے لگے: ”ٹھیک ہے میرا سامان تیار کر دو۔“ میری خوشی کی انتہاء نہ رہی، میں نے جھٹ پٹ ان کا بیگ تیار کیا اور وہ اُسی ٹرین سے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف کے لئے روانہ ہو گئے جس میں سیٹ بک کروائی تھی۔ صرف یہی نہیں بلکہ جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے تو میں شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار پڑھنا شروع کر دیتی ہوں تو الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ میری وہ پریشانی دور ہو جاتی ہے۔

یہ عطاءے دستگیری کوئی میرے دل سے پوچھے

وہیں آگئے مدد کو میں نے جب جہاں پکارا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿16﴾ گُردے کا درد جاتا رہا

باب الاسلام (سندھ) کے مشہور شہر حیدر آباد کے عطارِ اسلامی بھائی (جو

روزگار کے سلسلے میں بحرین میں مقیم ہیں) کے بیان کا خلاصہ ہے: ایک مرتبہ رات تقریباً

2:00 بجے کا وقت ہوگا۔ بحرین میں میرے پڑوسی اسلامی بھائی گھبرائے ہوئے میرے پاس آئے اور بتایا کہ چھوٹے بھائی کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے اور وہ اسپتال میں داخل ہے۔ ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ اس کے گردے میں پتھری ہے اور صبح 10:00 بجے آپریشن ہوگا۔ میں نے انہیں تسلی دی اور صبح اسپتال پہنچا تو دیکھا کہ ان کا چھوٹا بھائی تکلیف کی شدت سے تڑپ رہا ہے۔ آپریشن ہونے میں ابھی دیر تھی۔ میں نے اپنے پڑوسی اسلامی بھائی (جو وہیں موجود تھے) کو ترغیب دی کہ قریبی مسجد چلتے ہیں کہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ کوئی مشکل آن پڑے تو صلوٰۃ الحاجات پڑھ کر دعا مانگئے۔ چنانچہ ہم مسجد پہنچے صلوٰۃ الحاجات پڑھی اور وہیں بیٹھ گئے۔ میں نے اپنی جیب سے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا عطا کردہ رسالہ ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ نکالا اور بلند آواز سے شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار پڑھنے لگا۔ وہ بھی میرے ساتھ مل کر پڑھنے لگے۔ ہم کافی دیر تک رورو کر شجرہ شریف کے دعائیہ اشعار کی تکرار کرتے رہے۔ جب ہم وارڈ میں واپس پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے ان کا چھوٹا بھائی جو کچھ دیر پہلے تکلیف کے مارے تڑپ رہا تھا اب سکون سے لیٹا ہوا تھا بلکہ اٹھکیلیوں میں مشغول تھا۔ جب آپریشن کا وقت ہوا اور سرجن صاحب آئے تو بچے کو بھلا چنگا دیکھ کر وہ حیرت میں پڑ گئے اور اُس کا دوبارہ اچھی طرح چیک اپ کیا، کچھ ٹیسٹ بھی کروائے۔ رپورٹ دیکھی تو گردے کی پتھری غائب تھی۔ وہ ہم سے کہنے لگے: آپ اسے گھر لے جائیے یہ بالکل ٹھیک

ہے، اب آپریشن کی کوئی حاجت نہیں۔“ میرے پڑوسی اسلامی بھائی شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کی یہ برکتیں دیکھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ فوراً اپنا نام امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہونے کے لئے لکھوا دیا اور دعوت اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں بھی شریک ہونے لگے۔ تادم بیان الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ ان کے چھوٹے بھائی کے گردے میں کبھی دوبارہ تکلیف نہیں ہوئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿17﴾ ویزے مل گئے

عمان کے عطاری اسلامی بھائی کے بیان کا لب لباب ہے : میں تقریباً 14 سال سے عرب ملک عمان میں مقیم اور 6 سال سے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوں۔ یہاں میرا اپنا کاروبار ہے۔ مجھے ایک بار اپنے کارخانے میں لیبر (کام کرنے والوں) کی ضرورت پڑی۔ میں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں مگر ان تھک کوشش کے باوجود ویزے نہ مل سکے۔ کئی سال یونی گزر گئے، میں بہت پریشان تھا کہ لیبر نہ ہونے کی وجہ سے مجھے نقصان اٹھانا پڑ رہا تھا۔ خیر میں نے ہمت کر کے ایک مرتبہ پھر درخواست جمع کروائی۔ ایک اسلامی بھائی نے مجھے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ سے شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار پڑھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے شجرہ عالیہ کے ان دعائیہ اشعار کو بلا ناغہ پڑھنا شروع کر دیا۔ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ

عطاریہ پڑھنے کی برکت سے میرا وہ کام جو کئی سالوں سے نہیں ہو پا رہا تھا حیرت انگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا اور مجھے مطلوبہ تعداد میں ویزے مل گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿18﴾ بھائی کی شادی ہو گئی

باب المدینہ (کراچی) کی مقیم اسلامی بہن کے بیان کالٹ لباب ہے کہ میرے گھر والے بڑے بھائی کی شادی کے لئے طویل عرصے سے کوششیں کر رہے تھے مگر جہاں کہیں رشتے کی بات کرتے کوئی نہ کوئی رُکاوٹ کھڑی ہو جاتی۔ خاندان میں رشتے موجود تھے مگر بھائی راضی نہ ہوتے۔ اسی دوران چھوٹے بھائی کی شادی بھی بنیرو عافیت ہو چکی تھی۔ گھر والے شدید پریشان تھے۔ ایک اسلامی بہن سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ بطور وظیفہ پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ میں نے شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار پڑھنا شروع کر دیئے۔ ابھی 5 دن ہی گزرے تھے کہ میرے بھائی خاندان میں شادی کے لئے رضامند ہو گئے یوں شجرہ عالیہ کی برکت سے گھر والوں کو طویل پریشانی سے نجات ملی اور میرے بھائی کی شادی ہو گئی۔ اب میں خود بھی دوسری اسلامی بہنوں کو اپنے مسائل کے حل کے لئے شجرہ عالیہ پڑھنے کی ترغیب دلاتی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿19﴾ چڑیلوں سے جان چھوٹ گئی

صوبہ پنجاب (پاکستان) اٹک کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ 2003ء میں مجھ پر جنات کے اثرات ہو گئے۔ ایک چڑیل آکر مجھے پریشان کیا کرتی تھی۔ میں نے باب المدینہ (کراچی) حاضر ہو کر اپنے پیر و مرشد امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں تحریری رقعہ لکھ کر حالات پیش کر دیئے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے رقعہ پر کچھ لکھا اور تسلی دی۔ اس دن سے میری طبیعت بہتر ہونا شروع ہو گئی۔ کم و بیش 2 سال بعد 2005ء میں تربیتی کورس میں شرکت کیلئے مظفر آباد (کشمیر) پہنچا۔ 10 مئی 2005ء بروز منگل انتہائی سیاہ رنگ کی ایک بد صورت عورت جس کے سر کے بال گھلے ہوئے تھے میرے سامنے آکر کھڑی ہو گئی اور انتہائی غصے کے عالم میں کہنے لگی: ”میری دوست چڑیل کو تمہارے کراچی والے پیر نے پکڑ لیا ہے اب میں تمہیں اور تمام تربیتی کورس والوں کو مار دوں گی۔“ یہ سن کر میں خوف کے مارے زور سے چیخیں مارنے لگا۔

اسلامی بھائیوں نے میری حالت دیکھ کر شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ کے دعائیہ اشعار پڑھنا شروع کئے۔ جب تک وہ شجرہ شریف پڑھتے رہتے تو طبیعت سنبھل جاتی مگر جب رک جاتے تو پھر ویسی حالت ہو جاتی۔ نمازِ عشاء کے بعد طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو سب نے مل کر اپنے پیر و مرشد امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کرنا شروع کر دیا، ”یا عطار پیر ہر بلا چیر“ تو اچانک اسلامی بھائیوں نے دیکھا کہ کمرے کی کھڑکیاں ہوا کے زور سے کھل گئیں اور دیوار گیر گھڑی زور زور سے

بلنے لگی۔ ہم گھبرا گئے کہ نہ جانے یہ جنات اب ہمارا کیا حشر کریں گے۔ یکا یک دروازے سے قبلہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مسکراتے ہوئے تشریف لے آئے۔ وہ چڑیل روہانسی ہو کر کہنے لگی: ”مجھے معاف کر دو میں چلی جاؤنگی۔“ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اسے کمرے سے باہر نکال دیا۔ میری طبیعت بھی سنبھل گئی مگر دوسرے دن کچھ اور چڑیلیں پہنچ گئیں اور دھمکی دینے لگیں: ”تم 80,000 طلباء ہوا اگر 80,000 بھی ہوں تو ہمارا کچھ نہیں کر سکتے، تمہارے فیضان مدینہ کے کچھ عطاری جن ہیں جن کے باعث ہم مجبور ہیں ورنہ ہم تم سب کا گلا دبا دیتیں۔ ہم نے پھر سے شجرہ عالیہ پڑھنا شروع کیا تو سب چڑیلوں نے یہ کہتے ہوئے بھاگنا شروع کر دیا کہ ہم صرف تمہارے کراچی والے پیر عطار سے ڈرتی ہیں۔ (قوم جنات، ص ۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿20﴾ مسئلہ حل ہو گیا

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے بچوں کے ابو نے ایک جگہ ملازمت کے لئے درخواست دی مگر انہوں نے اس کے لئے نئے شناختی کارڈ کی شرط رکھ دی۔ میرے بچوں کے ابو نے نیا شناختی کارڈ بنانے کے لئے درخواست جمع کروائی مگر 2 سال کا لمبا عرصہ گزرنے کے باوجود شناختی کارڈ نہیں بن سکا۔ ہم بہت پریشان تھے کہ شناختی کارڈ نہ ہونے کی وجہ سے نوکری بھی نہیں مل رہی تھی جس کی وجہ سے بڑی تنگ دستی تھی۔ میں نے 21 دن شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ پڑھنے کی نیت کی۔ ابھی 17 دن ہی پڑھا تھا کہ حیرت انگیز طور

پر شناختی کارڈ بھی بن گیا اور انہیں نوکری بھی مل گئی۔ یوں ہمیں الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ کی برکت سے تنگدستی اور پریشانی سے نجات مل گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿21﴾ ہڈی ٹوٹنے سے محفوظ رہی

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ میرا روزانہ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھنے کا معمول ہے۔ اس کے دعائیہ اشعار اکثر چلتے پھرتے بھی پڑھتی رہتی ہوں۔ ایک مرتبہ میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے مَدَنی مشورے میں جانے کے لئے تیاری کر رہی تھی۔ ایک دم میرا پاؤں پھسلا اور میں دھڑام سے پُختہ فرش پر گر پڑی۔ مجھے شدید تکلیف محسوس ہو رہی تھی مگر میں ہمت کر کے مَدَنی مشورے میں شرکت کے لئے پہنچ گئی اور اس شعر کی تکرار کرتی رہی:

مشکلیں حل کر شہ مشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بِلائیں رَدِ شہید کر بِلَا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جب گھر واپس آئی تو درد کی شدت میں اضافہ ہو چکا تھا۔ جب گھر والے مجھے لیڈی ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے تو وہ حیران رہ گئی کہ ایسی زبردست چوٹ کے باوجود کمر کی ہڈی ٹوٹنے سے محفوظ رہی۔ بہر حال اس نے میرا علاج شروع کیا اور میں نے حسبِ

معمول شجرہ عالیہ پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ کی برکت سے میں کچھ ہی دنوں میں مکمل طور پر صحت یاب ہو گئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اور میرے گھر والوں کو شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی غلامی اور دعوتِ اسلامی میں استقامت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿22﴾ مالی طور پر خوشحال ہو گئے

باب الاسلام (سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: گھر والوں نے بڑے ارمان سے میری شادی کی۔ شادی ہونے کے بعد میں شدید معاشی مسائل کا شکار ہو گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میری خستہ حالی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ میں شدید پریشان تھا کہ ضروریاتِ زندگی کیونکر پوری ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر عطاری بن چکا تھا اور دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے مدنی ماحول سے بھی وابستہ تھا۔ تو مجھے مُرشد سے ایک دن میری نگاہ رسالہ ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ میں دیئے گئے شجرہ عالیہ کے اس شعر پر پڑی:

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَہُمْ رِزْقًا سے دے رِزْقِ حَسَن

بندہ رَزَّاق تاج الاصفیاء کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

میں نے اس شعر کے ذریعے بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں اپنے مالی حالات کی بہتری کے

لے دُعا کو اپنا معمول بنالیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ ہی دنوں میں میری تنگ دستی خوشحالی میں بدل گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿23﴾ کتے بھاگ گئے

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک بار دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اسلامی بہنوں کا مَدَنی مشورہ تھا۔ ہم چند اسلامی بہنیں اس میں شرکت کے لئے بس اسٹاپ پر بس کے انتظار میں کھڑی تھیں۔ کافی دیر گزر گئی مگر بس نہ آئی۔ اچانک مڑ کر پیچھے دیکھا تو خوف کے مارے میرا دل اچھل کر حلق میں آ گیا کہ بہت سے خوفناک کتے ہمیں گھرے میں لئے ہوئے تھے۔ میں نے ہمت کر کے شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے دعائیہ اشعار میں سے اس شعر کو پڑھنا شروع کر دیا:

بہرِ شیلی شیرِ حق دنیا کے کُتوں سے بچا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ایک کارِ کھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

حیرت انگیز طور پر وہ کتے یکا یک منتشر ہو گئے۔ یوں الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کی برکت سے ہمیں اس مصیبت سے نجات ملی۔ شجرہ عالیہ کی یہ برکت دیکھ کر میں نے روزانہ شجرہ عالیہ پڑھنے کی نیت بھی کر لی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿24﴾ پوشیدہ بیماری دور ہوگئی

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لباب ہے: میں ایک پریشان گن مردانہ بیماری میں مبتلا تھا۔ ڈاکٹری علاج سے بات بنتی ہوئی نظر نہ آتی تھی۔ کچھ عرصہ قبل ہی میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوا تھا اور امیر اہلسنت و دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہو کر عطاری بھی بن چکا تھا۔ پیر و مرشد کے عطا کردہ ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ میں دیئے گئے اوراد و وظائف پڑھنا میرا معمول تھا۔ میں رسالے کے شروع میں دیا گیا شجرہ عالیہ بھی پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن جب میں اس شعر پر پہنچا:

دل کو اچھا تَن کو سَٹھرا جان کو پُر نور کر

اچھے پیارے شمسِ دیں بڈڑا اعلیٰ کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

تو میں نے اپنے مرض سے شفایابی پانے کی نیت سے اس شعر کی تکرار کرنا شروع کر دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا کرتے ہوئے کچھ ہی دن گزرے ہوں گے کہ کوئی دوائی استعمال کئے بغیر حیرت انگیز طور پر اس مرض سے میری جان چھوٹ گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿25﴾ طویل پریشانی سے نجات مل گئی

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے ابو جان پر 2 سال سے ایک ایکسیڈنٹ (حادثے) کے حوالے سے مقدمہ چل رہا تھا۔

دوسرے فریق سے صلح کا معاہدہ بھی ہو گیا اور انہوں نے ڈیڑھ یا دو لاکھ رقم بھی وصول کر لی تھی مگر مقدمہ کی سماعت طویل ہوتی چلی جا رہی تھی۔ سب گھروالے بہت پریشان تھے۔ ایک اسلامی بہن کو ہماری اس پریشانی کا پتا چلا تو انہوں نے مجھے شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ آپ 3 یا 12 یا 26 دن کا ارادہ کر کے اپنی پریشانی دور ہونے کی نیت سے روزانہ شجرہ عالیہ پڑھئے اور اس شعر کی بالخصوص تکرار کیجئے:

مشکلیں حل کر شجرہ مشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بلائیں رد شہید کر بلا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اور اس کی برکتیں دیکھئے۔ میں نے 12 دن تک شجرہ عالیہ پڑھنے کی نیت کی اور اس پر عمل شروع کر دیا۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ صرف 3 دن پڑھنے کی برکت سے اس مقدمے کا (جس کا دو سال سے کوئی فیصلہ نہیں ہو پا رہا تھا) فیصلہ ہو گیا اور میرے ابو باعزت بری ہو گئے۔ یوں شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے دعائیہ اشعار پڑھنے کی برکت سے ہمیں اس طویل پریشانی سے نجات مل گئی۔ اس دن کے بعد گھر والوں نے مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کرنے کی مکمل اجازت دے دی ہے ورنہ پہلے کافی رُکاوٹ کا سامنا تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَمَلَسَتْ بِرَحْمَتِہِو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت

میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿26﴾ سبق یاد ہو جاتا ہے

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لب لباب ہے کہ اللہ عزوجل کا کروڑ ہا کروڑ احسان کے اس نے مجھے شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہو کر عطاریہ ہونے کا شرف بخشا۔ الحمد للہ عزوجل میں مدرسۃ المدینہ میں قرآن پاک حفظ کر رہی ہوں۔ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے دعائیہ اشعار پڑھنا میرا معمول ہے۔ بالخصوص جب کبھی مجھے سبق یاد کرنے میں دشواری ہوتی ہے یا مجھے محسوس ہوتا ہے کہ آج میں سبق ٹھیک سے نہیں سنا پاؤں گی تو میں گھر سے مدرسہ تک اس شعر کی تکرار کرتی ہوئی آتی ہوں:

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بلائیں رد شہید کر بلا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

تو الحمد للہ عزوجل اس کی برکت سے سارا سبق بالکل صحیح سنا دیتی ہوں اور میری معلّمہ کو بھی مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہوتی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿27﴾ مَدَنی ماحول میں استقامت مل گئی

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی (جو دعوت اسلامی کی مجلس مکتوبات و تعویذات کے ذمہ دار بھی ہیں) کا بیان کچھ یوں ہے: اللہ عزوجل کا کروڑ ہا کروڑ احسان کہ مجھے دعوت اسلامی کا مَدَنی ماحول ملا اور شیخ طریقت

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے شرفِ بیعت نصیب ہوا۔ مگر میرے دل کو یہ دھڑکا لگا رہتا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ استقامت نہ ملنے کی وجہ سے میں دعوتِ اسلامی کے اس سنتوں بھرے مدنی ماحول سے دُور ہو جاؤں۔ میں اس عظیم نعمت کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعائے استقامت کے لئے رسالہ ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ میں دیئے گئے شجرہ عالیہ کے اس شعر کو خصوصیت کے ساتھ پڑھنا شروع کیا:

نصرا بی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

دے حیاتِ دین مُحیی جائفرا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس دعا سیہ شعر کی بَرَکت سے شیطانی وسوسوں سے نجات مل گئی اور مجھے ایسی استقامت نصیب ہوئی کہ تادمِ بیان تقریباً 12 سال ہو گئے، میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے سنتوں کی خدمت کر رہا ہوں اور نگاہِ مُرشد کے صدقے (تادمِ بیان) دعوتِ اسلامی کی پاکستان انتظامی کابینہ کا رکن بھی ہوں۔ آج بھی مجھے کوئی پریشانی آتی ہے تو میں اُس پریشانی کی مناسبت سے شجرہ عالیہ کے کسی ایک شعر کو اپنی دُعا کا حصہ بنالیتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میری وہ پریشانی دُور ہو جاتی ہے۔ نہ صرف میں خُود ایسا کرتا ہوں بلکہ خیر خواہی کے جذبے کے تحت دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی اس کا مشورہ پیش کرتا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿28﴾ لاکھوں کا کاروبار واپس مل گیا

باب الاسلام (سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ سے حاصل ہونے والی برکتوں کا بیان کچھ یوں کیا: میرا چلتا ہوا کاروبار تھا اور مالی طور پر کسی قسم کی پریشانی نہ تھی۔ پھر حالات نے ایسی کروٹ لی کہ میرا سارا کاروبار ڈوب گیا اور میں گویا عالیشان بنگلے سے نکل کر فٹ پاتھ پر آ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دامنِ امیرِ اہلسنت و دامت برکاتہم العالیہ سے وابستہ ہو کر عطاری بن چکا تھا۔ آزمائش کے ان دنوں میں یہ نسبت میرے کام آئی۔ وہ اس طرح کہ میں نے رسالہ ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ میں دیئے گئے شجرہ عالیہ کے اس شعر کے ذریعے اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کرنا شروع کی۔

بہرِ ابراہیم مجھ پر نا غم گلزار کر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

خداء عَزَّوَجَلَّ کی قسم! چند ہی دنوں میں ایسے اسباب بنے کہ میرا ڈوبا ہوا لاکھوں کا کاروبار مجھے واپس مل گیا اور میری خوشحالی کے دن لوٹ آئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿29﴾ ذہنی پریشانی سے نجات مل گئی

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں کورنگی انڈسٹریل ایریا کی ایک فیکٹری میں ملازم تھا۔ وہاں میری ایک ذمہ داری یہ بھی

تھی کہ اگر کپڑا بننے کی مشین کا کوئی پُرزہ خراب ہو جائے تو میں اسے فیکٹری والوں کی اجازت سے لے جاؤں اور اسے دکھا کر بازار سے نیا پُرزہ خریداؤں۔ میں اپنا فیوضہ بخوبی انجام دیتا تھا مگر مجھے شدید ذہنی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا۔ وہ یوں کہ جب میں فیکٹری سے وہ قیمتی پُرزہ لے کر بازار کا رخ کرتا تو راستے میں کچھ پولیس والے آنے جانے والوں کو چیکنگ کے نام پر روکتے اور ”چائے پانی“ کا مطالبہ کرتے۔ میں اُن کی اس زیادتی سے بچنے کے لئے دوسرا راستہ اختیار کرتا جو خاصا طویل تھا۔ مجھے کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا مگر کیا کرتا مجبور تھا۔ ایک دن میں نے ایک اسلامی بھائی سے اپنا یہ مسئلہ بیان کیا تو وہ فرمانے لگے کہ آپ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ کے مُرید ہیں، عطاری ہیں، کیا ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ کا رسالہ اپنے پاس رکھتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ یہ رسالہ اپنے پاس رکھئے اور شجرہ عالیہ کا یہ شعر کثرت سے پڑھا کریں:

بہر شہلی شیر حق دنیا کے کُتوں سے بچا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ایک کارکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

آپ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کھلی آنکھوں سے اس کی برکتیں دیکھیں گے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جس دن مجھے بازار جانا تھا۔ اسی شعر کی تکرار کرتے ہوئے پھٹ پھٹ کرتی ففٹی موٹر سائیکل پر پولیس والوں کے پاس سے گزرا تو وہ حسبِ معمول وہاں سے گزرنے والی گاڑیوں کو روکنے میں مصروف تھے مگر حیرت انگیز طور پر انہوں نے روکنا

تو دور کی بات میری طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ یہ دیکھ کر میرا حوصلہ اتنا بلند ہو گیا کہ اب میں اسی راستے سے اپنی پھٹ پھٹ کرتی ففٹی موٹر سائیکل پر انہی پولیس والوں کے پاس سے گزرتا ہوں مگر انہوں نے مجھے کبھی تنگ نہیں کیا۔ ایسا لگتا ہے کہ میں انہیں دکھائی ہی نہیں دیتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یوں شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ کی برکت سے مجھے ذہنی پریشانی سے نجات مل گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿30﴾ تنخواہ بڑھ گئی

باب المدینہ (کراچی) کے علاقے واٹر پمپ (گلستانِ مرشد) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: میں ایک سیٹھ کے ہاں نوکری کرتا تھا اور شادی شدہ تھا۔ 5 بچے تھے اور تنخواہ بہت کم تھی، لہذا بڑی تنگی سے گزر رہا ہوتا تھی۔ ایک دن میں نے اپنے سیٹھ سے اپنی اس پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے تنخواہ بڑھانے کی درخواست کی تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ جس پر میری ان سے تلخ کلامی ہو گئی اور میں نے جذبات میں آکر نوکری سے ہی استعفیٰ دے دیا۔ میری تنگ دستی مزید بڑھ گئی۔ ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے میرا مسئلہ سن کر پوچھا: کیا آپ اپنے پیر و مرشد امیر اہلسنّت و اہل بیت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ سے شجرہ عالیہ پڑھتے ہیں؟ میں نے نفی میں سر ہلا کر اپنی سستی کا اقرار کیا۔ انہوں نے میرا ذہن بنایا کہ آپ شجرہ عالیہ پڑھنے کا معمول بنالیں اور

بالخصوص ان 3 دُعائیہ اشعار کی بار بار تکرار کیجئے:

﴿1﴾ دے محمد کے لئے روزی کراحمد کے لئے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

خوانِ فضلِ اللہ سے حصہ گدا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

﴿2﴾ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُمْ رِزْقًا سے دے رِزْقِ حَسَن

بندۂ رِزَاقِ تاجِ الاصفیاء کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

﴿3﴾ دین و دنیا کے مجھے بَرَکات دے بَرَکات سے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

عشقِ حق دے عشقی عشقِ اِنْتِمَا کے واسطے

میں نے ان کے مشورے پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ شریف پڑھنے بالخصوص مذکورہ اشعار کی تکرار کی مجھے ایسی برکتیں نصیب ہوئیں کہ تیسرے ہی دن وہ سیٹھ (جو پہلے مجھ سے سیدھے منہ بات کرنے کو تیار نہ تھا) خود چل کر میرے گھر آیا اور نہ صرف مجھے دوبارہ نوکری دی بلکہ میرے مطالبے کی مطابق میری تنخواہ بھی بڑھا دی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿31﴾ کھوئی ہوئی چابی مل گئی

باب المدینہ (کراچی) میں مقیم ایک مدنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں موٹر سائیکل پر کسی کام سے ایم اے جناح روڈ پر گیا۔ مارکیٹ کے باہر میں نے موٹر سائیکل کو تالا لگایا اور اندر کی طرف چل دیا۔ ابھی مارکیٹ میں داخل بھی نہ ہوا تھا

کہ میری نظر اپنے ہاتھ پر گئی تو چابی کا پلاسٹک کا خول میری انگلیوں میں دبا ہوا تھا اور بقیہ چابی غائب تھی۔ پریشان ہو کر زمین پر تلاش شروع کر دی۔ بہت کوشش کے باوجود چابی نہ ملی۔ موٹر سائیکل کے انکیشن (یعنی سوئچ) میں بھی دیکھا مگر دکھائی نہ دی۔ میں بہت پریشان تھا کہ اب شدید رش میں کس طرح موٹر سائیکل کو گھسیٹ کر چابی بنانے والے کے پاس لے جاؤں گا۔ اچانک میرے ذہن میں شجرہ شریف کی برکتوں کا خیال آیا۔ چنانچہ میں نے اپنا مسئلہ حل ہونے کی نیت سے شجرہ شریف کے یہ دو اشعار پڑھنا شروع کئے اور تلاش بھی جاری رکھی۔

۱۔ یا الہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
(عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

یا رسول اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے
(عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

۲۔ مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۔ کر بلائیں رد شہید کر بلا کے واسطے
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ایک یا دو منٹ گزرے ہوں گے کہ میرے ذہن میں تجویز آئی کہ ہینڈل لاک میں دیکھنا چاہئے۔ جب میں نے دیکھا تو بقیہ چابی مجھے وہاں لگی ہوئی مل گئی۔ میں نے رب تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور شجرہ شریف کی برکتوں پر میرا اعتقاد اور بھی مضبوط ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿32﴾ دل نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور اپنے پیرومرشد شیخ طریقت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے دامن سے وابستگی کی برکت سے میں نماز تو پڑھنے لگا تھا مگر ثواب کمانے کے دیگر ذرائع مثلاً درسِ فیضانِ سنّت، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت اور دیگر مَدَنی کاموں سے محروم تھا۔ نفس و شیطان مجھے ثواب جاریہ کے ان عظیم کاموں کی طرف آنے ہی نہیں دیتے تھے۔ مجھے ڈرتھا کہ کہیں میں اس مَدَنی ماحول سے دُور ہو کر پھر سے غفلت کا شکار نہ ہو جاؤں۔ ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو میں نے اُن سے اپنی پریشانی کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے مجھے امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ سے شجرہ عالیہ پڑھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ تین یا چار دن ہی گزرے ہوں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا دل نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا اور میں نے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام بھی کرنا شروع کر دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿33﴾ دل سُتھرا ہو گیا

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: میں

نے اپنے علاقے کے ایک اسلامی بھائی (جو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ نہیں تھے) کو نماز کی دعوت پیش کی تو انہوں نے اپنی حالتِ زار کچھ اس طرح بیان کی: ”آہ! نماز

تو دور کی بات، میں تو غسلِ جنابت تک میں ایسی سستی کرتا ہوں کہ کئی کئی دن ناپاکی کی حالت میں گزر جاتے ہیں، میں کیا کروں میرا دل ہی اس معنوی گندگی سے صفائی کی طرف مائل نہیں ہوتا۔“ میں نے ان کی خیر خواہی کرتے ہوئے عرض کی: ”آپ ہمت رکھئے اور امیرِ اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ سے شجرہ عالیہ بالخصوص یہ شعر کثرت پڑھا کریں:

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر

اچھے پیارے شمسِ دیں بڈڑا لعلی کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

انہوں نے اس پر عمل کی نیت کر لی۔ چند دن کے بعد جب ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ شجرہ عالیہ کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا دل نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿34﴾ گھریلو مسائل حل ہو گئے

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: میں چند گھریلو مسائل کی وجہ سے شدید ذہنی اذیت کا شکار تھا۔ اس پریشانی سے نجات پانے کے لئے میں ایک عامل کے پاس جا پہنچا۔ اس نے مجھے اپنی چٹری باتوں میں الجھا کر 10,000 (دس ہزار) روپے ہتھیا لئے اور مجھے کچھ پڑھنے کے لئے کہا۔ میں نے حسبِ ہدایت عمل شروع کر دیا۔ مسائل تو کیا حل ہونے تھے، میری اپنی طبیعت خراب رہنے لگی۔ سر درد سے دکھتا اور جسم بخار میں جلتا رہتا۔ اس دوہری

مصیبت سے میرے اوسان خطا ہو گئے۔ کچھ سوچھائی نہ دیتا تھا۔ میں نے اپنا مسئلہ ایک اسلامی بھائی سے بیان کیا تو انہوں نے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا: آپ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ میں بیعت ہیں۔ آپ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ سے شجرہ عالیہ پڑھنے کا معمول کیوں نہیں بنالیتے۔“ اور خصوصاً مجھے یہ شعر بار بار پڑھنے کا مشورہ دیا:

مشکلیں حل کر شہ مشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بلائیں رَد شہیدِ کر بلا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

میں نے شجرہ عالیہ پڑھنا شروع کر دیا اور ہر نماز کے بعد مذکورہ شعر پڑھ پڑھ کر اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پریشانیوں سے چھٹکارے کے لئے دُعا مانگنے لگا۔ دوسرے ہی دن کوئی دوائی استعمال کئے بغیر حیرت انگیز طور پر میرا سر درد اور بخار جاتا رہا اور میری طبیعت بحال ہونے لگی اور بتدریج میرے گھریلو مسائل بھی حل ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿35﴾ مَدَنی مَنی صحت یاب ہو گئی

باب المدینہ (کراچی) کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میری اڑھائی سالہ مَدَنی مَنی کو اچانک فٹس Fits کا دورہ پڑا (جس میں مریض کے ہاتھ پاؤں اور قوتِ حس کام کرنا چھوڑ دیتی ہے)۔ اسے فوراً اسپتال کے ایمر جنسی وارڈ میں لے جایا

گیا۔ میں بے حد پریشان تھا، مَدَنی مَنی کی امی تو مسلسل روئے جا رہی تھی کہ شاید اب میری بیٹی جانبر نہ ہو سکے۔ اسی دوران میں عصر کی نماز پڑھنے قریبی مسجد میں گیا۔ نماز کے بعد میں نے رورو کر شجرہ شریف کے یہ دعائیہ اشعار پڑھے؛

۱۔ یا الہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

یا رسول اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

۲۔ مشکلیں حل کر شہ مشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بلائیں ردِ شہیدِ کربلا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

پھر میں نے اپنے پیر و مرشد شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے وسیلے سے دعا مانگی کہ ”یارب عزوجل! میری مَدَنی مَنی کو شفا عطا فرما۔“ دعا کے بعد جب میں مسجد سے نکلا تو مجھے ایسا لگا کہ ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں نے میری مَدَنی مَنی کو ڈھانپ لیا ہے اور ایسا ہی ہوا ڈاکٹروں کی توقع کے برعکس کچھ ہی دیر میں میری مَدَنی مَنی نے آنکھیں کھول دیں اور یوں ہنسنے مُسکرا نے لگی جیسے کچھ ہوا ہی نہ تھا۔ بس ذرا سی نقاہت نظر آرہی تھی۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ دوسرے ہی دن مَدَنی مَنی اسپتال سے گھر واپس آ گئی۔ تادمِ تحریر ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے، اُس کی طبیعت دوبارہ خراب نہیں ہوئی بلکہ اس کی صحت پہلے سے بہتر نظر آتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿36﴾ خوفناک بلا

ایک اسلامی بھائی کا حلیہ بیان کچھ یوں ہے کہ ایک رات میں اپنی گاڑی پر قدرے سنسان علاقے سے گزر رہا تھا۔ ایک چھوٹے سے پل پر سے گزرتے ہوئے اچانک ایسا لگا جیسے کوئی بہت زیادہ وزنی چیز گاڑی پر لاد دی گئی ہو۔ فل اسپید دینے کے باوجود گاڑی بہت آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ کسی نہ کسی طرح گھر پہنچ کر جیسے ہی گاڑی سے اتر ا تو مجھے اپنے کندھوں پر کسی ان دیکھی شے کا وزن محسوس ہوا۔ جیسے تیسے میں نے کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کیا اور بستر پر جا گرا۔ رات کے کم و بیش 1:30 بجے کا وقت تھا کہ میری آنکھ کھلی۔ مجھ پر ایک عجیب خوف طاری تھا۔ بہر حال میں ہمت کر کے واش روم جانے کیلئے اٹھا، تو کسی ان دیکھی طاقت نے میرا ہاتھ موڑ کر کمر پر لگا دیا۔ میری چیخ نکل گئی۔ اس ان دیکھی شے نے ساری رات مجھے اذیت میں مبتلا رکھا۔ کبھی میری ٹانگ موڑ دی جاتی تو کبھی اٹھا کر پٹخ دیا جاتا۔ میں خوف و تکلیف میں چلاتا اور گھر والوں کو بلاتا رہا مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ گھر والوں کو میری آواز نہیں پہنچ رہی تھی۔ اذان فجر ہونے پر وہ نادیدہ قوت چلی گئی۔ میرا پورا جسم پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا۔

صبح اس خیال سے گھر میں کچھ نہ بتایا کہ خواخواہ پریشان ہوں گے۔ گلی میں رہنے والے ایک باریش نمازی شخص کے (جو دم وغیرہ کرتے تھے) پاس پہنچا۔ انہوں نے استخارہ کر کے بتایا کہ سخت جان لیوا چیز تمہارے ساتھ ہے۔ لگتا ہے کہ تم کسی کامل

پیر کے مرید ہو اس لئے جان بچ گئی۔ اس کا علاج میرے بس میں نہیں ہے۔ دوسری رات پھر اسی طرح 2:00 بجے کے قریب کسی نادیدہ قوت نے نیند کی حالت میں بستر سے اٹھا کر نیچے پھینک دیا اور ساری رات مجھے اذیت دی جاتی رہی۔ مدد کیلئے پکارتا رہا مگر بے سود۔ دن کے وقت میں نے قریبی مزار پر حاضری دی اور آنکھیں بند کر کے عرض کی: ”حضور! میرے مرشد کا واسطہ! کم از کم اتنا تو ہو کہ جو نادیدہ قوت مجھے تکلیف دیتی ہے نظر آئے۔“ یہ عرض کر کے جیسے ہی آنکھیں کھولیں تو برابر میں بھیانک چہرے والی ایک خوفناک بلاکھڑی دکھائی دی۔ جس کے دانت سینے تک نکلے ہوئے تھے اور سر چھت کو چھو رہا تھا۔ اس کا چہرہ بے حد سیاہ تھا۔ وہ بڑی بڑی سرخ آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں۔ میں گھبرا کر وہاں سے چل دیا تو وہ بلا بھی میرے ساتھ ہوئی۔ باہر آ کر جب میں نے مزار کے احاطے میں نگاہ دوڑائی تو مجھے عجیب الخلق تہ مخلوق دکھائی دی جن میں بچے بھی تھے اور لمبے قد والے مرد بھی جن کے بال گھٹنوں تک اور چہرے انسانوں سے مختلف تھے۔ اب چونکہ وہ نادیدہ قوت ظاہر ہو چکی تھی۔ لہذا سامنے آ کر میری پٹائی کیا کرتی۔

ایک صبح میں نے سبز عمامہ باندھے ہوئے اسلامی بھائی کو یہ تمام معاملہ بتایا تو انہوں نے پوچھا: ”تم اپنے پیر و مرشد شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ شجرہ شریف میں سے اوراد و وظائف پڑھتے ہو؟“ میں نے عرض کی: ”پڑھنا تو دور کی بات، میرے پاس تو شجرہ بھی نہیں ہے۔“ انہوں نے مجھے شجرہ عطا یہ دیا

اور تاکید کی کہ اسے اپنے پاس رکھے اور اس میں دیئے گئے اوراد و وظائف پڑھنے کا معمول بھی بنالیتے اور فیضانِ مدینہ سے مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ کے مکتب سے تعویذات بھی لیجئے، ان شاء اللہ عزوجل اس خوفناک بلا سے نجات مل جائے گی۔

اس رات جب میں سویا تو شجرہ عطاریہ میری جیب میں تھا۔ عجیب قسم کی پراسرار آواز سے میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ وہ بھیانک بلا کمرے میں کھڑی ہے۔ میں چونکہ اب عادی ہو چکا تھا، لہذا خوف میں کمی آگئی تھی۔ میں نے محسوس کیا آج وہ مجھ سے دور دور ہے اور قریب آنے سے کتر رہی ہے۔ وہ بلا دور سے ہی بھیانک آواز میں کہنے لگی: ”تمہاری جیب میں کیا ہے؟ اسکو نکال دو میں تجھے کچھ نہیں کہوں گی۔“ اب مجھ پر انکشاف ہوا کہ میری جیب میں شجرہ عطاریہ ہے اور اسی کی وجہ سے اس بلا کو میرے قریب آنے کی ہمت نہیں ہو رہی۔ ساری رات وہ بلا دور دور کمرے میں ٹہلتی رہی اور جیب سے شجرہ عطاریہ نکالنے کا مشورہ دیتی رہی۔ رات میں سو تو نہ سکا مگر اس کی اذیت سے بہر حال محفوظ رہا۔

دوسرے دن فیضانِ مدینہ میں مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ کے مکتب سے تعویذات لئے اور لا کر ایک تعویذ کمرے میں لٹکا دیا۔ الحمد للہ عزوجل تعویذ لٹکانے کی برکت سے اس بھیانک بلا کا کمرے میں داخلہ بھی بند ہو گیا۔ چند دن مختلف روپ میں آکر باہر دالان سے کبھی کھڑکی سے، آواز دیتی رہی: تعویذ ہٹا دے..... تیرے بہت کام آؤ گی..... مجھ سے دوستی کر لے..... تجھے اب نہیں ماروں گی۔ وغیرہ وغیرہ“

اس کے بعد میں نے باہر بھی تعویذات لٹکا دیئے اور خود بھی تعویذ پہن لیا کاٹ کا پانی بھی پیتا رہا۔ الحمد للہ عزوجل کچھ ہی عرصے میں شجرہ عطاریہ اور تعویذات عطاریہ کی برکت سے اس خوفناک بلا سے نجات مل گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿37﴾ ہوش میں آگئیں

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کچھ یوں بیان کرتی ہیں کہ میں نے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے تعویذات عطاریہ کی بہاروں پر مشتمل رسالے ”خوفناک بلا“ میں امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالہ ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ اپنے پاس رکھنے کی برکتیں پڑھیں تو میں نے بھی شجرہ عطاریہ پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے کا معمول بنالیا۔ الحمد للہ عزوجل مجھے شجرہ عطاریہ پڑھنے اور پاس رکھنے کی بدولت خوب خوب برکتیں ملیں۔ جس کی ایک برکت یوں بھی ظاہر ہوئی کہ ہمارے علاقے کی ایک اسلامی بہن پر جنات کے اثرات تھے۔ ایک دن اچانک انکی طبیعت بگڑی اور ان پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ ان کو ہوش میں لانے کے لئے پانی کے چھینٹے مارے گئے مگر بے سود۔ میں چونکہ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ کی برکتوں کو کھلی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی، چنانچہ میں نے جھٹ سے شجرہ عطاریہ نکال کر ان کے ہاتھ میں دے دیا۔ شجرہ عطاریہ ان کے ہاتھ میں دینے کی دیر تھی الحمد للہ عزوجل ان کی

طبیعت سنبھانے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہوش میں آ گئیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿38﴾ گھریلو پریشانیاں دور ہو گئیں

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلیفہ بیان کا خلاصہ ہے کہ کچھ عرصے سے ہمیں مختلف گھریلو پریشانیوں کا سامنا تھا۔ بہت کوششیں کیں مگر پریشانیاں تھیں کہ دور ہونے کا نام ہی نہ لیتی تھی۔ معاملات ایسے تھے کہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتے تھے۔ میں شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت تھی۔ میں نے اپنے مسائل کے حل کی نیت سے آپ دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ میں موجود شجرہ عالیہ کے اس دعائیہ شعر کو بار بار پڑھنا شروع کیا:

یا الہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے (عز وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے (عز وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

الحمد لله عَزَّوَجَلَّ! شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے اس دعائیہ شعر کی برکت سے ہمارے گھر کے مسائل بتدریج حل ہو گئے اور گھر میں خوشحالی آ گئی۔ الحمد لله عَزَّوَجَلَّ! اب میں نہ صرف شجرہ عطاریہ باقاعدگی سے پڑھتی ہوں بلکہ شجرہ شریف میں موجود دیگر اور ادو وظائف پڑھنے کا بھی معمول ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿39﴾ سینے کی تکلیف دُور ہو گئی

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ ہمارے علاقے کی ایک اسلامی بہن امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ سے شجرہ عالیہ پڑھنے کی پیاری پیاری عادت بنائے ہوئے تھیں۔ ایک دن اچانک ان کے سینے میں تکلیف شروع ہوئی جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی گئی۔ انہوں نے بہت علاج کروایا مگر کوئی خاص آرام نہ آیا۔ وہ بڑی آزمائش میں مبتلا تھیں۔ اپنی بیماری کی وجہ سے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت سے بھی محروم رہنے لگیں۔ لیڈی ڈاکٹر نے انفیکشن کا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے فوری طور پر میموگرافی (Mammo Graphy) کروانے کو کہا۔ جس دن وہ میموگرافی کروانے کے لئے لیبارٹری میں گئیں تو راستے میں شجرہ عالیہ کا ورد شروع کر دیا کہ رپورٹ ٹھیک آئے اور کسی بڑی بیماری کا انکشاف نہ ہو۔ جب میموگرافی کی رپورٹ آئی تو انفیکشن کا خدشہ غلط ثابت ہوا۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ کچھ عرصے بعد انہیں شجرہ عالیہ پڑھنے کی برکت سے سینے کی اس تکلیف سے نجات بھی مل گئی۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ! اب وہ اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کرتی ہیں۔

دل عشقِ محمد ﷺ میں تڑپتا رہے ہر دم

سینے کو مدینہ میرے اللہ ﷻ بنا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿40﴾ اثرات ختم ہو گئے

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ کچھ عرصے پہلے میری طبیعت اچانک خراب ہو گئی۔ بہت علاج کروایا مگر آرام نہ آیا۔ مسلسل بیمار رہنے کی وجہ سے میری صحت گرنا شروع ہو گئی۔ گھر والے میری حالت دیکھ کر بہت پریشان تھے۔ انہیں یہ بھی شبہ تھا کہ کہیں مجھ پر جنات وغیرہ کے اثرات تو نہیں؟ جب مجھے ان کے خیالات کا پتہ چلا تو شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی نظر عنایت سے میری توجہ آپ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ میں دیئے گئے شجرہ عالیہ کی طرف ہو گئی۔ جس کی برکتوں کی میں پہلے ہی قائل تھی۔ میں نے اس حسن ظن کے ساتھ کہ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عطاریہ کی برکت سے مجھے شفا مل جائے گی، اسی دن سے شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ اپنے پاس رکھنا شروع کر دیا۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ ایسا ہی ہوا یعنی میں شجرہ قادریہ عطاریہ کی برکت سے چند ہی دنوں میں صحت یاب ہو گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿41﴾ خوفناک خواب

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں نے دو مرتبہ یہ خواب دیکھا کہ کوئی خوفناک بلا مجھ پر حملہ کرنے کیلئے آرہی ہے۔ لیکن جیسے ہی میرے ہاتھ میں امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا عطا کردہ ”شجرہ قادریہ رضویہ

ضیائیہ عطاریہ“ کا رسالہ دیکھتی ہے تو فوراً گھبرا کر دور ہو جاتی ہے۔ اس طرح شجرہ قادریہ عطاریہ اس خوفناک بلا کو میرے قریب ہونے سے روکتا ہے اور میں اس بلا سے محفوظ رہتی ہوں۔ بس پھر کیا تھا میں نے بیداری میں بھی شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ اپنے پاس رکھنا شروع کر دیا۔ مجھے اس کی ایسی برکت نصیب ہوئی کہ حقیقت میں تو کیا نقصان پہنچتا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ خوفناک بلا مجھے خواب میں بھی نظر آنا بند ہو گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿42﴾ پر اسرار بچی

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا حلیہ بیان کچھ یوں ہے کہ میرے گھر والے ایک شادی میں شرکت کے بعد رات تقریباً 2 بجے گھر واپس آ رہے تھے۔ جب وہ ایک ویران جگہ سے گزر رہے تھے تو میری بہن نے وہاں موجود کچرے کے ڈھیر سے ایک پُر اسرار بچی کو نکل کر اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ میری بہن خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹی مگر وہ پُر اسرار بچی قریب آ کر بہن سے ٹکرائی اور غائب ہو گئی۔ گھر آتے ہی بہن کی حالت خراب ہونا شروع ہو گئی اور وہ بدلی ہوئی آواز میں عجیب عجیب باتیں کرنے لگی۔ بقول اس کے اسے سینکڑوں جنات نظر آتے۔ کئی عالمین سے علاج کروایا گیا مگر طبیعت بگڑتی ہی چلی گئی۔ پریشان ہو کر سسرال والے بہن کو میرے گھر چھوڑ گئے۔ میں نے بھی جگہ جگہ علاج کیلئے عالمین سے رابطہ کیا مگر بہن کی طبیعت صحیح ہونا تو ایک طرف رہا خود میری اہلیہ بھی اس کی لپیٹ میں آ گئی۔

میں انتہائی پریشان تھا کہ کیا کروں۔

ایک دن میری ساس ملنے کیلئے آئی اور اپنی بیٹی کے ساتھ کمرے میں سو گئی۔

صبح جب میں جاگا تو اہلیہ کی طبیعت خراب تھی اور وہ بار بار ہنس رہی تھی۔ گھر والے جب

میری ساس کو بیدار کرنے کے لئے کمرے میں پہنچے تو وہ دم توڑ چکی تھیں۔ اس واقعے

کے بعد میں نے مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ کے بستے سے رابطہ کر کے کافی عرصہ

علاج کروایا اور شجرہ عالیہ عطاریہ پڑھنے کا بھی معمول رکھا۔ الحمد للہ عزوجل اسکی برکت

سے ان آفتوں اور بلاؤں سے ہمیں نجات مل گئی اور اب گھر میں سکون ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿43﴾ ڈرنا چھوڑ دیا

ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ تقریباً دس سال پہلے (1997ء)

کی بات ہے، لیاقت آباد (باب المدینہ کراچی) کی فردوس مارکیٹ میں ایک اسلامی

بھائی کی نوم کے گدے اور لحاف وغیرہ کی دکان تھی۔ وہ رات گئے تقریباً 2:00 بجے

تک دکان کھلی رکھتے۔ انہی دنوں فائرنگ اور قتل و عارت کے واقعات میں ایک دم

اضافہ ہو گیا اور ہر طرف خوف و ہراس پھیل گیا۔ لوگ خصوصاً رات کے وقت گھروں

سے باہر نکلنے سے کترانے لگے۔ یہ اسلامی بھائی تو اس قدر گھبرائے کہ مارے خوف

کے (فیڈرل بی ایریا میں واقع) اپنے چچا کے گھر منتقل ہو گئے اور دکان پر بیٹھنا چھوڑ دیا۔

ان کے بھائی اور والد صاحب انہیں لینے کے لئے جاتے تو یہ خوف زدہ ہو کر چلانے

لگتے: ”وہ مجھے مار ڈالیں گے، وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔“ گھر والے پوچھتے: ”کون مار ڈالیں گے؟“ تو وہ کوئی جواب دینے کے بجائے یہی کہتے رہتے۔ یوں وہ نفسیاتی مریض بن چکے تھے جس سے ان کے گھر والے سخت پریشان تھے۔ انہوں نے علاقے کے ایک اسلامی بھائی کو سارا ماجرا سنایا اور درخواست کی کہ وہ آپ سے بڑی محبت کرتے ہیں لہذا آپ ہی ان کو سمجھائیے، ہو سکتا ہے آپ کی بات مان جائیں۔ چنانچہ وہ اسلامی بھائی انہیں سمجھانے پہنچے تو وہ حسب معمول خوف سے چیخنے چلانے لگے: ”وہ مجھے مار ڈالیں گے، وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔“ اسلامی بھائی نے ان کو مشورہ دیا کہ اپنے پیرو مرشد امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ کو اپنے سینے سے لگا کر رکھئے، ان شاء اللہ عزوجل کچھ نہیں ہوگا۔ انہوں نے یہ بات مان لی اور واپس آ گئے۔ الحمد للہ عزوجل شجرہ عالیہ کو سینے سے لگائے رکھنے کی برکت سے ان کا خوف ایسا دور ہوا کہ فارتنگ کے واقعات کے باوجود وہ پھر سے رات دو دو بجے تک دکان پر بیٹھنے لگے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿44﴾ مَدَنی منے نے رونا چھوڑ دیا

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں شرکت کے بعد اپنے گھر کی طرف روانہ ہونے لگا تو مجھے کسی نے آواز دی۔ مڑ کر دیکھا تو مسجد کے ایک نمازی اسلامی بھائی نظر آئے جو کافی پریشان دکھائی

دیتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے اپنی پریشانی کچھ یوں بیان کی کہ ”میرا مَدَنی متا تقریباً 25 گھنٹے سے مسلسل روئے جا رہا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے ایک خوفناک عورت دکھائی دیتی ہے جو مجھے اپنے ساتھ لے جانا چاہتی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں؟“ میں نے انہیں تسلی دی اور امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا عطا کردہ رسالہ ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ مَدَنی مَنے کی جیب میں رکھنے کا مشورہ دیا۔ دوسرے دن جب صبح نماز فجر کے بعد مسجد میں فکرِ مدینہ کا حلقہ لگا تو میری نظر اس اسلامی بھائی پر پڑی۔ میں نے ان سے مَدَنی مَنے کی خیریت دریافت کی۔ انہوں نے خوشی کے عالم میں بتایا: الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ جیسے ہی میں نے شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ کا رسالہ اپنے بیٹے کی جیب میں رکھا حیرت انگیز طور پر اس نے رونا بند کر دیا۔ اس کی گھبراہٹ اور خوف میں کمی آئی اور وہ تقریباً 30 منٹ کے اندر اندر سکون سے سو گیا۔ اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طبیعت بہت بہتر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿45﴾ T.V خریدنے سے باز آگئے

باب المدینہ (کراچی) کی ایک عطاریہ اسلامی بہن کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے ہمارا گھر T.V کی تباہ کاریوں سے محفوظ تھا۔ گھر بھر میں سنتوں کی مَدَنی بہاریں تھیں۔ اچانک میرے بچوں کے ابو کو بیٹھے بٹھائے نہ جانے کیا سوجھی کہ انہوں نے T.V خریدنے کا ارادہ کر لیا۔ جب مجھے

پتا چلاتو میں بہت پریشان ہوئی کہ تباہی کا یہ آلہ (یعنی T.V) نہ جانے کیا گل کھلائے۔ میں نے انہیں اس ارادے سے باز رکھنے کی اپنی سی کوششیں کیں مگر ناکام رہی۔ میری تشویش میں اور اضافہ ہو گیا۔ اسی دوران میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع (جو کہ ہر بدھ شریف کو باب المدینہ (کراچی) کے تقریباً تمام علاقوں میں ہوا کرتا ہے) میں شریک ہوئی۔ میں نے وہاں شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ کا پوسٹر کارڈ دیکھا تو سوچا کہ اسے اپنے گھر میں آویزاں کرتی ہوں شاید T.V سے بچنے کی کوئی صورت نکل آئے۔ چنانچہ میں شجرہ عالیہ اپنے گھر لے آئی اور ایک دیوار پر سجا دیا۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ! شجرہ عطاریہ قادریہ رضویہ عطاریہ دیوار پر آویزاں کرنے کی برکت سے میرے بچوں کے ابو نے گھر میں T.V لانے کا ارادہ خود ہی ترک کر دیا اور یوں ہمارا گھر T.V کا شکار ہونے سے بچ گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

46 ﴿﴾ ڈر سے نجات مل گئی

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے بچے رات کو ایک دم چیخ مار کر اٹھ جاتے اور ڈر کے مارے رونے لگتے۔ مجھے بھی ان کے ساتھ جاگنا پڑتا جس سے میری نیند پوری نہیں ہو پاتی تھی۔ اس صورتِ حال سے میں بہت پریشان تھی۔ کئی جگہ سے علاج کروایا مگر ڈر نے کا یہ سلسلہ ختم نہ ہوا۔ ایک مرتبہ آدھی رات کو اچانک میری مدنی منی نے ایک خوفناک چیخ ماری اور

اٹھ کر بیٹھ گئی۔ چیخ اس قدر خوفناک تھی کہ میں بھی خوفزدہ ہو گئی۔ مدنی منی کے چہرہ خوف سے پیلا ہو رہا تھا۔ میں شدید پریشان تھی کہ اب کیا کروں؟ اسی پریشانی کے عالم میں مجھے مکتبہ المدینہ سے شائع ہونے والے تعویذاتِ عطاریہ کی بہاروں پر مشتمل رسالے ”خوفناک بلا“ میں لکھی جانے والی ایک بہار کا خیال آیا کہ کس طرح ایک اسلامی بھائی امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ اپنے پاس رکھنے کی برکت سے خوفناک بلا سے محفوظ رہے۔ اس خیال کا آنا تھا کہ میں نے اسی وقت شجرہ عطاریہ نکالا اور اپنی مدنی منی کے سرہانے رکھ دیا۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عطاریہ سرہانے رکھنے کی برکت سے میری مدنی منی کی طبیعت بحال ہونے لگی اور وہ بقیہ رات سکون کی نیند سوئی۔ شجرہ عطاریہ کی یہ برکت دیکھ کر میں نے باقاعدگی سے شجرہ عطاریہ سرہانے رکھنا شروع کر دیا۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ تادم تحریر کبھی میرے بچے نیند میں نہیں ڈرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿47﴾ سکون کی نیند سویا

باب الاسلام (سندھ) کے شہر کوٹ عطاری (کوٹری) کے مقیم اسلامی بھائی (جو مدرسۃ المدینہ ”خدا کی بستی“ میں مُدرّس ہیں) کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں حسب معمول طلبہ کو قرآن پاک پڑھانے میں مصروف تھا کہ ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 65 سال) میرے پاس آئے جن کے چہرے پر آثارِ غم نمایاں تھے۔ انہوں نے مجھ

سے اپنی پریشانی کچھ اس طرح سے بیان کی کہ ہم حیدر آباد (سندھ) میں خوش و خرم زندگی بسر کر رہے تھے، خاندان والوں کی آپس میں محبت مثالی تھی۔ مگر ہمارے ہنستے بستے خاندان کو نہ جانے کس کی نظر لگ گئی کہ زمین کے تنازع کی وجہ سے آپس میں جھگڑے شروع ہو گئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے دکھائی دینے لگے۔ میری جان لینے کی بھی کئی مرتبہ کوشش کی گئی مگر مجھے میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے بچالیا۔ سوتے میں کوئی ان دیکھی قوت میرا بازو مروڑ کر مجھے چارپائی سے نیچے گرا دیتی تو کبھی میری چارپائی ہوا میں معلق ہو جاتی۔ ایک بار تو کسی کے چھوئے بغیر پانی کا مٹکا دو ٹکڑے ہو گیا جس سے ہم اور زیادہ خوف زدہ رہنے لگے۔ انہی پریشانیوں میں 15 سال کا طویل عرصہ گزر گیا، علاج کے لئے لاکھوں روپے ڈاکٹروں اور عاملوں کی نذر کئے مگر کوئی حل نہ نکل سکا بلکہ حالات مزید بگڑ گئے۔ میری بیوی روٹھ کر میکے میں جا بیٹھی، میں نعمتِ اولاد سے بھی محروم تھا۔ میری توراتوں کی نینداڑ گئی۔ پہلے پہل تو حیدر آباد میں ہی تنہائی کی زندگی بسر کرتا رہا پھر پریشان ہو کر ”خدا کی بستی“ میں مکان لیا ہے۔ یہاں فیضانِ مدینہ سے تعویذات عطا رہے ہیں جس سے الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ کافی فرق ہے مگر رات میں دیئے کی مانند کوئی چیز جلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ آپ دعا کیجئے کہ میری بے خوابی کا مسئلہ بھی حل ہو جائے۔ ان کی درد بھری داستان سن کر میں نے تسلی دی اور پوچھا: آپ کس کے مُرید ہیں؟ فرمانے لگے: میں مُرید تو کسی اور

پیر صاحب کا ہوں مگر میں امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے طالب ہوں۔ میں نے اپنی جیب سے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا عطا کردہ رسالہ ”شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ“ نکالا اور انہیں پیش کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ آج رات اسے اپنے سرہانے رکھ لیجئے گا، ان شاء اللہ عزوجل فائدہ ہوگا۔ انہوں نے شجرہ عطاریہ کا رسالہ لیا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے الوداعی سلام کے بعد رخصت ہو گئے۔

دوسرے دن جب میں مدرسے پہنچا تو مجھے وہی اسلامی بھائی دوبارہ دکھائی دیئے۔ اب کی بار وہ بہت ہشاش بشاش دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں پہلے بھی آیا تھا مگر آپ سے ملاقات نہ ہو سکی، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ سرہانے رکھنے کی برکت سے میں کم وبیش 15 سال بعد سکون کی نیند سویا ہوں۔ آج مجھے کوئی جلتا ہوا دیا بھی نظر نہیں آیا۔“ تادم تحریر دو سال کا عرصہ ہو چکا ہے مذکورہ اسلامی بھائی کی پریشانیاں بتدریج دور ہو چکی ہیں، ان کی زوجہ پھر سے ان کے ساتھ رہنے لگیں اور دیگر روحانی مسائل بھی حل ہو گئے۔ یوں تعویذات عطاریہ اور شجرہ عالیہ کی برکت سے ان کی خزاں رسیدہ زندگی میں خوشیوں کی بہار آ گئی۔ الحمد للہ علی ذلک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُسْنِ اَعْتِقَاد کی بھاریں

میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلا حظہ فرمایا کہ شجرہ قادریہ رضویہ عطار یہ پڑھنے اور اپنے پاس تحریری صورت میں رکھنے کی کیسی برکتیں ہیں۔ مگر یاد رکھئے کہ یہ سب حُسْنِ اَعْتِقَاد کی بھاریں ہیں، اگر اَعْتِقَاد مُتَزَلِّل ہو تو اس طرح کے تَنَاجُّجِ بَرآمد نہیں ہو سکتے۔ فیض پانے کیلئے اَعْتِقَاد پکا ہونا چاہئے، دُھلَمِل یقین (یعنی کچے یقین) والا نہ ہو، مثلاً سوچتا ہو کہ فُلاں بُرگ سے یا فُلاں وَلِی اللہ کے مزار پر حاضری دینے سے نہ جانے فائدہ ہوگا یا نہیں ہوگا وغیرہ۔ ایسا شخص فیض نہیں پاسکتا۔ نیز فیض ملنے میں وقت کی کوئی قید نہیں ہوتی اپنا اپنا مقدر ہوتا ہے کسی کو فوراً فیض مل جاتا ہے کسی کا برسوں تک کام نہیں ہوتا۔ کام ہو یا نہ ہو ”یک در گیر و مُحکَم گیر“ یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی کے ساتھ پکڑ، کے مصداق پڑے رہنا چاہئے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عمر بھر بھی نہ پاسکا

مرے مولیٰ تجھ سے گلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی

تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ!

مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اعلیٰ اخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ اِن مَدَنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور و فکر کا موقع ملے گا اور دِلِ حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہو جائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر نُش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرودِ پاک جاری ہو جائے گا، یہ تلاوتِ قرآن، حمدِ الہی اور نعتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عادی بن جائے گی، غصیلہ پن رخصت ہو جائے گا اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کر کے صابر و شاکر رہنا نصیب ہوگا، بدگمانی کی عادت بد نکل جائے گی اور حسنِ ظن کی عادت بنے گی، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور احترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دُنیاوی مال و دولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹ جائے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میں فنکار تھا!

شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہور زمانہ تالیف ”فیضانِ سنت“ جلد اول کے صفحہ 851 پر لکھتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! گناہوں کے دلدل میں دھنسے ہوئے

ایک فنکار کا واقعہ پڑھئے جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول نے مَدَنی رنگ چڑھا دیا۔ چنانچہ اورنگی ٹاؤن (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا کُتُبُاب ہے: افسوس صد کروڑ افسوس! میں ایک فنکار تھا، میوزیکل پروگرامز اور فنکشنز کرتے ہوئے زندگی کے انمول اوقات برباد ہوئے جا رہے تھے، قلب و دماغ پر غفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ نماز کی توفیق تھی نہ ہی گناہوں کا احساس۔ صحرائے مدینہ ٹول پلازہ سپر ہائی وے باب المدینہ کراچی میں باب الاسلام سطح پر ہونے والے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (۱۴۲۲ھ - 2003ء) میں حاضری کیلئے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کر کے ترغیب دلائی۔ زہے نصیب! اُس میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ تین روزہ اجتماع کے اختتام پر رقت انگیز دُعا میں مجھے اپنے گناہوں پر بہت زیادہ ندامت ہوئی، میں اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکا، پھوٹ پھوٹ کر رویا، بس رونے نے کام دکھا دیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مل گیا۔ اور میں نے رقص و سرود (س۔ ر۔ د) کی محفلوں سے توبہ کر لی اور مَدَنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیا۔

25 دسمبر 2004 کو میں جب مَدَنی قافلے میں سفر پر روانہ ہو رہا تھا کہ چھوٹی ہمیشہ کا فون آیا، بھڑائی ہوئی آواز میں انہوں نے اپنے یہاں ہونے والی نابینائی کی ولادت کی خبر سنائی اور ساتھ ہی کہا، ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ اس کی آنکھیں روشن نہیں ہو سکتیں۔ اتنا کہنے کے بعد بند ٹوٹا اور چھوٹی بہن صدمے سے پلک پلک کر رونے لگی۔ میں نے یہ کہہ کر ڈھارس بندھائی کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی

قافلے میں دعاء کروں گا۔ میں نے مدنی قافلے میں خود بھی بہت دعائیں کیں اور مدنی قافلہ والے عاشقانِ رسول سے بھی دعائیں کروائیں۔ جب مدنی قافلے سے پلٹا تو دوسرے ہی دن چھوٹی بہن کا مُسکراتا ہوا فون آیا اور انہوں نے خوشی خوشی یہ خبر فرحت اثر سنائی کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری نایاب بیٹی مہک کی آنکھیں روشن ہو گئی ہیں اور ڈاکٹر زتعجب کر رہے ہیں کہ یہ کیسے ہو گیا! کیوں کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا۔ یہ بیان دیتے وقت **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** مجھے باب المدینہ کراچی میں علاقائی مشاورت کے ایک رکن کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے کوششیں کرنے کی سعادتیں حاصل ہیں۔

آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر روشن آنکھیں ملیں، قافلے میں چلو
آپ کو ڈاکٹر، نے گو مایوس کر بھی دیا مت ڈریں، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، ج ۱، ص ۸۵۱)

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ! ستوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات و

اخلاقیات کے تعلق سے امیر اہل سنت، شیخ طریقت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طلبہ علم دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83 اور مدنی مُتوں اور مُتئیوں کیلئے 40 مدنی انعامات سوالات کی صورت میں مرتب کئے ہیں۔ مدنی انعامات کا کارڈ مکتبۃ المدینہ سے مل سکتا ہے۔ روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے اُس کو پُر کر کے مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے

دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار کو جمع کروانا ہوتا ہے۔ اپنے گناہوں کا احتساب کرنے، قُبْر و حَشَر کے بارے میں غور و فکر کرنے اور اپنے اچھے بُرے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرنے کو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں فکرِ مدینہ کرنا کہتے ہیں۔ آپ بھی کارڈ حاصل کر لیجئے اگر فی الحال پُر نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی، اتنا تو کیجئے کہ ولی کامل، عاشقِ رسول، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی پچیسویں شریف کی نسبت سے روزانہ کم از کم 25 سینڈ کیلئے اُس کو دیکھ لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھنے سے پڑھنے اور پڑھتے رہنے سے فکرِ مدینہ کرنے اور اس کارڈ کو بھرنے کا ذہن بنے گا اور اگر بھرنے کا معمول بن گیا تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔

مَدَنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل

مغفرت کر بے حساب اس کی خدائے لم یزل

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

مَدَنی انعامات پر عمل کرنے والوں پر رحمتوں کی کیسی بارشیں برتی ہیں! اس

کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مَدَنی

انعامات سے پیار ہے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا میرا معمول ہے۔ ایک بار میں

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ستّوں کی تربیت کے مدّنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ صوبہ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اسی دوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم گھل گیا۔ ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگریزی لیکر جاگ اُٹھی، جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گم تھا کہ لب ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مدّنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤں گا۔“

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفیٰ

کہ پڑوسی خلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، فیضانِ لیلۃ القدر، ج ۱، ص ۹۳۱)

یَارَبِّ مُصْطَفٰے عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! ہمیں مدّنی انعامات کا

عامل بنا۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں

دعوتِ اسلامی کے مدّنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا

عاشقِ رسول بنا۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تواریخ اعراس و مدفن شریف

نمبر	اسمائے گرامی	رحلت	مزار اقدس
۱	شہنشاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	۱۲ ربیع الثور ۱۱ھ	مدینہ منورہ
۲	حضرت مولانا علی کرم اللہ وجہہ الکریم	۲۱ رمضان المبارک ۲۰ھ	نجف شریف
۳	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	جمعہ ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ	کربلائے معلیٰ
۴	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۸ محرم الحرام ۹۴ھ	مدینہ طیبہ
۵	حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷ ذی الحجہ ۱۱۲ھ	//
۶	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵ رجب ۱۲۵ھ	//
۷	حضرت امام کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵ رجب ۱۸۲ھ	بغداد شریف
۸	حضرت امام رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۱ رمضان المبارک ۲۰۲ھ	مشہد مقدس
۹	حضرت معروف کرفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲ محرم الحرام ۲۰۰ھ	بغداد شریف
۱۰	حضرت امام سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ	//
۱۱	حضرت امام جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۷ رجب ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹ھ	//
۱۲	حضرت امام شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷ ذی الحجہ ۳۳۲ھ	//
۱۳	حضرت امام شیخ عبدالواحد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۶ جمادی الآخر ۳۲۵ھ	//
۱۴	حضرت امام ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ	۳ شعبان المعظم ۳۴۷ھ	//
۱۵	حضرت امام ابوالحسن ہگاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	یکم محرم الحرام ۳۸۶ھ	//
۱۶	حضرت امام ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷ شعبان المعظم ۵۱۳ھ	بغداد شریف
۱۷	حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱ ربیع الآخر ۵۸۲ھ	//
۱۸	حضرت سید عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶ شوال المکرم ۶۲۳ھ	//
۱۹	حضرت ابوصالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۷ رجب المرجب ۶۳۲ھ	//

۲۰	حضرت محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۲ ربیع الاول ۶۵۶ھ	//
۲۱	حضرت سید علی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۳ شوال المکرم ۶۳۹ھ	//
۲۲	حضرت سید موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳ رجب المرجب ۶۳۳ھ	//
۲۳	حضرت سید حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۶ صفر المظفر ۶۸۱ھ	//
۲۴	حضرت سید احمد جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۹ محرم الحرام ۸۵۳ھ	//
۲۵	حضرت شیخ بہاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱ ذی الحجہ ۹۲۱ھ	حیدرآباد دکن
۲۶	حضرت ابراہیم ایرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵ ربیع الآخر ۹۵۳/۹۴۰ھ	دہلی
۲۷	حضرت محمد نظام الدین بھکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹ ذیقعدہ ۹۸۱ھ	کاکوری شریف
۲۸	حضرت قاضی ضیاء الدین معروف بجیا رضی اللہ عنہ	۲۲ رجب المرجب ۹۸۹ھ	لکھنؤ
۲۹	حضرت جمال الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ	شب عید الفطر ۱۰۴۷ھ	کوزا جہاں آباد
۳۰	حضرت سید محمد کاپوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶ شعبان المعظم ۱۰۳۰/۱۰۷۱ھ	کالپی شریف
۳۱	حضرت سید احمد کاپوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۹ صفر المظفر ۱۰۸۴ھ	//
۳۲	حضرت سید فضل اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳ ذیقعدہ ۱۱۱۱ھ	//
۳۳	حضرت سید برکت اللہ رضی اللہ عنہ	۱۰ محرم الحرام ۱۱۳۲ھ	مارہرہ مظہر
۳۴	حضرت سید آل محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۶ رمضان المبارک ۱۱۶۴ھ	//
۳۵	حضرت شاہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۴ رمضان المبارک ۱۱۹۸ھ	//
۳۶	حضرت سید شاہ آل احمداتجھے میاں رضی اللہ عنہ	۷ ربیع الاول ۱۲۲۵ھ	//
۳۷	حضرت سید شاہ آل رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۸ ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ	//
۳۸	امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ	بریلی شریف
۳۹	شیخ ضیاء الدین مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ	مدینہ طیبہ
۴۰	حضرت مولانا عبدالسلام قادری رحمۃ اللہ علیہ		

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ كَمَا تَعْلُوْكَ اَنْتَ اَعْلَمُ مِنَ الْعَالَمِيْنَ بِمَنْزِلَةِ اَوَّلِيْنَ اَوَّلِيْنَ

شادی کی دعوت میں ثواب کمانے کا مدنی نسخہ

شادی میں جہاں بےت سارا مال خرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوت طعام کے اندر خواتین و حضرات میں ایک ایک ”مدنی بستہ“ (STALL) لگوا کر حسب توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سنتوں بھرے بیانات کی کمیٹیں وغیرہ مفت تقسیم کرنے کی ترکیب فرمائیے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔ آپ صرف **مکتبہ المدینہ** کو آرڈر دے دیجئے۔ باقی کام ان شاء اللہ عزوجل اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی سنبھال لیں گے۔ **جزاک اللہ خیراً۔**

نوٹ: سوئم، چہلم و گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقع پر بھی **ایصال ثواب** کے لئے اسی طرح ”فکر رسائل کے“ مدنی بستے لگوائیے۔ **ایصال ثواب** کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلو کر **فیضان سنت، نماز کے احکام** اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی **مکتبہ المدینہ** سے رُجوع فرمائیں۔



لکھنؤ: 2010-2011 220001-220002 220003-220004 220005-220006 220007-220008 220009-220010 220011-220012 220013-220014 220015-220016 220017-220018 220019-220020 220021-220022 220023-220024 220025-220026 220027-220028 220029-220030 220031-220032 220033-220034 220035-220036 220037-220038 220039-220040 220041-220042 220043-220044 220045-220046 220047-220048 220049-220050 220051-220052 220053-220054 220055-220056 220057-220058 220059-220060 220061-220062 220063-220064 220065-220066 220067-220068 220069-220070 220071-220072 220073-220074 220075-220076 220077-220078 220079-220080 220081-220082 220083-220084 220085-220086 220087-220088 220089-220090 220091-220092 220093-220094 220095-220096 220097-220098 220099-220100 220101-220102 220103-220104 220105-220106 220107-220108 220109-220110 220111-220112 220113-220114 220115-220116 220117-220118 220119-220120 220121-220122 220123-220124 220125-220126 220127-220128 220129-220130 220131-220132 220133-220134 220135-220136 220137-220138 220139-220140 220141-220142 220143-220144 220145-220146 220147-220148 220149-220150 220151-220152 220153-220154 220155-220156 220157-220158 220159-220160 220161-220162 220163-220164 220165-220166 220167-220168 220169-220170 220171-220172 220173-220174 220175-220176 220177-220178 220179-220180 220181-220182 220183-220184 220185-220186 220187-220188 220189-220190 220191-220192 220193-220194 220195-220196 220197-220198 220199-220200 220201-220202 220203-220204 220205-220206 220207-220208 220209-220210 220211-220212 220213-220214 220215-220216 220217-220218 220219-220220 220221-220222 220223-220224 220225-220226 220227-220228 220229-220230 220231-220232 220233-220234 220235-220236 220237-220238 220239-220240 220241-220242 220243-220244 220245-220246 220247-220248 220249-220250 220251-220252 220253-220254 220255-220256 220257-220258 220259-220260 220261-220262 220263-220264 220265-220266 220267-220268 220269-220270 220271-220272 220273-220274 220275-220276 220277-220278 220279-220280 220281-220282 220283-220284 220285-220286 220287-220288 220289-220290 220291-220292 220293-220294 220295-220296 220297-220298 220299-220300 220301-220302 220303-220304 220305-220306 220307-220308 220309-220310 220311-220312 220313-220314 220315-220316 220317-220318 220319-220320 220321-220322 220323-220324 220325-220326 220327-220328 220329-220330 220331-220332 220333-220334 220335-220336 220337-220338 220339-220340 220341-220342 220343-220344 220345-220346 220347-220348 220349-220350 220351-220352 220353-220354 220355-220356 220357-220358 220359-220360 220361-220362 220363-220364 220365-220366 220367-220368 220369-220370 220371-220372 220373-220374 220375-220376 220377-220378 220379-220380 220381-220382 220383-220384 220385-220386 220387-220388 220389-220390 220391-220392 220393-220394 220395-220396 220397-220398 220399-220400 220401-220402 220403-220404 220405-220406 220407-220408 220409-220410 220411-220412 220413-220414 220415-220416 220417-220418 220419-220420 220421-220422 220423-220424 220425-220426 220427-220428 220429-220430 220431-220432 220433-220434 220435-220436 220437-220438 220439-220440 220441-220442 220443-220444 220445-220446 220447-220448 220449-220450 220451-220452 220453-220454 220455-220456 220457-220458 220459-220460 220461-220462 220463-220464 220465-220466 220467-220468 220469-220470 220471-220472 220473-220474 220475-220476 220477-220478 220479-220480 220481-220482 220483-220484 220485-220486 220487-220488 220489-220490 220491-220492 220493-220494 220495-220496 220497-220498 220499-220500 220501-220502 220503-220504 220505-220506 220507-220508 220509-220510 220511-220512 220513-220514 220515-220516 220517-220518 220519-220520 220521-220522 220523-220524 220525-220526 220527-220528 220529-220530 220531-220532 220533-220534 220535-220536 220537-220538 220539-220540 220541-220542 220543-220544 220545-220546 220547-220548 220549-220550 220551-220552 220553-220554 220555-220556 220557-220558 220559-220560 220561-220562 220563-220564 220565-220566 220567-220568 220569-220570 220571-220572 220573-220574 220575-220576 220577-220578 220579-220580 220581-220582 220583-220584 220585-220586 220587-220588 220589-220590 220591-220592 220593-220594 220595-220596 220597-220598 220599-220600 220601-220602 220603-220604 220605-220606 220607-220608 220609-220610 220611-220612 220613-220614 220615-220616 220617-220618 220619-220620 220621-220622 220623-220624 220625-220626 220627-220628 220629-220630 220631-220632 220633-220634 220635-220636 220637-220638 220639-220640 220641-220642 220643-220644 220645-220646 220647-220648 220649-220650 220651-220652 220653-220654 220655-220656 220657-220658 220659-220660 220661-220662 220663-220664 220665-220666 220667-220668 220669-220670 220671-220672 220673-220674 220675-220676 220677-220678 220679-220680 220681-220682 220683-220684 220685-220686 220687-220688 220689-220690 220691-220692 220693-220694 220695-220696 220697-220698 220699-220700 220701-220702 220703-220704 220705-220706 220707-220708 220709-220710 220711-220712 220713-220714 220715-220716 220717-220718 220719-220720 220721-220722 220723-220724 220725-220726 220727-220728 220729-220730 220731-220732 220733-220734 220735-220736 220737-220738 220739-220740 220741-220742 220743-220744 220745-220746 220747-220748 220749-220750 220751-220752 220753-220754 220755-220756 220757-220758 220759-220760 220761-220762 220763-220764 220765-220766 220767-220768 220769-220770 220771-220772 220773-220774 220775-220776 220777-220778 220779-220780 220781-220782 220783-220784 220785-220786 220787-220788 220789-220790 220791-220792 220793-220794 220795-220796 220797-220798 220799-220800 220801-220802 220803-220804 220805-220806 220807-220808 220809-220810 220811-220812 220813-220814 220815-220816 220817-220818 220819-220820 220821-220822 220823-220824 220825-220826 220827-220828 220829-220830 220831-220832 220833-220834 220835-220836 220837-220838 220839-220840 220841-220842 220843-220844 220845-220846 220847-220848 220849-220850 220851-220852 220853-220854 220855-220856 220857-220858 220859-220860 220861-220862 220863-220864 220865-220866 220867-220868 220869-220870 220871-220872 220873-220874 220875-220876 220877-220878 220879-220880 220881-220882 220883-220884 220885-220886 220887-220888 220889-220890 220891-220892 220893-220894 220895-220896 220897-220898 220899-220900 220901-220902 220903-220904 220905-220906 220907-220908 220909-220910 220911-220912 220913-220914 220915-220916 220917-220918 220919-220920 220921-220922 220923-220924 220925-220926 220927-220928 220929-220930 220931-220932 220933-220934 220935-220936 220937-220938 220939-220940 220941-220942 220943-220944 220945-220946 220947-220948 220949-220950 220951-220952 220953-220954 220955-220956 220957-220958 220959-220960 220961-220962 220963-220964 220965-220966 220967-220968 220969-220970 220971-220972 220973-220974 220975-220976 220977-220978 220979-220980 220981-220982 220983-220984 220985-220986 220987-220988 220989-220990 220991-220992 220993-220994 220995-220996 220997-220998 220999-221000 221001-221002 221003-221004 221005-221006 221007-221008 221009-221010 221011-221012 221013-221014 221015-221016 221017-221018 221019-221020 221021-221022 221023-221024 221025-221026 221027-221028 221029-221030 221031-221032 221033-221034 221035-221036 221037-221038 221039-221040 221041-221042 221043-221044 221045-221046 221047-221048 221049-221050 221051-221052 221053-221054 221055-221056 221057-221058 221059-221060 221061-221062 221063-221064 221065-221066 221067-221068 221069-221070 221071-221072 221073-221074 221075-221076 221077-221078 221079-221080 221081-221082 221083-221084 221085-221086 221087-221088 221089-221090 221091-221092 221093-221094 221095-221096 221097-221098 221099-221100 221101-221102 221103-221104 221105-221106 221107-221108 221109-221110 221111-221112 221113-221114 221115-221116 221117-221118 221119-221120 221121-221122 221123-221124 221125-221126 221127-221128 221129-221130 221131-221132 221133-221134 221135-221136 221137-221138 221139-221140 221141-221142 221143-221144 221145-221146 221147-221148 221149-221150 221151-221152 221153-221154 221155-221156 221157-221158 221159-221160 221161-221162 221163-221164 221165-221166 221167-221168 221169-221170 221171-221172 221173-221174 221175-221176 221177-221178 221179-221180 221181-221182 221183-221184 221185-221186 221187-221188 221189-221190 221191-221192 221193-221194 221195-221196 221197-221198 221199-221200 221201-221202 221203-221204 221205-221206 221207-221208 221209-221210 221211-221212 221213-221214 221215-221216 221217-221218 221219-221220 221221-221222 221223-221224 221225-221226 221227-221228 221229-221230 221231-221232 221233-221234 221235-221236 221237-221238 221239-221240 221241-221242 221243-221244 221245-221246 221247-221248 221249-221250 221251-221252 221253-221254 221255-221256 221257-221258 221259-221260 221261-221262 221263-221264 221265-221266 221267-221268 221269-221270 221271-221272 221273-221274 221275-221276 221277-221278 221279-221280 221281-221282 221283-221284 221285-221286 221287-221288 221289-221290 221291-221292 221293-221294 221295-221296 221297-221298 221299-221300 221301-221302 221303-221304 221305-221306 221307-221308 221309-221310 221311-221312 221313-221314 221315-221316 221317-221318 221319-221320 221321-221322 221323-221324 221325-221326 221327-221328 221329-221330 221331-221332 221333-221334 221335-221336 221337-221338 221339-221340 221341-221342 221343-221344 221345-221346 221347-221348 221349-221350 221351-221352 221353-221354 221355-221356 221357-221358 221359-221360 221361-221362 221363-221364 221365-221366 221367-221368 221369-221370 221371-221372 221373-221374 221375-221376 221377-221378 221379-221380 221381-221382 221383-221384 221385-221386 221387-221388 221389-221390 221391-221392 221393-221394 221395-221396 221397-221398 221399-221400 221401-221402 221403-221404 221405-221406 221407-221408 221409-221410 221411-221412 221413-221414 221415-221416 221417-221418 221419-221420 221421-221422 221423-221424 221425-221426 221427-221428 221429-221430 221431-221432 221433-221434 221435-221436 221437-221438 221439-221440 221441-221442 221443-221444 221445-221446 221447-221448 221449-221450 221451-221452 221453-221454 221455-221456 221457-221458 221459-221460 221461-221462 221463-221464 221465-221466 221467-221468 221469-221470 221471-221472 221473-221474 221475-221476 221477-221478 221479-221480 221481-221482 221483-221484 221485-221486 221487-221488 221489-221490 221491-221492 221493-221494 221495-221496 221497-221498 221499-221500 221501-221502 221503-221504 221505-221506 221507-221508 221509-221510 221511-221512 221513-221514 221515-221516 221517-221518 221519-221520 221521-221522 221523-221524 221525-221526 221527-221528 221529-221530 221531-221532 221533-221534 221535-221536 221537-221538 221539-221540 221541-221542 221543-221544 221545-221546 221547-221548 221549-221550 221551-221552 221553-221554 221555-221556 221557-221558 221559-221560 221561-221562 221563-221564 221565-221566 221567-221568 221569-221570 221571-221572 221573-221574 221575-221576 221577-221578 221579-221580 221581-221582 221583-221584 221585-221586 221587-221588 221589-221590 221591-221592 221593-221594 221595-221596 221597-221598 221599-221600 221601-221602 221603-221604 221605-221606 221607-221608 221609-221610 221611-221612 221613-221614 221615-221616 221617-221618 221619-221620 221621-221622 221623-221624 221625-221626 221627-221628 221629-221630 221631-221632 221633-221634 221635-221636 221637-221638 221639-221640 221641-221642 221643-221644 221645-221646 221647-221648 221649-221650 221651-221652 221653-221654 221655-221656 221657-221658 221659-221660 221661-221662 221663-221664 221665-221666 2